الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



# بارہ مہینوں کے فضائل

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

باہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

**نام کتاب**

﴿ بارہ مہینوں کے فضائل ﴾

**مصنف**

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

**باہتمام**

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

اشاعت : ذیقعدہ 1425ھ ، جنوری 2005ء

ضخامت : 200 صفحات

قیمت : روپے

کمپوزر : محمد سلمان رضا عطاری

ٹائٹل ڈیزائنگ: الریحان گرافکس

فون موبائل: 0300-2809884 0300-2809883

پروف ریڈنگ: ابو الرضا محمد طارق قادری عطاری

فون موبائل : (0300-2218289)

**﴿ ملنے کا پتہ ﴾**

**قطب مدینہ پبلشرز**

(پرانی سبزی منڈی) نزد: عالمی مرکز جامع مسجد فیضانِ مدینہ کراچی

فون موبائل: 0300-2474833 -0300 - 8229655

www.qutbemadina.com

email-qutbemadina@hotmail.com

# فہرست مضامین

☆☆☆☆☆

# پہلا اسلامی مہینہ

## محرم الحرام شریف

اسلامی مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ محرم الحرام شریف ہے۔امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ ودیگر ائمہ اسلام نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے کہ اپنے امور میں اسلامی تاریخ اورسن کو مروج کریں لیکن افسوس کہ مسلمان اپنی تاریخ بھول بیٹھا۔اس کی تفصیل پڑھئے فقیر کارسالہ ''مسلمانوں سنِ ہجری اپناؤ۔''

### فضائل:

یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس مہینہ میں جنگ کرنا حرام ہے۔سرورکائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشادفرماتے ہیں کہ ماہ محرم الحرام بہت ہی بابرکت مہینہ ہےاورشبِ عاشورہ نیز عام عاشورہ کی عبادت کے بے حد فضائل ہیں۔حضوراقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ محرم کا چاند دیکھ کر چارمرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپردم کرنا بہت افضل ہے۔

### نوافل:

۱)......اول شب بعد نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھےاور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس دس دفعہ پڑھو۔انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے روزِ حشر اللہ پاک اس نماز پڑھنے والےاوراس کے گھر والوں کی شفاعت فرمائے گا۔

۲)......شب اول چھ رکعت نماز تین سلام سے بعد نمازِ عشاء پڑھے،ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات سات بار پڑھنی ہے۔پروردگارِ عالم کی طرف سے انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطاء ہوگا۔

۳)......اول شب بعد نماز عشاء چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے،ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

کے بعد آیت الکرسی ایک ایک بار سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو درگاہِ رب العزت سے ایک ہزار نمازوں کا ثواب عطا ہوگا۔

۴)......اول شب بعد نماز عشاء ماہِ محرم چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد سلام کے یہ دعاء پڑھے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحُ.

اس نماز کے پڑھنے سے بے شمار عبادت کا ثواب درگاہ رب العزت سے عطا کیا جائے گا۔

☆......پہلی تاریخ بعد نمازِ فجر اور قبل از زوال کسی وقت دو رکعت نماز پڑھے، اوّل رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تیرہ بار۔ دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے پھر بعد سلام کے یہ دُعائے مکرّم ایک بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبْرَارُ الْقَدِيْمِ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُکَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَالْعَوْنَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَايُقَرِّبُنِیْ اِلَيْکَ يَا کَرِيْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

اللہ پاک اس نماز اور دعا کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دُنیا سے باایمان اٹھے گا۔

☆......یکم تاریخ بعد نمازِ ظہر دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد سلام کے ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ یہ دعائے معظم پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبْرَارُ الْقَدِيْمِ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُکَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَالْعَوْنَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَاَسْئَلُکَ الْاِشْتِغَالَ بِمَاتُقَرِّبُنِیْ اِلَيْکَ يَا کَرِيْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

اللہ تعالیٰ اس نماز اور دعاء پڑھنے والے کو تمام سال شیطان کے شر سے محفوظ رکھے گا (ان شاء اللہ تعالیٰ۔)

**وظائف:**

☆.....محرم کی پہلی شب سے عاشورہ تک روزانہ بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا بخشش گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔

چونکہ اس ماہِ مبارک میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ فقیر آپ کی شہادت کے راز کی احادیث مبارکہ عرض کرتا ہے۔

## ﴿شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا راز﴾

اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ معرکۂ کربلا میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نہ مجبور محض تھے اور نہ ہی کرسئ اقتدار کے خواہاں۔ بلکہ کشتیٔ اُمّت کو بھنور سے نکالنے اور رضائے حق کے سامنے سرِ تسلیم خم کو عملی جامہ پہنانے والے تھے۔ جن کے متعلق شہِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وقت سے پہلے آگاہ فرما دیا تھا چند روایات ملاحظہ ہوں۔

**حدیث:**

۱) حضرت عباس بن عبد المطلب کی بیوی ام الفضل بنت حارث، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس اندر آئیں اور کہنے لگیں یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے آج رات بُرا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ کہنے لگیں وہ بہت سخت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ ام الفضل نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ٹکڑا گویا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں آ گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بیٹی فاطمہ ایک بچہ جنے گی وہ تیری گود میں آئے گا۔ تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حسین کو جنا اور میری گود میں آیا جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔

پھر میں ایک دن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گئی اور حسین (رضی اللہ عنہ) کو لے کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گود میں رکھا۔

پھر تھوڑی دیر کے بعد متوجہ ہوئی تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ تو میں نے

کہا یا نبی اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کیا بات ہے۔ فرمایا کہ جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آیا ہے اور بتایا کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا اس کو۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا ہاں اور اس کی قتل گاہ کی سرخ مٹی بھی لایا ہے۔

(رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ۔ مشکوۃ المصابیح)

۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا:

اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بعدی بارض الطف وجاء نی بھذہ التربة فاخبرنی ان فیھا مضجعة. (الصوائق محرقہ صفحہ ۱۹۰، سر الشہادتین ص ۲۴، خصائص کبری صفحہ ۱۳۵)

ترجمہ: مجھ کو جبریل امین نے خبر دی کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد زمین طف میں قتل کردیا جائے گا اور جبرئیل میرے پاس (اس زمین کی) یہ مٹی لائے ہیں اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہی ان کے لیٹنے (مدفون) ہونے کی جگہ ہے۔

۳) حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حسن اور حسین دونوں میرے گھر میں رسول اللہ (ﷺ) کے سامنے کھیل رہے تھے کہ جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا:

یامحمد ان امتک تقتل ابنک ھذا واومأبیدہ الی حسین واتی بترابہ شمہ و یاتی منہ ریح الحزن فبکی رسول اللّٰہ وضم الحسین الی صدرہ ثم قال یاام سلمة اذاتحولت ھذہ التربت دمافاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتھا ام سلمة فی قارورة ثم جعلت تنظر الیھا کل یوم وتقول ان یوما تحولین وما لیوم عظیم.

(تہذیب التہذیب صفحہ ۳۴۷، خصائص کبریٰ ص ۱۲۵، صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۱)

ترجمہ: اے محمد! (ﷺ) بے شک آپ کی امت آپ کے اس بیٹے حسین کو آپ کے بعد قتل کرے گا ور آپ کو وہیں کی خبر دی اور مٹی دی اور آپ نے مٹی کو سونگھا اور فرمایا اس میں سے ان کی بوا آرہی ہے کہ آپ نے حسین کو اپنے سینہ مبارک سے چمٹالیا اور روئے۔ پھر فرمایا، اے ام سلمہ یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ میرا یہ بیٹا قتل ہو گیا۔ ام سلمہ نے اس مٹی کو بوتل

میں رکھ دیا تھا اور وہ ہر روز اس کو دیکھتیں اور فرماتیں جس دن یہ مٹی خون ہو جائے گی وہ دن عظیم دن ہوگا۔

☆......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا:

لقد دخل على البيت ملك لم يدخل قبلها فقال لي ان ابنك هٰذا حسين مقتول وان شئت اريتك من تربة الارض التي يقتل بها فا خرج تربة حمراء.

(البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۹۹، خصائص کبریٰ صفحہ ۱۲۵، سر الشہادتین صفحہ ۲۵، صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۰)

ترجمہ: میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہ آیا تھا۔ تو اس نے مجھ سے کہا کہ آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھاؤں جہاں پہ قتل کئے جائیں گے۔ پھر اس نے تھوڑی سی سُرخ مٹی نکالی۔

☆......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ان رسول اللّٰه ﷺ اضصجع ذات يوم فاستيقظ وهو خاثر وفي يده تربته حمراء يقلبها قلت ماهٰذا التربة يارسول الله قال اخبرني جبريل ان هٰذا يعني الحسين يقتل بارض العراق وهٰذه تربتها. (خصائص کبریٰ صفحہ ۱۲۵)

ترجمہ: ایک دن رسول اللہ (ﷺ) کروٹ سو رہے تھے کہ اچانک جاگ اُٹھے اور آپ پریشان وملول تھے اور آپ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ مٹی کیا ہے؟ فرمایا مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ یہ حسین عراق کی زمین پر قتل کر دیا جائے گا اور یہ وہاں کی مٹی ہے۔

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارش پر مؤکل فرشتہ نے اللہ تعالیٰ سے حضور (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو اللہ عزوجل نے اُسے اجازت دی۔ وہ آیا تو حسین (رضی اللہ عنہ) بھی آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کے کندھوں پر

چڑھ گئے آپ نے اُن سے پیار کیا۔

فقال الملک اتحبه؟قال نعم! قال ان امتک تقتله وان شئت اریتک المکان الذی یقتل فیه فضرب بیدہٖ فاراہ تراب احمر فاخذته ام سلمة فصرته فی طوف ثوبها قال فکنا نسمع انهٗ یقتل بکربلاء.

(خصائص کبریٰ ۱۲۵، البدایہ والنہایہ ۱۹۹، سرالشہادتین ۲۵، صواعق محرقہ ۱۹۰)

ترجمہ: تو فرشتہ نے کہا کیا آپ اس کو محبوب رکھتے ہیں؟ فرمایا ہاں! فرشتہ نے کہا! بے شک آپ کی امت اس کو قتل کردے گی اور آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مکان دکھادوں جہاں یہ قتل کئے جائیں گے۔ پس اس نے اپنا ہاتھ مارا اور آپ کو سُرخ مٹی دکھائی۔ تو وہ مٹی اُمِ سلمہ نے لے لی اور اپنے کپڑے کے کونے میں باندھ لی۔ راوی فرماتے ہیں ہم سنا کرتے تھے کہ حسین کربلا میں شہید ہوں گے۔

☆......حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سنا، فرمایا:

ان ابنی هٰذا یعنی الحسین یقتل بارض یقال لها کربلاء فمن شهد ذٰلک منکم فلینصرہ فخرج انس بن الحارث الیٰ کربلاء فقتل بهامع الحسین.

(دلائل النبوت ابونعیم ص ۴۸۶)

ترجمہ: بے شک میرا بیٹا حسین قتل کیا جائے گا اس زمین میں جس کا نام کربلا ہے۔ سو جو شخص تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو اُس کو چاہیے وہ اس کی مدد کرے۔ تو انس بن حارث کربلا گئے اور (امام) حسین کے ساتھ شہید ہوئے۔

☆......حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں حضور (ﷺ) کی خدمت میں حسین کو لے کر حاضر ہوئی تو میں نے حسین کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر جو میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فقال اتانی جبریل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھٰذا واتانی بتربة من تربة حمراء. (خصائص کبریٰ، ص۱۲۵، صواعق محرقہ، ص۱۹۰، سر الشہادتین، ص۲۶، المستدرک، ص۱۷۷)

ترجمہ: تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی اور انہوں نے مجھے اس زمین کی تھوڑی سی سرخ مٹی دی ہے۔

☆......بلکہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سمیت تمام خاندان اہلبیت کرام اس راز سے آگاہ تھا چنانچہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

ما کنا نشک واھل البیت متوافرون ان الحسین بن علی یقتل بالطف. (المستدرک، ص۱۷۹، خصائص کبریٰ، ص۱۲۶)

ترجمہ: ہمیں اور اکثر اہلِ بیت کو اس بات میں کوئی شک وشبہ نہ تھا کہ حسین زمین طف (کربلا) میں شہید ہوں گے۔

☆......حضرت یحییٰ حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھا۔

فلما جاذی نینوی نادی صبرا اباعبدالله بشط الفرات قلت ماذا قال ان النبی ﷺ قال حدثنی جبریل ان الحسین یقتل بشط الفرات وارانی قبضة من تربة. (خصائص کبریٰ، ص۱۲۶، صواعق محرقہ، ص۱۹۱، البدایہ، ص۱۹۹ سر الشہادتین، ص۳۰ تہذیب التہذیب، ص۳۴۷)

ترجمہ: تو جب آپ نینوا کے برابر پہنچے تو آپ نے پکارا اے ابو عبداللہ فرات کے کنارے صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا یہ کیا؟ آپ نے فرمایا کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا مجھے جبریل نے بتایا

ہے کہ حسین فرات کے کنارے قتل ہوگا اور مجھے وہاں کی مٹھی بھر مٹی دکھائی۔

☆......حضرت اصبغ بن بغاتہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

**اتـنـا مـع عـلـی عـلٰی موضع قبر الحسین فقال ھٰھنا متاخ رکابھم وموضع رحالھم وھٰھنـا مھراق دمائھم فتیة من آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون بھٰذہ العرصة تبکی علیھم السماء والارض.** (خصائص کبریٰ، ص۱۲۶، سر الشہادتین، ص۳۱، دلائل النبوت ابونعیم، ص۵۰۹)

ترجمہ: ہم (حضرت) علی کے ساتھ قبرِ حسین کی جگہ پر آئے تو آپ نے فرمایا یہ ان کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہ ان کے کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ اُن کے خون بہنے کا مقام ہے۔ کتنے جوان آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھلے میدان میں قتل کیے جائیں گے ان پر زمین و آسمان روئیں گے۔

☆......ابوعبداللہ الضبی فرماتے ہیں کہ جب علی بن ہرثم جنگ صفین سے واپس آئے تو ہم لوگ ان کو ملنے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین سے واپس آرہے تھے تو ہم نے زمین کربلاء پر حضرت علی کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔

**ثـم اخـذ کـفـا من بعد الغز لان فشمه ثم قال اوه اوه یقتل بھٰذا الغائط قوم یدخلون الجنة بغیر حساب.** (تہذیب التہذیب، ص۳۴۸ البدایہ، ص۱۹۹)

ترجمہ: اسی لیے ہم شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم برپا نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں مردہ سمجھتے ہیں بلکہ انہیں قضاوقدر پر تسلیم و رضا کا بلند قدر شہید بلکہ شہداء کا سردار مانتے ہیں۔

## ﴿نمازنفل یکم ماہ محرم﴾

پہلی شب محرم الحرام سے شب عاشورہ تک بعد نماز عشاء اوّل آخر معہ درود شریف ایک سو دفعہ یہ دعا بھی پڑھنی افضل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَدَّالِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

### نفل نماز شب عاشورہ:

عاشورہ کی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین تین دفعہ سورۃ اخلاص دس دس دفعہ پڑھے۔

بعد سلام کے سورۃ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں کی توبہ کرے اور اللہ پاک سے بخشش طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خداوند کریم اپنی رحمتِ کاملہ سے اس نماز کے پڑھنے والوں کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

ایضاً: شب عاشورہ بعد نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔

پھر بعد سلام کے درود پاک ستر مرتبہ، استغفار ستر دفعہ پڑھ کر دعائے مغفرت کرے۔ اللہ رب العزت اس نماز کے پڑھنے والوں کی قبر کو روشن کر کے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا اور بروز حشر اسے مغفرت عطاء ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ایضاً: شب عاشورہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔

یہ نماز واسطے بخششِ گناہ کے لئے افضل ہے۔ پروردگار عالم عزوجل اس نماز پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ایضاً: عاشورہ کی شب بعد نماز عشاء سو رکعت نماز پچاس سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے۔

اور بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمہ تمجید پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

خداوند تعالیٰ اپنی رحمت سے اس نماز پڑھنے والے کے گناہ اگر ریت کے ذروں کے برابر بھی ہوں گے تو (انشاء اللہ) اللہ تعالیٰ معاف فرما کر بخشش فرمائے گا۔

ایضاً: شب عاشورہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار پڑھنی ہے۔

اور بعد سلام کے کلمۂ تمجید ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اللہ پاک سے مغفرت طلب کرے۔ (انشاء اللہ) اللہ تعالیٰ پاک پروردگار اس کی توبہ قبول فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

ایضاً: عاشورہ کی شب نماز فجر سے پہلے چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور بعد سورۂ فاتحہ کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین تین دفعہ، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔

بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھنے والے کو بہشت میں ہر قسم کی نعمت اللہ تعالیٰ عطاء فرمائے گا۔

## نماز نفل یومِ عاشورہ :

عاشورہ کے دن بعد نماز فجر برآمد ہونے آفتاب دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے جو بھی سورۃ یاد ہو پڑھ لے اور بعد سلام کے ایک مرتبہ اس دُعاء کو پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . يَااَوَّلُ الْاَوَّلِيْنَ يَااٰخِرُ الْاٰخِرِيْنَ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ مَاخَلَقْتَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمَ وَتَخْلُقُ اٰخِرَمَا تَخْلُقُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمَ اَعْطِنِيْ فِيْهِ خَيْرًا مَّااَوَّلَيْتَ فِيْهِ اَنْبِيَاءِ كَ وَاَصْفِيَآءِ كَ مِنْ ثَوَابِ، الْبَلَايَا وَاَسْهُمْ بِيْ مِثْلِ مَااَعْطَيْتَ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

درگاہِ رب العزت سے اس نماز اور دعا کے پڑھنے والے کو بے شمار عبادت کا ثواب عطاء ہوگا۔

ایضاً: یوم عاشورہ قبل نماز ظہر غسل کر کے چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ بیّنہ (یعنی لم یکن) ایک بار سورۂ کافرون ایک بار دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ بیّنہ دو دفعہ سورۂ اخلاص ایک بار تیسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ بیّنہ تین مرتبہ سورۂ فلق ایک مرتبہ، چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ بیّنہ چار مرتبہ سورۂ ناس ایک بار پڑھے، سلام پھیر کر نماز سے باہر آئے اور تین دفعہ درود پاک تین دفعہ استغفار ایک دفعہ سورۂ فاتحہ تین دفعہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سجدہ میں سر رکھ کر کلمہ تمجید تین مرتبہ پڑھے اس کے بعد جو بھی حاجت بارگاہِ الٰہی سے طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی جو بھی دعاء مانگے وہ قبول ہوگی۔

ایضاً: عاشورہ کے دن چار رکعت نماز بعد نماز ظہر پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ زلزال ایک بار، سورۂ کافرون ایک بار، سورۂ اخلاص ایک بار، بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

انشاء اللہ تعالیٰ خداوند قدوس اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

ایضاً: بعد نمازِ ظہر یوم عاشورہ چھ رکعت نماز تین سلام سے اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تو پڑھنی ہے بعد سورۂ فاتحہ کے پہلی رکعت میں سورۂ شمس ایک بار۔ دوسری میں سورۂ قدر ایک بار تیسری میں سورۂ زلزال ایک بار چوتھی میں سورۂ اخلاص ایک بار پانچویں میں سورۂ فلق ایک بار چھٹی میں سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔

بعد سلام کے سر سجدہ میں رکھ کر سورۂ کافرون ایک مرتبہ پڑھ کر جس مراد کے لئے دعا

کرے انشاء اللہ تعالیٰ دربار خداوندی میں قبول ہوگی۔

وظائف:

یوم عاشورہ کسی وقت باوضو مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھے۔(ایک مرتبہ)

لَاۤاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ .لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ○

جوکوئی اس وظیفہ کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔

ایضاً: یوم عاشورہ کسی وقت باوضو ہوکر ستر مرتبہ پڑھے:

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ .

مغفرتِ گناہ کے لئے یہ وظیفہ پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

نفلی روزہ:

محرم الحرام میں روزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک روزہ رکھے یا پہلی تاریخ کا اورنویں دسویں کا روزہ رکھنا افضل ہے۔

نفل نماز:

ماہ صفر کا چاند دیکھ کر نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد سلام پھیرنے کے ایک ہزار مرتبہ اس درود پاک کو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ○

اللہ تعالیٰ اس نماز اور درود پاک پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

ایضاً:اول شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون پندرہ بار۔ دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ بار۔ تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ فلق پندرہ بار۔ چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پندرہ بار پڑھے۔ یہ نماز بعد نماز عشاء پڑھنی چاہیے۔ پھر بعد سلام کے ایک سو مرتبہ پڑھے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ

پھر ستر مرتبہ درود پاک پڑھنا ہے نمازِ عشاء کے وتر اور نفل اس نماز کے بعد پڑھنے چاہئیں۔ اس نماز کو پڑھنے والے کو اللہ پاک تمام بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رکھے گا۔

## وظائف ونوافل محرم :

سرور کائنات (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ محرم الحرام بہت ہی بابرکت مہینہ ہے اور شب عاشورہ نیز عام عاشورہ کی عبادت کے بے حد فضائل ہیں۔ حضور اقدس (ﷺ) نے فرمایا کہ محرم کا چاند دیکھ کر چار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا بہت افضل ہے۔

## نفل نماز :

اوّل شب بعد نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے روز حشر اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے اور اس کے گھر والوں کی شفاعت فرمائے گا۔

ایضاً:شب اوّل چھ رکعت نماز تین سلام سے بعد نماز عشاء پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۃ اخلاص سات سات بار پڑھنی ہے۔ پروردگارِ عالم کی طرف سے انشاء اللہ اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا ہوگا۔

ایضاً:اول شب بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ

تکاثر پانچ پانچ دفعہ اور سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے، بعد سلام کے اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اللہ پاک سے مغفرت طلب کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی فضیلت سے پروردگار عالم اس کے تمام گناہ معاف فرما کر بخشش فرمائے گا۔

ایضاً: اوّل شب بعد نماز عشاء چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار سورۃ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو درگاہ رب العزت سے ایک ہزار نمازوں کا ثواب عطاء ہوگا۔

ایضاً: اوّل شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد سلام کے یہ دعا پڑھے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحُ ط

اس نماز کے پڑھنے سے بیشمار عبادت کا ثواب درگاہِ رب العزت سے عطاء کیا جائے گا۔

## نفل نماز پہلی تاریخ محرم الحرام:

پہلی تاریخ بعد نماز فجر اور قبل از زوال کسی وقت دو رکعت نماز پڑھے اوّل رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص تیرہ بار۔ دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے پھر بعد سلام کے یہ دعائے مکرم ایک بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَ بَدُ الْقَدِيْمُ وَھٰذِهٖ سَنَةٌ حَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَالْعَوْنَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةَ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْغَالِ لِمَا يُقَرِّبُنِىْ اِلَيْكَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِ كْرَام.

اللہ پاک اس نماز اور دعا کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ وہ دنیا سے باالایمان اٹھے گا۔

ایضاً: یکم تاریخ بعد نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص

تین تین مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد سلام کے ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ یہ دعائے معظم پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَ بْرَارُ الْقَدِیْمُ وَھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَالْعَوْنَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃَ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْغَالِ بِمَاتُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَام ط

اللہ تعالیٰ اس نماز اور دعاء پڑھنے والے کو تمام سال شیطان کے شر سے محفوظ رکھے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

**وظائف :**

محرم کی پہلی شب سے عاشورہ تک روزانہ بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا واسطے بخشش گناہ بہت افضل ہے۔

ایضاً: پہلی شب محرم الحرام سے شب عاشورہ تک بعد نماز عشاء اول آخر معہ درود شریف ایک سو دفعہ یہ دعاء پڑھنی افضل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَدًّا لِمَا قَضَیْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

## ﴿خصوصیات یومِ عاشورہ﴾

عاشورہ کے دن کے ساتھ بہت سی باتیں مخصوص ہیں،ان میں سے یہ ہیں کہ اس دن حضرت آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول کی گئی۔اسی دن انہیں پیدا کیا گیا ،اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا ،اسی دن عرش ،کرسی ،آسمان ،زمین ،سورج ، چاند،ستارے اور جنت پیدا کئے گئے ۔اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السّلام پیدا ہوئے۔اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی۔اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور آپ کی اُمت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا۔اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیدا کیے گئے۔اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف

اٹھایا گیا۔ اسی دن حضرت ادریس علیہ السّلام کو مقامِ بلند کی طرف اُٹھایا گیا۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السّلام کو ملکِ عظیم عطا کیا گیا۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السّلام کی بینائی لوٹائی گئی۔ اسی دن حضرت یوسف علیہ السّلام گہرے کنوئیں سے نکالے گئے۔ اسی دن حضرت ایوب علیہ السّلام کی تکلیف رفع کی گئی۔ آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی۔ اور اسی دن کا روزہ امتوں میں مشہور تھا۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس دن کا روزہ ماہ رمضان سے پہلے فرض تھا۔ پھر منسوخ کر دیا گیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ہجرت سے پہلے اس دن کا روزہ رکھا۔

جب آپ (ﷺ) مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن کی جستجو کی تاکید کی۔ تا آنکہ آپ نے آخر عمر شریف میں فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو آئندہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھوں گا۔ مگر آپ نے اسی سال وصال فرمایا اور نویں کے سوا دسویں کا روزہ نہ رکھ سکے۔ مگر آپ نے اس دن یعنی نویں اور دسویں اور گیارہویں محرم کے دنوں میں روزہ رکھنے کو پسند فرمایا جیسا کہ فرمانِ نبوی (ﷺ) ہے۔ ''اس دن سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھو اور یہود کے طریقہ کی مخالفت کرو۔ کیونکہ وہ ایک دن کا ہی روزہ رکھتے تھے۔''

بیہقی نے شعب الایمان میں روایت نقل کی ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن اپنے گھر والوں اور اہل وعیال پر وسعت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے سارے سال میں وسعت اور برکت عطا فرماتا ہے۔

طبرانی کی ایک منکر روایت میں ہے اس دن میں ایک درہم کا صدقہ سات لاکھ درہم

کے برابر ہے۔اور وہ حدیث جس میں ہے کہ جس نے اس دن سرمہ لگایا وہ اس سال آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہے گا۔اور جس نے اس دن غسل کیا وہ بیمار نہیں ہوگا۔موضوع ہے۔حاکم نے اس کی تصریح کی ہے اس دن سرمہ لگانا بدعت ہے۔ابن قیم نے کہا سرمہ لگانے ،دانے بھوننے ،تیل لگانے اور عاشورہ کے دن خوشبو لگانے کی حدیث جھوٹوں کی وضع کردہ ہے۔

واضح ہو کہ عاشورہ کے دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ بیتی وہ اس دن کی عظمت ،رفعت اللہ کے نزدیک اس کے درجہ اور اہلِ بیت اطہار کے مراتب سے اس دن کا تعلق اس دن کی رفعت وعظمت کی بیّن شہادت ہے۔لہٰذا جو شخص اس دن آپ کے مصائب کا ذکر کرے اسے یہ مناسب نہیں کہ سوائے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کے کچھ اور کہے۔کیونکہ اس میں حکم الٰہی کی متابعت اور فرمانِ الٰہی کی محافظت ہوگی جس میں ارشاد ہوتا ہے:

اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰاتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ o

یہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

خاص طور پر خیال کرو کہ کہیں روافض کی بدعتوں میں مشغول نہ ہو جاؤ جیسا کہ وہ لوگ اور ان کے ہم مثل رونا، پیٹنا اور غم کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ یہ کام مومنوں کے اخلاق سے دور ہیں۔اگر یہ چیزیں اچھی ہوتیں تو ان کے نانا ﷺ کا یومِ وصال ان امور کا بطریق اولیٰ مستحق ہوتا۔اور ہمیں اللہ عزوجل کافی ہے اور وہی عمدہ مددگار ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

# دوسرا اسلامی مہینہ

## صفر المظفّر

یہ صِفر (بِالکسر سے) ماخوذ ہے بمعنی خالی، چونکہ جاہلیت کے لوگ ماہ محرم کے بعد گھروں کو خالی چھوڑ جاتے تھے اسی لئے یہ اس نام سے موسوم ہوا۔

صفرالمظفر ہمارے اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے۔اہلِ عرب ماہِ صفر سے شگون لیا کرتے تھے اوراس میں فساد اور فتنے ہوا کرتے تھے۔لیکن نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو باطل کردیا۔ چنانچہ اس سے شگون بد لینے کی ممانعت بہت سی حدیثوں میں ثابت ہے۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

''نہ چھوت سے بیماری لگتی ہے نہ اُلّو کی نحوست سے نہ صفراور کوڑھی سے،اور کوڑھی سے ایسا بھاگ جیسا تو شیر سے بھاگتا ہے۔''

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

''کوئی شے کسی دوسری شئے کو بیماری نہیں لگاتی ورنہ پہلے بیمار کو کس نے بیمار کیا؟ نہ بیماری کا لگنا ہے نہ صفر۔اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو پیدا کیا۔پھراس کی زندگی،روزی اور آفتیں لکھ دیں۔''

ایک مقام پر فرمایا:

''نہ بیماری لگنا ہے نہ صفراور نہ اُلّو کی نحوست اور نہ دو مہینے تیس تیس دن کے ہوتے ہیں اور جس نے اللہ کے ذمہ کی بدعہدی کی وہ بہشت کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔''

### آخری چہارشنبہ :

ماہ صفر ۱۱ ہجری آخری بدھ کے دن حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے طویل بیماری کے بعد

غسل صحت فرمایا۔ غسل کے بعد آپ شہدائے اُحد کی قبر پر تشریف لے گئے۔ صحابۂ کرام نے آپ کی صحت یابی پر خوشی منائی مگر واپسی پر حضور نبی کریم (ﷺ) ایسے بیمار ہوئے کہ پھر نہ اُٹھ سکے اور اپنے زندگی کے آخری لمحات میں یہ کہتے ہوئے کہ خدا میرا بہترین رفیق ہے اپنے ربّ حقیقی سے جا ملے۔ مسلمان بھی اس واقعہ کی یاد میں صفر کے آخر چہار شنبہ کو غسل کر کے اچھے کپڑے پہنتے اور کسی باغ میں جا کر سبزے کو روندتے ہیں اور بعض لوگ تو اپنے عزیزوں کی قبروں پر جا کر فاتحہ خوانی بھی کرتے ہیں، مغل شہنشاہ اس موقعہ پر سونے اور چاندی کے چھلے بانٹا کرتے تھے اس موقع پر اسکولوں میں چھٹی ہوتی۔

اس روز (یعنی بدھ) کے متعلق لوگوں کے مختلف مراسم جاری ہیں۔ بعض لوگ سفر کے لیے احتیاط کرتے ہیں (چنانچہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب قدس سرہٗ چاچڑاں شریف کے متوسلین اس روز سفر نہیں کرتے۔ اگر ضرورت پڑتی ہے تو پستانہ (خیرات) نکالتے ہیں اس کی تفصیل ان کے ملفوظات میں ہے) بعض دوسرے لوگ ماہ صفر کے (آخری بدھ) کو طعام (میٹھا) پکاتے ہیں۔ منگل کی شب اور پھر بدھ کے دن دیہاتوں میں اس خیرات کا بہت بڑا چرچا ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ دن اپنے گھر میں گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی اس کے متعلق مختلف پروگرام بنائے جاتے ہیں اہل علم اسی روز اپنے تلامذہ کو ہر نئے سبق کا آغاز کراتے ہیں ہم پہلے ہندوستان کے رواج کی تشریح اور اس کی شرعی حیثیت ایک فتویٰ سے عرض کرتے ہیں۔

فتویٰ :

**سوال**:۔ علمائے کرام و مفتیانِ عظام اہل سنّت و جماعت کیا فرماتے ہیں بیچ اس مسئلہ کے کہ ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کے روز سات کنوؤں کا پانی لا کر مٹکے میں گرم کر کے اس سے غُسل کرتے ہیں اور لباسِ فاخرہ پہن کر خوشیاں مناتے ہیں اور باغوں میں سیر کے لیے

جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خوشی کا دن ہے۔ کیونکہ حضور پُر نور (ﷺ) کو اس روز افاقہ ہوا اور سیر وتفریح کے لیے حضور نے قدم رنجہ فرمایا۔ لہٰذا ہم غلامانِ رسول اللہ (ﷺ) کے لیے یہ روزِ سعید عید مبارک سے کم نہیں ہے اور ہمارا معمول ہے کہ مذکورہ امور کا اہتمام کرتے ہیں۔

کیا اِن اُمور کی بجا آوری احادیثِ شریفہ یا آثارِ صحابہ یا اقوال وافعالِ ائمہ اعلام وعلمائے کرام یا اولیائے عظام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سے ثابت ہے؟ اس کا مفصل ثبوت فراہم فرما کر ممنون فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی خاکپائے بزرگانِ دین فقیر حقیر خلیفہ

زین العابدین رفاعی قادری چشتی (رسور ڈیشور شالی کنارا۔)

مورخہ ۵ صفر ۱۳۵۱ھ

## الجواب

حامداً ومصلیًا ومسلمًا علیٰ رسولہٖ وآلہٖ وصحبہٖ

سوال میں جو امور کہ مندرج ہیں وہ اگرچہ مسلمانوں میں قدیم ایام سے مروج نہیں لیکن اس کا ثبوت اور اسی روز آنحضرت (ﷺ) کا مرض شریف سے شفاء پانا کتب معتبرہ سے کسی کتاب میں نظر سے نہیں گزرا بلکہ اس کے خلاف حضور پُر نور (ﷺ) کے مرضِ شریف کی ابتداء اسی روز میں بتائی گئی۔

آنحضرت (ﷺ) نے اپنے مرض شریف میں سات مشک غیر مستعمل پانی سے غسل دینے کا امر فرمایا۔ اور اس سے آپ کو صحت فرما کر وعظ ونصیحت کرنا پھر شہداء اُحد رضی اللہ عنہم کے لئے دعاء استغفار کرنا بخاری ودارمی کی احادیث شریفہ سے ثابت ہے اور صوفیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اپنی کتب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ سال بھر میں تین لاکھ بیس ہزار بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں وہ تمام اسی ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کے روز اترتی ہیں۔

اس لئے وہ روز بہت سخت ہے لہٰذا اس کے دفعیہ کے لئے دعائیں وغیرہ فرمائی ہیں۔ چنانچہ حضرت قطب العارفین زبدۃ الواصلین سیّد شاہ محمد غوث گوالیاری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جواہر خمسہ میں ارقام فرمائی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مرقوم ۲۳ ماہِ صفر ۱۳۵۱ھ

کتبہ العبد المذنب الفقیر الی اللہ (مولانا مولوی) سید محمد میران المخاطب بہ عرفان اللہ کان اللہ لہٗ بھٹکل۔

**الجواب الصحیح:** (مولانا مولوی) محمد اسمٰعیل بن ابی بکر اکرمی السکری غفر اللہ لہما ولوالدیہا خطیب مسجد جامع بھٹکل۔

**الجواب الصحیح:** (مولانا مولوی) محمد عبداللطیف اجمیری

**الجواب الصحیح:** واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ وارد بمبئی (شیرِ بیشۂ اہلسنّت قدس سرہٗ)

**الجواب الصحیح:** حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ نحوست کے ایام اس امت مرحومہ کے لئے نہیں ہیں۔ باقی رہا خیرات ومیراث، پاکی وطہارت، نظافت شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ (مولانا مولوی) محمد غوث کان اللہ لہٗ ولد شمس العلماء حضرت عبیداللہ صاحب قاضی اہلسنّت وجماعت مدارس حالوار د بھٹکل۔ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ۔

مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے لیکن کوئی اس روز خوشی کرے تو بھی منع نہیں۔ حضور بیمار بھی اخیری چہار شنبہ ماہِ صفر میں ہوئے اور افاقہ بھی اسی روز ہوا۔ انیس الواعظین والا یہی لکھتا ہے (مولانا) امام الدین از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

"اس مسئلہ میں مجھے مولانا امام الدین صاحب کے ساتھ اتفاق ہے۔ (مولانا مفتی) ابو یوسف محمد شریف عفی اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں

اصح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (مولانا مفتی) فقیر محمد سردار احمد غفرلہ گورداسپوری مدرس دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی حال وارد بمبئی (۱۳۵۱ھ)

**جواب صحیح ہے** ۔(مولانا خطیب العلماء) نورالحق نذیر احمد۔ مسجد مولوی خیر الدین۔ لال باغ بمبئی ۱۵ ذی قعدۃ الحرام ۱۳۵۷ھ

**الجواب الصحیح:** (علامہ مولانا) محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی۔ ۶ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ

**الجواب الصحیح:** (مولوی) محمد عارف اللہ قادری خطیب خیرالمساجد میرٹھ۔

بہارِ شریعت میں ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آخری شنبہ کو حضور اقدس (ﷺ) نے غسل صحت فرمایا اس لیے اسے یوم مسرت قرار دیتے ہیں بعض اس کو نزول بلا کا دن قرار دیتے ہیں یہ سب بے اصل ہے۔

## ﴿ماہ صفر کی عبادات ونوافل﴾

### نفل آخری چہار شنبہ:

ماہ صفر کے آخری بدھ جسے آخری چہار شنبہ کہتے ہیں بوقت چاشت غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد سورۂ فاتحہ کے پھر بعد سلام کے ستّر مرتبہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

ایک مرتبہ یہ دعاء پڑھنی ہے:

اَللّٰهُمَّ صَرِّفْ عَنِّيْ هٰذَا الْيَوْمَ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ سُوْءِهٖ وَنَجِّنِيْ عَمَّا اَصَابَ فِيْهِ مِنْ نَحُوْسَاتِهٖ وَكُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ يَادَافِعَ الشُّرُوْرِ وَيَا مَالِكَ النُّشُوْرِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور دعاء کی برکت سے اللہ پاک اسے تمام بلاؤں

اور صعوبتوں سے محفوظ رکھے گا۔

ایضاً: آخری چار شنبہ کو بعد نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے سورۃ نشرح اسی مرتبہ، سورۃ والتین اسی مرتبہ، سورۃ نصر اسی مرتبہ، سورۃ اخلاص اسی مرتبہ پڑھے۔

یہ نماز ترقی رزق کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: چار شنبہ کی قبلِ نماز عصر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کوثر ستر مرتبہ پڑھے، سورۃ اخلاص پانچ پانچ دفعہ پڑھے۔ بعد سلام کے یہ دعائے مکرم ایک دفعہ پڑھنی چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .يَاشَدِيْدُ الْقُوِيّ يَاشَدِيْدُ الْمَحَالِ يَامَفْضَلُ يِامُكَرَّمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّا حِمِيْنَ ط

اللہ تعالیٰ اس نماز اور دعا کے پڑھنے والے کو اس دن کی تمام آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔

دُعَاء :

آخری چار شنبہ کو نماز فجر تا عشاء ہر نماز کے بعد یہ آیات قرآنی ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے خود بھی پیئے اور سب کو بھی پلایئے۔

سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَبِّ الرَّحِيْم.سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِيْ الْعٰلَمِيْنَo سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ o سَلَامٌ عَلٰى مُوْسىٰ وَهَارُوْنَ oسَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ o سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ o سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِo

یہ سات آیات قرآنی درازیٔ عمر حفاظتِ جان و مال کے لئے بہت افضل ہیں۔

(ماخوذ از اوقات صلوٰۃ)

## ماہ صفر میں شدائد :

مندرجہ ذیل موضوع روایات کی وجہ سے عوام وجہال ماہ صفر کو منحوس سمجھتے ہیں۔

''ابوالمعالی العراقی میں نبی پاک (ﷺ) سے روایت ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السّلام تشریف لائے اوران کے ہمراہ ایک کریہہ المنظر شخص تھا جو سیاہ لباس میں تھا۔ نبی اکرم (ﷺ) نے جب اس کی طرف نظر کی تو اس کی بدخلقی اور کریہہ المنظری سے اپنی جگہ سے ہل نہ سکے اور جبرئیل علیہ السّلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون شخص ہے؟ جواب دیا کہ اے حبیب اللہ! یہ صُفر کا مہینہ ہے۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی بلائیں نازل کی ہیں ان کو دس حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں سے نو حصے صرف ماہ صفر میں نازل ہوتی ہیں اور ایک حصہ باقی دوسری گیارہ مہینوں میں۔ وہ شخص مبارک ہے جو اس مہینے میں تلاوت قرآن کرتا ہے اور غریبوں کو کھانا کھلاتا ہے۔

شیخ الاسلام فریدالدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر سال تین لاکھ اسی ہزار بلائیں اللہ تعالیٰ دنیا میں نازل فرماتا ہے اور صرف ماہ صفر میں تین لاکھ تیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں پس جو شخص دعاء و وظائف اور استغفار میں مشغول رہے گا اور نبی کریم (ﷺ) پر درود بھیجتا رہے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہر مصیبت سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص ان باتوں سے سستی کرے گا اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

بعضوں نے کہا ہے کہ ماہ صفر دنیا کی ہر چیز پر سخت ہوتا ہے کیونکہ اس مہینے میں رسول اللہ (ﷺ) بیمار ہوئے اور یہی مرض آپ کا مرض الموت تھا۔ منقول ہے کہ اکثر نبیوں پر اسی مہینہ صفر میں مصیبتیں نازل ہوئی ہیں اسی مہینہ میں حضرت آدم علیہ السّلام نے گیہوں کا دانہ کھایا اور جنت سے نکلے۔ جس کی وجہ سے وہ تین سو برس تک روتے رہے اور ان کے جسم میں بجز چمڑا اور ہڈی کے گوشت اور چربی اور خون کچھ باقی نہ رہا تھا اسی مہینے حضرت آدم علیہ

السّلام نے انتقال فرمایا اسی مہینے قابیل نے ہابیل کو منگل کے دن قتل کیا۔ اسی مہینہ اللہ تعالیٰ نے قوم نوح علیہ السّلام پر طوفان نازل کیا۔ اسی مہینے میں نمرود مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالا، اسی میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے وفات پائی۔ اسی مہینہ میں حضرت داؤد علیہ السّلام سے لغزش ہوئی جس کی وجہ سے وہ دوسو برس تک روتے رہے جس کی وجہ سے آپ کے رخساروں کا گوشت و پوست سب اڑ گیا۔ اسی مہینے میں حضرت یحییٰ علیہ السّلام ذبح ہوئے۔ اسی مہینے میں فرعون کے ساحر (جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لائے تھے) قتل کئے گئے اور اسی مہینے میں بنی اسرائیل کی گائے ذبح ہوئی۔ اسی مہینے میں آسیہ بنت مزاحم اور اتباع کو جو فرعون کی بیویاں تھیں (جو مومنہ تھیں) مصیبت پہنچی۔ اور حضرت امام حسین و امام حسن رضی اللہ عنہما اسی مہینے میں بدھ کے دن بیمار ہوئے۔ ان کی بیماری سے رسول اللہ (ﷺ) کو بے حد غم ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السّلام تشریف لائے اور حضور (ﷺ) کو اطمینان دلایا۔ حضور اکرم (ﷺ) نے دریافت فرمایا کہ کب اچھے ہوں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے کہا کہ یہ مہینہ ختم ہو جائے گا تو یہ انشاء اللہ تعالیٰ اچھے ہو جائیں گے۔ اسی مہینے میں حضرت یعقوب علیہ السّلام کے بیٹوں نے حضرت یوسف علیہ السّلام کے ساتھ کج خلقی کی۔

جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو سال آئندہ میں اس مہینے کے مصائب سے محفوظ رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم .نرجنا بدخول الصفر واختمه بالخير و الظفر واحـرف شـره عـنـاد عن جميع المؤمنين والمؤمنات برحمتك ياارحم الراحمين o وصلى الله على خير خلقه ومحمّد و آله اجمعين o

ترجمہ: اے اللہ ہم پر صفر کے مصائب آسان کر دے اور اس کو خیر و ظفر کے ساتھ ختم کر دے

اور اس کی برائیاں ہم سے دور کر دے۔ تمام مومن اور مومنات کو اس سے محفوظ رکھ۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہم پر محض اپنی رحمت سے رحم کر اور اپنی رحمت اپنے بہترین بندے یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی تمام آل و اصحاب پر مبذول فرما۔

روایت ہے کہ اسی ماہِ صفر میں حضور آقائے نامدار سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) بیمار ہوئے۔ اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) شدت حزن و غم سے اس قدر روئے کہ چار شخصوں اور تین عورتوں کی آنکھیں غبار آلود ہو گئیں اور روشنی جاتی رہی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا دستِ مبارک ان کی آنکھوں میں پھیرا تو وہ روشن ہو گئیں۔ اس وقت حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اب میں جنت میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ آپ کئی دن تک سخت علیل رہے۔ لیکن چہار شنبہ کے دن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آنکھیں کھولیں۔ اور فرمایا کہ ''اے عائشہ! میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ آج میں تندرست ہوں۔'' یہ سن کر لوگوں کو بہت خوشی ہوئی اور انہوں نے کچھ تھوڑا بہت کھانا کھایا اور فقیروں کو صدقہ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سو درہم صدقہ کئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سات ہزار۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانچ سو درہم۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درہم اور عبداللہ بن عوف نے کچھ گھوڑے صدقہ دیئے۔ اس دن حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طبیعت مبارکہ بحال رہی۔ لیکن عصر کے وقت سے پھر مرض نے زور پکڑا اور اسی مرض میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیائے فانی سے ماہ ربیع الاوّل کے چڑھے چاند میں رحلت فرمائی۔

شرح شیخ معین الدّین سنجری میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماہِ صفر میں تین لاکھ چوبیس ہزار بلائیں نازل فرمائی ہیں۔ لیکن مہینے کے آخر میں ان بلاؤں کی تعداد دگنی ہو جاتی ہے پس جو شخص صبح کے وقت غسل کرے اور دو رکعتیں نماز پڑھے اور ذکر خدا میں مشغول رہے۔ پھر جب آفتاب نکلے تو دو رکعت نفل خشوع اور خضوع سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو

گناہوں سے اس طرح پاک وصاف فرمادے گا جیسا کہ اپنے پیدا ہونے کے دن وہ ہوتا ہے۔اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ماہ صفر کے آخر یوم چہار شنبہ میں چار رکعت پڑھے۔اوّل رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورہ الم نشرح ۲۱ بار،دوسری میں انا انزلنا ۲۱ بار تیسری میں انا اعطینک ۲۱ بار۔چوتھی میں قل ھواللہ احد ۲۱ بار پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ سال آئندہ تک تمام مصائب سے محفوظ و مامون رکھے گا۔

بعض نے کہا ہے کہ اگر کسی کو یہ خواہش ہو کہ میری عمر بڑھ جائے تو اس کو چاہئے کہ ماہ صفر کے آخر چار شنبہ کے دن چار رکعت دو سلام سے پڑھے۔ہر رکعت میں بعد سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد فارغ ہونے کے حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اکاون بار درود بھیجے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. اللّٰھم یاشدید القوی یاشدیدالمحال یاعزیز ذللت لعزتک جمیع خلقک اکفنی من جمیع خلقک یامحسن یامجمل یامفضل یامنم یامکرم یالاالہ الّا انت برحمتک یاارحم الرحمین o

اس کے بعد اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے دعائے خیر مانگے۔اللہ تعالیٰ اس کو ماہِ صفر کی تمام تکالیف ومصائب سے محفوظ رکھے گا۔سال آئندہ تک اس کے رزق میں وسعت ہو جائے گی۔مخلوق کا محتاج نہ ہوگا۔قبر کی سختیوں سے محفوظ رہے گا۔جنت میں بلاحساب داخل ہو جائے گا۔

بعض حکماء سے سوال کیا گیا کہ بعض مومنین صفر کا چاند نہیں دیکھتے؟ جواب دیا کہ جب حضرت آدم علیہ السّلام جنت سے دنیا میں لائے گئے تو وہ اپنی خطا پر روتے رہے۔تب اللہ تعالیٰ نے بطفیل حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی لغزش معاف فرمائی۔لیکن جب ماہِ صفر کا مہینہ آتا تو حضرت آدم علیہ السّلام مغموم ہو جاتے اور رویا کرتے۔اسی وجہ سے ان کی اولاد نے اس چاند کو نہیں دیکھا۔

بعضوں نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے وفات پائی تو ان کی اولاد نے تضرع وزاری بہت کیا۔ اور گویا یہ ایک طریقہ ہوگیا۔

لیکن یہ صحیح ہے کہ جب حضور آقائے نامدار (ﷺ) ابتدائے محرم میں درمیان عصر و مغرب کے مریض ہوئے تو اصحاب نے اس قدر گریہ زاری کی کہ زمین تر ہوگئی۔ اس کے بعد صفر کا چاند ظاہر ہوا۔ لیکن کسی نے اس طرف نظر نہیں اٹھائی۔

## ﴿برکات صفر﴾

منقول ہے کہ ماہِ صفر کا چاند دیکھ کر اس روز مغرب کے بعد عشاء سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے اور بعد ختم ایک ہزار مرتبہ درود شریف تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے اور حضور (ﷺ) کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

صفر المظفر ہ سلطان المشائخ ۱۳۹۳ھ

## ﴿صفر المظفر کے اسلامی اور تاریخی واقعات﴾

☆ صفر ۱۵۹ھ نومبر ۷۷۵ء حکیم مقنع نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ یہ مقنع خراسانی ملحد وزندیق مرو کا باشندہ اور ایک چشم کل تھا اس عیب کو چھپانے کے لئے سونے کا چہرہ منہ پر چڑھائے رہتا۔ اس لئے مقنع یعنی نقاب پوش کہلاتا تھا۔ لوگوں کو فریب و دھوکہ دینے کے لئے شعبدہ بازی سے مصنوعی آفتاب طلوع کر کے دکھاتا تھا۔

☆ صفر ۱۹۸ھ اکتوبر ۸۱۳ء وفات یحییٰ ابن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف کے مشہور و معروف محدث گذرے ہیں علم و فضل کے میدان میں ان کا نام ثقہ راویوں میں لیا جاتا ہے۔

☆ صفر ۲۱۲ھ مئی ۸۶۷ء فتنہ خلق قرآن، آمر وقت خلیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان قرآن مجید کے مسئلہ پر ایک بحث چل پڑی۔ خلیفہ کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے

جس طرح عام مخلوق ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح قرآن مجید بھی ختم ہو جائے گا جب کہ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کہتے تھے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہو گی مخلوق ختم ہو جائے گی مگر قرآن باقی رہے گا۔ اس مسئلہ پر بحث ومناظر ہوئے مگر امام اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور خلیفہ کے آگے اپنا سر جھکانے سے انکار کر دیا۔

☆ صفر ۲۲۰ھ فروری ۸۳۵ء امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ کو کوڑے لگائے گئے امام احمد جنہوں نے راہ حق میں اپنے لہو کا نذرانہ پیش کیا، ظالم و جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق ادا کرنے کی جو نظیر اس بطل جلیل نے پیش کی اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپ نے راہِ خدا میں وہ ظلم وستم سہے کہ سن کر روح تڑپ اٹھے اور دل غم سے بوجھل ہو جائے۔ حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت کو تازہ کیا کہ زخمی حالت میں بھی اللہ عزوجل کے حضور سر بسجود رہیں اور فرمایا کہ میں نے وہی کیا ہے جس کا سبق مجھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیا۔

☆ صفر ۲۳۸ھ وفات اسحاق ابن راہویہ، کنیت ابو یعقوب، خراسان کا مشہور شہر مروان کا وطن تھا۔ حدیث کی طلب کے لئے مختلف سفر کئے۔ ان کی ذات سے حدیث نبوی (ﷺ) کی بڑی اشاعت اور سنت نبوی (ﷺ) کا احیا ہوا۔ متعدد تصانیف لکھی ہیں۔

☆ صفر ۳۰۳ھ وفات امام نسائی صاحب السنن، آپ کا نام احمد اور کنیت ابو عبد الرحمان خراسان اور ماوراء النہر کا علاقہ ہمیشہ سے علم وفن اور ارباب علم وکمال کا مرکز رہا ہے۔ تاریخ اسلام کے نامور سینکڑوں فضلاء اس کی خاک سے اٹھے ہیں۔ امام نسائی بھی اس خاک کے مایہ ناز فرزند تھے۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بہت سے شیوخ واساتذہ سے استفادہ کیا۔ خراسان، عراق، حجاز، شام مصر وغیرہ میں علم حدیث حاصل کیا آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے۔ دن رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے۔ متعدد حج کئے، علماء معاصرین نے علم وفضل کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ امام صاحب کی شہرت ومقبولیت کی بنا

ء پر حاسدین نے حسد سے کام لیا آپ مصر کو چھوڑ کر فلسطین کے ایک مقام "رملہ" آ گئے تھے آپ کا انتقال مکہ مکرمہ میں صفا و مروہ کے درمیان ہوا۔

☆ صفر ۳۳۹ھ سیف الدولہ اور رومیوں میں جنگ، رومیوں نے سارے علاقوں کو ویران کر دیا یہ علاقے زیادہ تر سیف الدولہ ولی "صلب" کی حکومت کی سرحد پر تھے اس وقت یہی ایک فرمانروا مسلمان حکمرانوں میں بہادر اور باہمت تھا اور تنہا وہی رومیوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوا اور برسوں ان کا مقابلہ کرتا رہا مگر وہ رومیوں کی شورش کو پوری طرح نہ روک سکا، جہاں تک ہو سکا ان کے ظلم و سفا کی کا انتقام بھی لیا۔

☆ صفر ۵۸۹ھ فروری ۱۱۹۳ء وفات صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بعلبک شام کا ایک شہر ہے جہاں کے والی نجم الدین کے گھر صلاح الدین ایوبی پیدا ہوئے۔ ۱۷ برس کی عمر میں سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں آیا، ۵۴۹ھ میں دمشق فتح کرنے کے لئے فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شریک ہو کر تلوار کے جوہر دکھائے۔ ۵۶۰ھ میں یروشلم کے بادشاہ اموی (AMAUORY) سے ٹکرایا "الملک الناصر" کا خطاب ملا۔ مصر کے فرمانروا رہے، شام کی حکمرانی کی، یروشلم، بیت اللحم اور کوہ زیتون پر قابض رہے، صلاح الدین کا نام عیسائی اور مسلمانوں میں صلیبی جنگوں کے حوالے سے بہت مشہور ہے۔ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لئے پوری عیسائی دنیا کے خلاف کامیاب جنگیں لڑیں، تمام عمر جہاد میں ختم کر دی، آج مظلوم مسلمان اسی صلاح الدین ایوبی کو یاد کرتے ہیں کہ کب ایسے جوان آئیں گے کہ ہم آزاد ہوں گے۔

صفر ۶۷۶ھ وفات علامہ نووی شارح صحیح مسلم شریف دوسرا قول رجب المرجب ہے ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔

☆ صفر ۱۰۳۴ھ وفات حضور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کا نام شیخ احمد فاروقی ہے۔ ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ۷ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ اکبر بادشاہ کا دور تھا اس

کے وزیر نے آپ کے خلاف بھڑکایا۔ اکبر نے حاکم سرہند کو لکھا کہ وہ شیخ احمد کو [illegible] ہو، آصف نامی وزیر نے کہا کہ سجدہ تعظیمی کریں آپ نے انکار کیا اور فرمایا [illegible] رب قدوس کے کسی اور کے آگے نہیں جھک سکتا۔ آپ کو قید کر کے قلعہ گوالیار بھیج دیا گیا جہاں باغیوں کو رکھا جاتا تھا۔ آپ نے جیل میں رشد و ہدایت کا کام شروع کر دیا۔ بے شمار گناہ گار لوگ گناہوں سے تائب ہوئے۔ وفات کی رات جاگ کر گزاری۔ نماز فجر کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ان کے مکتوبات اسلام کے علمی و دینی سرمایہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے جنہوں نے پورے عالم اسلام پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

☆ ۱۲۷۸ھ وفات مولانا فضل حق خیر آبادی۔ ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا درس لیا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔ ۱۳ برس کی عمر میں مروجہ علوم کی تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ ۱۲۴۴ھ میں دہلی کے ریذیڈنٹ کے دفتر میں ملازمت کی، رامپور میں محکمہ عدل و انصاف سے منسلک رہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا، ان کا مزار اب تک مرجع خلائق اور زیارت گاہ ہے۔

☆ صفر ۱۳۴۰ھ وفات مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کا تاریخی نام المختار تھا۔ مروجہ علوم اپنے والد سے جن کا نام نقی علی خاں حاصل کئے۔ ذہین اور طباع عالم تھے۔ جفر، نجوم اور ریاضی جیسے علوم میں دلچسپی لی۔ فارسی، عربی اور اردو میں شعر کہتے تھے۔ اپنی نعت گوئی پر انہیں فخر تھا، تاریخ گوئی میں بھی مہارت رکھتے تھے۔

اس کے علاوہ آپ بیشمار کمالات و فضائل کے حامل تھے۔ صفر میں حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کا وصال ہوا۔ صفر میں حضرت بہاؤ الحق ملتانی کا وصال ہوا۔ صفر میں حضرت شاہ سلیمان تونسوی کا وصال ہوا (رحمہم اللہ علیہ۔)

☆☆☆☆☆☆

# تیسرا اسلامی مہینہ

## ماہِ ربیعُ الاوّل شریف

اسلاف صالحین رحمہم اللہ بھی فرماتے ہیں اور فقیر اویسی غفرلہٗ نے بھی تجربہ کیا ہے کہ نفلی صدقات میں میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی پابندی میں ہمہ قسم کی دُنیوی پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں اور آخرت کا اجر وثواب علاوہ، بالخصوص رزق کی برکت کے لیے یہ دونوں عمل اکسیرِ اعظم ہیں۔ اور میلاد شریف ہر ماہ میں جائز ہے لیکن حضور سرورِ عالم (ﷺ) کی ولادتِ مبارکہ کی مناسبت سے میلاد پاک ربیع الاوّل میں ہو۔ یہ ماہ بے حد متبرک اور فضیلت والا مہینہ ہے۔ اسی برگزیدہ مہینہ میں شاہِ دو عالم حضور اقدس (ﷺ) دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ اسی لیے یہ بڑی رحمت و برکت کا مہینہ ہے (رمضان المبارک کے بعد یہی ماہ افضل ہے اس لیے اس مہینہ میں خوش قسمت مسلمان مجالس میلاد منعقد کرتے ہیں)

### نوافل:

پہلی تاریخ ماہ ربیع الاول میں بعد نمازِ عشاء سولہ رکعت نماز آٹھ سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے۔ پھر بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

فائدہ: اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز و درود شریف پڑھنے والے رسولِ اکرم (ﷺ) کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے۔ لیکن باوضو سونا چاہیے۔

ایضاً: ماہِ مبارک کی بارہ تاریخ بعد نمازِ ظہر بہ نیت ہدیہ بروحِ اقدس (ﷺ) بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھے۔

فائدہ: انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو حضورِ اقدس (ﷺ) کی زیارت نصیب

ہوگی اس نماز کے پڑھنے والے کا بالخصوص اکل حلال وصدق مال اور سنّت حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کاربند رہنا ضروری ہے اور باوضو سوئے ورنہ زیارتِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کجا اور بندہ رُوسیاہ کجا۔

درود شریف :

پہلی تاریخ سے بارہ تاریخ تک روزانہ بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھنا افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

فائدہ : مذکورہ درود شریف پڑھ کر باوضو سوئے انشاء اللہ تعالیٰ زیارتِ رسول کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشرف ہوگا۔

ایضاً: ربیع الاوّل شریف کی ۱۲۔۱۳۔۱۴ شب کو بعد نمازِ عشاء

یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعِ. سات ہزار سات سو اکیس بار پڑھے۔

فائدہ : برکتِ رزق کے لئے یہ دُعا مجرب ہے، حسنِ اتفاق سے بارہ ربیع الاوّل کی شب پیر یا جمعرات یا جمعہ ہو تو اور افضل ہے۔

انتباہ : ماہ ربیع الاوّل میں حسبِ توفیق میلاد شریف کی محفل منعقد کریں یا کم از کم میٹھا طعام یا مٹھائی کا ہدیہ بارگاہِ حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیش کریں اور دُرود شریف بکثرت پڑھیں۔ کم از کم ایک لاکھ بار اس ماہ شریف میں پڑھ لیں۔

## لیلة المیلاد افضل من لیلة القدر :

جس مبارک شب کو شہِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے وہ شب لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی نے اپنے فتاویٰ جلد سوم میں لکھا کہ بعض محدثین شب میلاد در ابر شب قدر فضیلت دادند۔

بعض محدثین نے شب میلاد کو شب قدر پر فضیلت دی ہے۔

اس کے بعد دلیل میں لکھا کہ:

فضیلت شب میلاد شریف بر شب قدر از افتخار ذاتی روست من رب العلمین۔

شب میلاد کی فضیلت شب قدر پر اس لیے ہے کہ اسے نسبت ہے حبیبِ خدا سے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عطاء خاص ہے۔

اس کے بعد شیخ المحدثین البرکۃ فی الہند سیّدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی طرف سے دلائل قائم کرتے ہوئے لکھا کہ:

وفی مَاثبت بِالسُّنَّةِ .ثُمَّ اِذَا قُلْنَا اِنَّهُ وُلِدَ لَيلاً فَتِلْكَ اللَّيْلَةُ اَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِلَا شُبْهٍ لِاَنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ لَيْلَةُ ظُهُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَلَيْلَةُ القدر معطاه له وما تشرف بظهور ذات المشرف من من اجله اشرف فما شرف بسبب مما اعطيه ولان ليلة القدر تشرف بنزول الملئكة فيها وليلة المولد شرفت بظهوره صلى الله عليه وسلم ولان ليلة القدر وقع التفضيل فيها علٰى امة محمد ﷺ وليلة المولدالشريف التفضيل فيهاعلیٰ سائر الموجودات وقال الشيخ المحدث الحافظ ابن حجر الازمنة والا مكنة تشرف بشرف من يكون فيها وما يكون فيها من المزايا والكمالات ولذا قال بعضهم ان ليلة مولده صلى الله عليه وسلم افضل من ليلة القدر.

(فتاویٰ عبدالحق، جلد سوم)

ترجمہ: اور ماثبت بالسنۃ (کتاب) میں ہے اور پھر ہم نے کہا حضور سرور کونین (ﷺ) رات کے وقت دنیا میں تشریف لائے اور وہ شب بلاشبہ لیلۃ القدر سے افضل ہے اس لیے کہ وہ شبِ ذاتِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ظہور اقدس کی رات ہے اور لیلۃ القدر آپ کو منجانب اللہ عطا ہوئی اور وہ شب جو خود ذاتِ مصطفیٰ (ﷺ) سے مشرف ہے اس لیے افضل کیوں نہ

ہو جو شب آپ کو عطا ہوئی اور آپ کے سبب سے ہی مشرف ہوئی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور لیلۃ القدر میں خود مصطفیٰ (ﷺ) تشریف لائے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ لیلۃ القدر صرف امتِ مصطفیٰ (ﷺ) پر عطا کی وجہ سے افضل ہے اور لیلۃ المیلاد تو جملہ موجودات پر رحمت و برکات کا موجب ہے۔ بہ ایں وجہ فوقیت از کجا تا کجا۔

اس کے بعد حضرت الشیخ امام ابن حجر رحمۃ اللہ کی طرف سے دلیل قائم فرمائی کہ زمان ومکان کی ذاتی شرف نہیں ان کی شرافت و بزرگی اس ذات کی وجہ سے ہوتی ہے جو اس کا مکین اور باشی ہے تو وہ بزرگی زمان ومکان کی نہ ہوئی بلکہ زمان ومکان والے کے کمالات وفضائل کی وجہ سے ہوئی ہے اسی لیے اہل علم نے فرمایا کہ لیلۃ المیلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

نوٹ: آئندہ صفحات پر میلاد النبی کو عید عشاق ثابت کروں تا کہ اہل ایمان اس دن کو روحانی عید سمجھ کر زیادہ سے زیادہ چہل پہل کا مظاہرہ کریں۔ اس کے متعلق تحقیق و تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب ''میلاد النبی عید کیوں؟'' کا مطالعہ فرمائیں۔

## میلادُ النبی ﷺ عید

حضور نبی پاک (ﷺ) کے میلاد کو محققین نے عید سے موسوم کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اسے ناجائز سمجھ کر بدعت کے درجہ میں رکھ دیا حالانکہ یہ قرآن وحدیث وقانونِ اسلام اور رواج خواص وعوام اہل اسلام کے عین مطابق ہے۔ جس قوم کو مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت عطا ہوئی ان لوگوں کے لیے وہ دن یوم عید ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے نزول مائدہ کے لیے التماس کی تو آپ نے بارگاہِ ایزدی میں سوال کیا، جب مولیٰ تعالیٰ کی نعمت عطا ہوگئی تو قوم اسے عید مناتی رہی چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

**ربنا انز ل علینا مائدۃ من السمآء تکون لنا عید الاولنا و آخرنا و اٰیۃ منک.**

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مائدہ کا نزول ۲۵ دسمبر اتوار کے دن ہوا تو عیسائیوں نے اسی یوم کو عید منایا اور ہر سال ۲۵ دسمبر عید مناتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ عطائے نعمت پر عید منانا اچھا ہے

اور مسلمان کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے بڑھ کر اور نعمت کون سی ہوگی کہ جس کے صدقے تمام نعمتیں کائنات کو ملیں۔

سوال: میلاد بدعت اسی وجہ سے ہے کہ تشبیہ بالنصاریٰ ہے اور

من تشبہ بقوم فھو منھم۔

جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ اسی میں سے ہے کہ تقاضا ہے کہ نصاریٰ سے تشابہ نہ ہو۔
جواب: گو یہ اعتراض بھی خام خیال پر منحصر ہے اس لیے کہ جو حکمِ اسلامی ہے اس میں تشابہ کیسا اور اسلام کا مسلم قاعدہ ہے کہ نعمت حاصل کرنے کے بعد عید منائی جاتی ہے چنانچہ سب کو معلوم ہے کہ بارہ مہینوں میں رمضان کو افضلیت حاصل ہے اور ماہِ رمضان کو کیوں فضیلت ملی قرآن فرماتا ہے:

شھر رمضان الذّی انزل فیہ القرآن۔

اور اس ماہِ مبارک کی دنوں کی سردار لیلۃ القدر ہے کیونکہ

اناانزلناہ فی لیلۃ القدر۔

کا شان اسے ملا۔ ماہِ رمضان کو اگر فضیلت ملی تو قرآن مجید کے سبب سے اور لیلۃ القدر اتنی قدر ومنزلت رکھتی ہے تو بھی قرآن مجید کی وجہ سے اور ان کو اتنا قدر ملا تو شان کیا ہے کہ اس ماہ کی عبادت دوسرے مہینوں کی عبادت سے ستر گنا زیادہ ہے اور لیلۃ القدر کی عبادت

خیر من الف شھر ہے۔

ثابت ہوا کہ جس تاریخ میں قرآن کا نزول ہو تو یہ شان وقدر بڑھ جائے اگر خود قرآن والا تشریف لے آئے تو اس تاریخ کو عید سے تعبیر کرنا کیا جُرم ہے؟
سوال: عید تو کہتے ہیں خوشی کرنے کو اور رمضان اور لیلۃ القدر تو عید نہیں بلکہ یہ تو عبادت کے مقامات ہیں اب میلاد شریف جو کہ عید سے تعبیر کیا جاتا ہے کیسے مناسبت ہوسکتی ہے۔
جواب: ضرور عید کا معنی خوشی کرنا مگر حقیقۃً عید یہی ہے کہ صوم وصلوٰۃ سے منائی جائے نہ کہ

لہو و لہب کیے جائیں چنانچہ عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے عید الاوّلنا و آخرنا سے یہی مراد لی کہ جب ہمیں مائدہ عطا کرے تو ہم اس یوم کو بڑا یوم مانیں گے اور اس میں نمازیں ادا کرتے رہیں گے۔ خود اپنی مروجہ عید کو دیکھو یعنی یہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ۔ کیا اس میں نئے نئے کپڑے اور خوشبودار ہو کر عید گاہ میں رب تعالیٰ کے سامنے جا کر جھکتے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگوں سے پوچھا گیا کہ بہشت اچھی یا دوگانہ۔ جواب میں فرمایا کہ اگر خالق کونین نے اختیار دیا کہ دوگانہ پڑھو یا بہشت میں جاؤ تو قسم بخدا لاکھ بہشت قربان کر کے دوگانہ پڑھنا اختیار کیا جائے گا کیونکہ جو ذوق و لذت دوگانہ میں ہے بہشت میں نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ عید سے مراد عبادت خداوندی ہے اور عید میلاد النبی میں بھی یہی ہوتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام، فضائل و کمالات و برکات و کرامات اور ذکرِ معجزات اور بیان سیرۃ حبیب خدا (ﷺ) اور یہ جملہ امور شرعاً نہ صرف مستحسن بلکہ عین اسلام ہیں لیکن تعصب کا بیڑا غرق ہو کہ اس نے کیا سے کیا کر دکھلایا کہ یار لوگ موج میں آگئے تو ان تمام امور کے مجموعہ میلاد کو بدعت تک پہنچادیا۔ ان کی تردید کی ضرورت نہیں اس لیے کہ اب وہ خود بھی میلاد النبی کرنے لگ گئے ہیں۔ ذیل میں شب میلاد شریف کے چند معجزات کا ذکر عرض کر دوں تا کہ انکار نہ ہو اور عشاق کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔

### دیوبندی کے مولوی ذوالفقار علی:

یہ مولوی صاحب دیوبند کے شیخ الہند محمود حسن کے والد ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کی شرح عطر الوردہ میں لکھتے ہیں۔

### معجزات شب میلاد:

۱) اے زمانِ ولادت و زمانِ رحلت حضرت رسالت پناہ تیرے فضائل کا کیا کہنا ہے کہ تو تمام زمانوں سے افضل ہے کہ سورۃ العصر میں خدا نے تیری قسم کھائی (۱)۔ اور تجھ کو شرفِ وجود باجود فخر عالم و آدم سے مشرف فرمایا۔

(۱؎ نوٹ: قسم ارشاد فرمائی کہنا چاہیے کیونکہ اللہ کے لئے کھائی و غیرہ جیسے اطلاقات سوءادب ہے۔ اویسی غفرلہٗ)

## نبی نور:

حضرت مقدسہ آمنہ مادرِ شریف سے روایت ہے کہ بوقتِ ولادتِ مبارک سرورِ عالم (ﷺ) کی ایسا نُور ظاہر ہوا کہ زمین سے آسمان تک روشن ہوگیا اور مجھ کو قصور (محلات) شام معلوم ہونے لگے اور شام معلوم ہونے لگی اور ایسی خوشبو ظاہر ہوئی کہ دماغِ عالم مُعطر ہوگیا اور میرے گھر کے ایک کونے سے آواز آئی۔ کہ اے آمنہ آپ کو تین روز تک ظاہر مت کر کہ ملائکہ سلام کے لئے ظاہر ہوتے ہیں اور آپ مختون و ناف بریدہ اور آلائشِ اطفال سے پاک پیدا ہوئے (ﷺ)۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کہتی ہیں کہ میں بوقتِ ولادت حضرت کی دایہ تھی۔ سو میں نے دیکھا کہ آپ کا نُور چراغ کی روشنی پر غالب آگیا اور میں نے اِس شب چھ عجیب چیزیں دیکھیں۔ اوّل یہ کہ جب آپ شکمِ مادر سے جُدا ہوئے تو آپ نے خداوند تعالیٰ شانہٗ کو سجدہ کیا۔ دوسرے یہ کہ آپ نے سر اٹھایا اور لاالہ الا اللہ انی رسول اللہ. فرمایا۔

تیسرے یہ کہ تمام گھر آپ کے نُور سے روشن ہوگیا۔ چوتھے یہ کہ میں نے حسب دستور ارادہ آپ کے غسل کا کیا تو غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ تو غسل کی تکلیف گوارا نہ کر۔ کیونکہ ہم نے ان کو شکم مادر سے غسل دیا ہوا پاک وصاف جُدا کیا ہے۔ پانچویں یہ کہ آپ مختون و ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ چھٹے یہ کہ جب میں نے چاہا کہ آپ کو کُرتہ پہناؤں تو میں نے آپ کی پشت مبارک پر مُہر نبوت دیکھی جس پر لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔

۲) نوشیرواں کا محل بوقتِ ولادت باسعادت بحالت شکستگی ایسا پاش پاش ہوگیا جیسے لشکر کسریٰ کو پھر مجتمع ہونا نصیب نہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ محل مذکور بالکل پھٹ گیا تھا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ اس پر کاہنوں نے کہا اس سلطنت کے چودہ بادشاہ تخت نشین ہوں گے۔

یہ سن کر کسریٰ کو فی الحال تسلی ہوئی۔ اور کہا کہ چودہ بادشاہوں کے گذرنے کے لیے ایک عرصہ دراز چاہیے۔ مگر حال یہ ہوا کہ چار برس کے عرصہ میں ان کے دس بادشاہ گزر چکے اور باقی امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور تک ختم ہو گئے ۔

عجم میں زلزلہ نوشیرواں کے قصر میں آیا
عرب میں شور اُٹھا جس وقت اُس کی آمد آمد ہے

۳) آپ کے میلاد شریف کے وقت آتشِ نمرود جو ہزار سال سے برابر روشن تھی۔ بسبب افسوس کے جو بطلان دین مجوس اور انشقاقِ ایوان کے باعث تھا جو اس کی بڑی حفاظت اور عبادت کرتے تھے بالکل سرد ہوگئی اور نہر فرات کوفہ کے قریب جس پر نوشیروان نے پُل باندھ کر عمارات عالیشان اور اس کے گرد بہت سے آتشکدے اور کنائس بنائے تھے ایسی حیران اور بیخود ہوئی اور ایسے ہاتھ پاؤں اس کے پھولے کہ اپنا بہاؤ چھوڑ کر ساوہ کے گھاٹ میں جو دمشق اور عراق کے درمیان ہے جا پڑی۔

۴) منکرین نے بچشم خود دیکھا کہ علاوہ اور آیات و بینات مذکورہ بالا کے جنّات پر جو استراق سمع کے لئے اطراف آسماں کی طرف جاتے تھے برابر شعلہ ہائے آتش مارے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ وقتِ ولادت شریف تمام روئے زمین کے بُت اوندھے گر پڑے۔ اس قسم کی بہت سی روایتیں ہیں۔ اختصاراً چھوڑی گئیں۔ اور شبِ ولادت حضرت محمد (ﷺ) میں تخت ابلیس الٹ گیا۔ حضرت عبدالمطلب سے منقول ہے وہ کہتے تھے میں شبِ ولادت حضرت محمد (ﷺ) میں کعبہ شریفہ میں تھا۔ قریبِ وقتِ سحر میں نے دیکھا کہ کعبہ مقامِ ابراہیم کی طرف سجدہ میں گیا اور تکبیر کہی اور بُت جو خانہ کعبہ کے گرد تھے سب سرنگوں ہو گئے اور بُت ہبل جو سب سے بڑا تھا منہ کے بل گر پڑا اور اس کے اندر سے آواز آئی کہ آمنہ نے محمد (ﷺ) کو جنا اور قریش کے ایک فریق کا ایک بت تھا کہ ہر سال وہاں حاضر ہوتے تھے اور عید مناتے تھے ایک شب وہ بت اپنی جگہ سے جُدا ہوا اور سرنگوں ہو گیا۔ لوگوں نے اس کو پھر سیدھا کیا۔ وہ پھر سرنگوں ہو گیا اور اس کے اندر سے آواز آئی کہ پیغمبر آخر الزماں

پیدا ہوئے اور ان کے نور سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا اور تمام بت منہ کے بل گر پڑے اور بادشاہوں پر ان کا رعب چھا گیا۔

## محفل میلاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری

امام خاتم الحفاظ جلال الملتہ والدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ "تنویر" میں فرماتے ہیں ۔ مجھے ثقہ صالحین نے خبر دی کہ انہوں نے بارہا حضور پُر نور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مجلس میلاد شریف وجلسہ ختم قرآن عظیم و بعض احادیث میں مشاہدہ کیا نیز امام ممدوح "تنویر" پھر امام محدث جلیل زرقانی "شرح المواہب شریفہ" میں فرماتے ہیں، بیشک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کو اجازت ہے کہ آسمان وزمین کی سلطنتِ الٰہی میں تصرف فرمانے کے لئے اپنے مزارات طیبہ سے باہر تشریف لے جائیں۔ ابن حجر مکی فتاویٰ کبریٰ باب الجنائز میں فرماتے ہیں، ہمارے نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح اقدس بارہا ستر ہزار صورتوں میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ حضور عین نور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان اقدس تو بلند و بالا ہے۔ امام اجل عبداللہ بن مبارک ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وقفا اور امام احمد مسند اور حاکم صحیح مستدرک اور ابونعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رفعاً راوی۔ جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جاتا ہے۔ ہم نے اپنے رسالہ "اتیان الارواح لدیارہم بعد الرواح" میں اس پر بہت روایات ذکر کیں بلکہ حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مجالس طیبہ میں تشریف لانا یا بایں معنی نہیں کہ نہ تھے اور تشریف لائے کہ وہ تو ہر وقت مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) علامہ علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

"لان روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضرته فی بیوت اهل الاسلام .

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح اقدس ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے بلکہ یہ معنی کہ مجلس مبارک میں تجلی خاص فرماتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۴۸)

☆☆☆☆☆☆

# چوتھا اسلامی مہینہ

## ماہِ ربیع الآخر شریف

اسے ربیع الثانی کہنا صحیح نہیں اس لیے کہ ثانی کا اطلاق تب ہے جب آگے ثالث رابع الخ ہو یہاں ربیع الثالث والرابع کہاں۔ ہاں ''ربیع الآخر'' صحیح ہوا کہ اوّل ربیع کے بعد دوسرا اور آخری ہے (غیاث اللغات ملخصاً) ایسے ہی جمادی الاولیٰ والاخریٰ یا الآخرہ کے متعلق ہے۔

ماہ ربیع الآخر شریف کے متعلق خصوصیت سے صحیح روایات وارد نہیں، البتہ اس ماہ سے ہمیں اس لیے پیار ہے کہ یہ ماہ امام الاولیاء غوث الاغواث، قطب الاقطاب، سیدنا غوثِ اعظم جیلانی حضور محبوب سبحانی الشیخ عبدالقادر قدس سرہٗ کے وصال کا مہینہ ہے جو گیارہویں کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تحقیق آگے آئے گی۔

فائدہ : ماہ ربیع الآخر اسلام میں بہتر مہینہ ہے اور اس ماہ میں زیادہ درود پاک پڑھنا چاہیے اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو نذرانۂ عقیدت بسلسلۂ گیارہویں زیادہ سے زیادہ ہو۔ آخرت میں بے شمار فوائد کے علاوہ دنیا میں رزق کی برکت ہوگی۔

## نوافل ربیع الآخر

پہلی شب بعد نماز مغرب اور قبل نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر تین بار دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون تین بار پھر تیسری چوتھی پانچویں چھٹی ساتویں، آٹھویں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ ہر رکعت میں پڑھنی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس نماز کو پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا ہوگا۔

ایضاً: ماہ ربیع الآخر کی پہلی پندرہویں، انتیسویں شب بعد نماز عشاء چار رکعت دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کی پروردگارِ عالم روزِ محشر مغفرت فرمائے گا۔

ہدیۂ عقیدت بحضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ:

عوام اہلِ اسلام کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ گیارہویں شریف صدیوں پہلے منائی جاتی رہی اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک منائی جاتی رہے گی۔ جب تحریک وہابیت کی آندھی چلی تو گیارہویں شریف پر بھی حملہ ہوا لیکن بقول بزرگانِ دین ؎

چراغ مقبلاں ہرگز نہ میرد

چنانچہ وہابیت اور اس کے پشت پناہ تمام فرقوں کو منہ کی کھانی پڑی کہ سخت سے سخت تر محاذ قائم کرنے کے باوجود گیارہویں شریف اپنی شان و شوکت کے ساتھ اسی طرح منائی جاتی ہے جیسے تحریک وہابیت سے پہلے منائی جاتی تھی۔ بلکہ سچ پوچھو تو اس سے بڑھ کر، کیوں کہ آج یہ حال ہے کہ ہر قریہ، اور ہر قصبہ اور ہر شہر میں گیارہویں شریف کے محافل روز بروز افزوں سے افزوں تر ہیں بلکہ گیارہویں کا دودھ پر ایسا قبضہ ہے کہ شہروں میں اصلی دودھ اگرچہ ویسے بھی ناپید ہو گیا ہے۔ لیکن جسے ہم اصلی دودھ سمجھتے ہیں وہ اسی روز کیا بلکہ اکثر نایاب ہو جاتا ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ گیارہویں کی نذر ہو گیا اس لئے کہ اصلی دودھ دیہات سے آتا ہے اور دیہات والے گیارہویں کے دن دودھ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو نذر گزارتے ہیں۔

لطیفہ:

جو لوگ گیارہویں کو حرام سمجھتے ہیں انہیں کہہ دو کہ بازاروں میں اکثر اصلی دودھ گیارہویں والوں کا ہے یا گیارہوئیں والے کو مانو یا ان سے اصلی دودھ لینا چھوڑ

دو۔ پوچھو تو سہی دیکھو کیا جواب دیتے ہیں۔

## هل جزاء الاحسان الا الاحسان

گیارہویں کا یہ چرچا دراصل غوثِ اعظم کے ان جذباتِ اسلام کا بدلہ ہے جو آپ نے زندگی میں انجام دیئے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

حضرت غوث اعظم کی خدمات واشاعت اسلام کا سلسلہ طویل ہے تاہم اس کے چند ابواب پیش خدمت ہیں۔

اہل مراکش کے تذکروں میں آتا ہے کہ آپ مراکش بھی آئے اور وہاں سے آپ نے افریقہ کے بہت سے ملکوں میں اسلام پھیلانے کے لئے مشن بھجوائے اولیاء اللہ مامور کئے۔ الجزائر کے پہاڑوں میں بسنے والے تمام مذاہب پرست آپ ہی کے دستِ مبارک پر مسلمان ہوئے تھے۔ طرابلس الغرب کے قدیم رومن شہنشاہوں کے بچے کھچے خانوادہ آپ ہی کے دستِ مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جنوب اور مشرقی مصر میں پرانے فراعنہ مصر کے خاندانوں کے بادیہ نشین قبائل کو آپ ہی نے جا کر مسلمان کیا تھا۔ بحرالہند کے جزائر سراندیپ اور مالدیپ میں بھی اسلام آپ ہی نے پھیلایا ان دیار میں جگہ جگہ بلند مقامات پر آپ کے قیام کرنے کی جگہیں، چلہ گاہ کی صورت میں باقی ہیں اور ان علاقوں کے لوگ آپ سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں۔ انڈونیشیا میں تو ایسے مقام ہیں۔ سماٹرا جزیرہ میں جو پندرہ سو کلو میٹر لمبا ہے اور چار بڑے صوبوں پر مشتمل دنیا کے چند عظیم ترین جزائر میں سے ایک ہے۔ صوبہ آچیہ اور صوبہ مغربی سماٹرا میں طبقۂ فقراء اور درویشوں نے مجھے بتایا کہ سیدنا غوث الاعظم خود بنفس نفیس یہاں تشریف لائے اور بے شمار خلقت کو مسلمان کیا۔ یوں تو اسلام اس نواح میں عہدِ نبوی میں ہی آ گیا تھا لیکن سندھ کی طرح کثرت سے آپ نے پھیلایا۔ کہتے ہیں کہ شہر پاڈانگ (مغربی سماٹرہ) کے نواح میں جو مشہور ولی اللہ حضرت مولانا برہان الدین کا مزار ہے آپ ہی کے مامورین میں سے تھے جنھوں نے وہاں عہد قدیم میں پہنچ کر علاقے کے بدھ شہنشاہ کو مسلمان کر کے سماٹرہ میں لاکھوں آدمیوں کو مسلمان کیا تھا ان کا یہ

مزار ساڑھے آٹھ سو سال پرانا ہے پھر ان ہی کے مبلغوں نے اس علاقے سے آگے بڑھ کر ملایا اور اقصائے جنوبی چین تک لاکھوں آدمیوں کو مسلمان کیا تھا۔

جزیرہ جاوا کی آبادی آٹھ کروڑ ہے جس میں قریب قریب بڑی اکثریت مسلمانوں کی ہے اس جزیرہ میں بڑے بڑے قدیم تاریخی مقامات ہیں۔انہیں تاریخی مقامات میں ''سمبیلان سونان'' (نو اولیاء اللہ) کے مزارات مختلف شہروں میں ہیں اور ان ہی کی ایک تاریخی مسجد ہے جس کے نو ہی ستون ہیں۔ یہ سب اولیاء اللہ غوث پاک ہی کے سلسلۂ قادریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کی بڑی بڑی درگاہیں ہیں جو مقامی زبان میں مقامِ سونان (خانقاہ ولی اللہ) کہلاتی ہیں ان کی عمارات عہد قدیم میں جاوا کے ان سلاطین اسلام نے بنوائی تھیں جو ہندو بدھ راجہ سمیت رعایا کے ان اولیاء اللہ کے دستِ مبارک پر اپنے اپنے علاقوں پر مسلمان ہوئے تھے۔ان خانقاہوں میں سے کوئی خانقاہ مغربی جاوا کے شہروں چریبون اور بانتن میں ہے،کوئی وسطی جاوا کے تاریخی شہروں قدس اور دیماگ اور کالی جاگا میں ہے اور کوئی خانقاہ مشرقی جاوا کے شہروں سرابابا اور گریسک میں ہے۔ان کی عمارات اس عہد کے طرزِ تعمیر کا نمونہ ہیں۔ جزیرہ جاوا کے کروڑوں لوگ عقیدت رکھتے ہیں اور روحانی فیض کے حصول کے لئے ان کے مقامات پر حاضر ہوتے ہیں۔جزیرہ جاوا میں اسلام جزیرہ سماٹرا سے پہنچا پھر انہی اولیاء اللہ نے پھیلایا۔کیا راجہ پرجا سب کو اپنی کرامات کے ذریعے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان کر دیا اور وہاں کی کیفیت بدل دی،سیاست بدل دی،تہذیب وتمدن بدل دیا۔اب اس مشہور بت خانہ ''بورو بودرد'' کے شہر مکیلا نگ میں کہیں بھی دور تک کوئی بدھ دکھائی نہیں دیتا مسلمان ہی مسلمان نظر آئیں گے۔کیسا حیرت انگیز روحانی انقلاب برپا کیا گیا تھا۔ ان سب شہروں میں قدیم سلاطین نے بڑے بڑے ''پسنترین'' یعنی (دار العلوم) اپنے اپنے شہر کے ولی اللہ کے نام پر قائم کئے تھے جن میں

سے بعض اب تک موجود ہیں اور آزادی کے بعد حکومت انڈونیشیا نے ان شہروں میں سے ہر شہر میں وہاں کے ولی اللہ کے نام پر یونیورسٹی قائم کردی ہے۔

مغربی جاوا کے شہر چربون میں حضرت شریف ہدایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مقدس ہے۔ لفظ ''شریف'' وہاں کی مقامی زبان میں ''سادات'' کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ شریف ہدایت اللہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا نام ہدایت اللہ تھا لیکن سید ہونے کی وجہ سے شریف بھی ان کے نام کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ ویسے وہ ادب کی وجہ سے اصطلاحِ عام میں ''سونان گفنگ جاتی'' مشہور ہیں یہ وہاں کی مقامی زبان کے الفاظ ہیں۔ ''سونان'' کے معنی ہیں ولی اللہ۔ ''گفنگ'' کے معنی پہاڑ کے ہیں۔ ''اور جاتی'' ساگوان کی لکڑی کو کہتے ہیں جس کے اس پہاڑ پر گھنے جنگل ہیں جس پر ان کا مزار ہے۔ مزار ایک بڑی عمارت میں ہے اور اس کے بالکل قریب ہی اس یونیورسٹی کی عمارت ہے جو حکومت انڈونیشیا نے از راہ عقیدت قائم کی تھی۔ اور یہ یونیورسٹی بھی ان بزرگ ولی اللہ کے نام پر ''یونیورسٹیاس شریف ہدایت اللہ'' کہلاتی ہے۔ بہت بڑی یونیورسٹی ہے۔ ان بزرگ نے جاوا کے علاوہ اور بہت سے دوسرے جزیروں میں بھی اسلام پھیلایا تھا۔ اس دیار میں ان کی بڑی بڑی کرامات مشہور ہیں۔ ان کا روحانی فیض اسی طرح جاری ہے۔ میں نے وہاں گیارہویں شریف کے سلسلہ میں ختم شریف کی۔ ایسی محفلوں میں بھی شرکت کی جو وہاں اہلِ طریقت ایصال ثواب کے لئے منعقد کرتے ہیں اور یہ وہاں کی اصطلاحِ عوام میں ''کندوری'' کہلاتی ہے۔ کندوری میں بڑے صاحبِ حیثیت لوگ زیادہ لنگر وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں اور ختم شریف کے بعد مواعظ کرتے ہیں۔ وہاں بعض فقراء نے بتایا کہ عہدِ قدیم میں کندوری کی محفل نے تبلیغ اسلام میں نمایاں کام انجام دیا ہے۔ میں نے وہاں اہلِ سلوک میں ایسے اہل دل باادب لوگ بھی دیکھے کہ غوث پاک کا نام سن کر فرط محبت وعقیدت سے رو پڑتے تھے اور سر جھکا لیتے اور کہتے کہ آج اس نواح میں جو اسلام اس کثرت سے نظر آتا ہے یہ سب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا ہی روحانی فیض ہے۔ انہی کے مامورین اولیاء اللہ نے یہاں اس کثرت سے اسلام پھیلایا اور وہ خود بھی یہاں آئے۔

غرض اسی طرح آپ نے اپنے بعض فرزند اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے اطراف سندھ اور نواح بلوچستان میں بھجوائے اگر چہ ان علاقوں میں بھی قدیم میں اسلام آ چکا تھا اور بنی امیہ کے عہد میں فتح ملتان سے اسلام کا اثر آس پاس کے علاقوں میں داخل ہو چکا تھا۔ مگر کثرت سے اسلام کا پھیلانا آپ کی روحانی مساعی سے آپ کے فرزندوں کا کارنامہ ہے۔ وہاں بہت سے غیر مسلم قبائل جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ ہی کے بھجوائے ہوئے روحانی مشن کے ذریعے مسلمان ہوئے۔ چنانچہ آپ کے ایک فرزند شیخ عبدالوہاب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار موجودہ شہر حیدرآباد سندھ کے پکا قلعہ کی چڑھائی پر اب تک مرجع خلائق ہے اور اس عہد کی اس مقدس تاریخ کو یاد دلاتا ہے۔

آپ نے اسلام پھیلانے کے لیے اپنی توجہ سے بڑے بڑے اولیاء اللہ تیار کیے۔ انہیں کمالِ روحانیت کے بڑے بڑے مقامات طے کروائے۔ سلطان الہند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خراسان کے پہاڑوں میں اپنی محویت واستغراق کے دوران جب عالمِ غیب سے ایک آواز سنی جس میں ان کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض وتربیت روحانی حاصل کر کے مزید مقامات طے کرنے کا اشارہ ہوا تھا وہاں سے چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ چشتیہ کے بانی ہیں اور ہندوستان میں اسلام زیادہ تر ان ہی کے سلسلہ سے پھیلا ہے۔

اسی طرح بزرگانِ دین کے تذکروں میں آتا ہے کہ حضرت شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ نے بھی غوث پاک سے فیض روحانی حاصل کیا اور حصول کمال کی طرف رجوع ہوئے۔ حضرت شہاب الدین سہروردی ''سلسلۂ سہروردیہ'' کے بانی اور شیخ سعدی کے استاد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ نو سال کے تھے بغداد میں ان کے ماموں نے جو غوث

پاک ہی کے مریدوں میں سے تھے انہیں غوثِ پاک کی خدمت میں لا کر پیش کیا اور عرض کیا کہ اس بچے کے لئے دعاء فرمادیں تاکہ بڑا ہو کر دینِ اسلام کی خدمت کر سکے۔ آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا اور دعاء فرمائی اور فرمایا کہ یہ بچہ جوان ہو کر بغداد کا آخری عظیم الشان عالم اور شیخ ہوگا۔ اور اس کے شاگردوں میں بڑے بڑے نامور فضلاء ہوں گے۔ خلقت اس سے بے حد علم حاصل کرے گی چنانچہ آپکی توجہ اور دعا کی برکت سے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم ربانی ہوئے اور انھوں نے علوم و معارف اسلامیہ کی ایسی خدمت انجام دی جو تاریخ اسلام کا بے مثل باب ہے۔ ملتان کے عظیم ولی اللہ اور بے مثل زمانہ عالم حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ بھی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہی کے شاگرد اور خلیفہ تھے جن کے فیض و برکت سے ملتان کا شہر برصغیر میں مدینتہ العلم مشہور ہوا۔

غرض غوث پاک نے روحانیت، ثقافت اور تہذیب و تمدن ہر لحاظ سے اسلام کی بے مثل خدمت انجام دی۔ آپ نے اسلام کی برادری کی بڑی توسیع فرمائی اور ملت اسلامیہ کو وسیع سے وسیع تر بڑے بڑے ملکوں کی اکثریت اسلام میں آگئی۔ آپ کے روحانی فیض سے دنیا کی بے شمار قومیں حلقہ بگوش اسلام ہو کر ملت اسلامیہ کا جزو بنیں اور دین اسلام کے دور دراز گوشوں تک پھیل گیا۔ آپ نے اپنے کمالِ روحانیت کے ذریعہ اسلام کے جھنڈے کو سر بلند کر دیا یہ آپ کا وہ عالمگیر روحانی انقلاب ہے جو اسلام کی ہر دور کی نسلوں کو راہ نجات دکھاتا رہیگا اور انھیں گمراہی سے بچا کر صراط مستقیم پر لگا تا رہے گا۔ آپکا یہ عالمگیر روحانی انقلاب آج ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ مکر و ریا کو چھوڑ دیں، غفلت و گمراہی کے جال کو توڑ دیں سچے مسلمان بن جائیں۔ اسلام پیغام حق کی روشنی ہے اس روشنی کو خدائے تعالی کی تمام مخلوق میں پھیلا دیں اور ابھی تک دنیا میں جہاں جہاں کفر کے ظلمت کدے باقی ہیں وہاں نور اسلام کی

روشنی پہونچادیں۔

## صوفیہ کے جملہ سلاسل پر احسان:

دنیائے ولایت کے واقفانِ اسرار اس بات پر متفق ہیں کہ تمام روحانی سلاسل سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وساطت سے پھیلے، نقشبندیہ سلسلہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ کے جدِ مادری سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے منسلک ہے، ورنہ قادریہ، چشتیہ، اویسیہ، رفاعیہ، مولویہ، شاذلیہ، شطاریہ اور بندگیہ وغیرہ اسی منبع ومرجع کے مرہونِ احسان رہیں۔ نقشبند کے سرتاج سیدنا بہاء الدین قدس سرہٗ کا سلسلہ غوثِ اعظم کا مرہونِ منت ہے کہ لطیفہ کشادگی کے لئے مزارِ غوث رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوکر عرض کی۔

اے شہِ دستگیر دستم بگیر ☆☆☆ دستم چنیں بگر کہ گوید دستگیر

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا۔

اے شہ نقشبند! نقشے چنیں بند ☆☆☆ نقشِ چنیں بند کہ گویند نقشبند

نوٹ: اس کی مزید تفصیل وتحقیق فقیر کی کتاب ''غوث دل بند اور شہ نقشبند'' میں دیکھئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جنابِ غوثیت مآب ولایت وروحانیت کے مینارۂ نور کی حیثیت سے کائنات ارضی پر جلوہ گر ہوئے اور اسلام کی روحانی زندگی کو مشارق ومغارب کی پہنائیوں میں نافذ کرتے رہے۔ دنیائے اسلام کی روحانی بارگاہیں آپ ہی کی نگاہِ کرم سے منور ہوئیں اور ولایت کے تمام سلاسل آپ ہی سے فیضاب ہوتے رہے۔ وہ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے موسس ضرور تھے مگر سلاسل اربعہ کے شہنشاہ آپ کے ہی باج گزار رہے۔

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام ☆ باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرع چشت بخارہ وعراق واجمیر ☆ کون سی کشت پر برسا نہیں جھالا تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے     کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا
تاجِ فرقِ عرفا کس کے قدم کو کہیئے     سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا؟ تیرا

گیارہویں کے جواز پر وہ حوالہ جات جو تحریک وہابیت سے پہلے مرتب ہوئے۔

## شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ:

حضرت شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

و قد اشتهر فی دیارنا هذاالیوم الحادی عشر وهو المتعارف عند مشا ئخنا من اهل الهند من اولاد ؟

بیشک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔ (ماثبت بالسنۃ عربی ص ۶۸)

## شیخ عبدالوہاب مکی علیہ الرحمۃ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ شیخ عبدالوہاب متقی علیہ الرحمۃ کا طریقہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

قلت فبهذه الرواية يكون عرسه تاسع الربيع الاخر وهذا هو الذی ادركنا عليه سيدنا الشيخ الامام العارف الكامل الشيخ عبد الوهاب القادری المتقی المكی فا نه قدس سره كان يحافظ يوم عرسه رضی الله عنه هذا التاريخ اما اعتمادا علی هذه الرواية او علی مارای من شيخه الشيخ الكبير علی المتقی اومن غيره من المشائخ رحمهم الله تعالی .

ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق (حضرت غوث اعظم) کا عرس مبارک ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہیے۔ ہم نے اپنے پیر و مرشد سیدنا امام عارف کامل شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی قدس سرہٗ العزیز آپ (غوث اعظم) کے عرس کے دن کے لئے یہی تاریخ یاد رکھتے تھے لیکن اس روایت پر اعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے کہ اپنے پیر و مرشد شیخ کبیر علی متقی

قدس سرہ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا ہو۔ (ما ثبت بالسنۃ عربی ص ۶۸)

## شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ:

شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمتہ کے حالات میں شیخ المحد ثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:

یازدہم ماہ ربیع اکلاخر عرس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کرد:

ماہ ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔ (اخبار الاخیار شریف ص ۲۴۲)

## ﴿تحریکِ وھابیت کے بعد کے حوالا جات﴾

## مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ:

ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمتہ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ''کلماتِ طیبات'' میں ہے۔ پڑھئے اور اہلسنت و جماعت کے مسلک کی حقانیت پر پختہ یقین رکھئے۔

''درمنامے دیدم کہ درصحرائے وسیع چبوترہ ایست کلاں و اولیاء بسیار در آنجا حلقہ مراقبہ دارند و در وسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دو زانو حضرت جنید قدس اللہ اسرارھما نشستہ اند و آثار استغنا از ماسوا و کیفیات حالات فنا بر سیّد الطائفہ ظاہر ست ہمہ کس از انجا بر خاستند گفتم کجا میروند کسی گفت باستقبال امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حضرت امیر تشریف فرما شدند۔ شخصے گلیم پوش سر و پا برہنہ ژولیدہ مو ہمراہ حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش درد ست خود بکمال تواضع و تعظیم گرفتہ اند گفتم ایں کیست کے گفت خیر التابعین اویس قرنی است آنجا حجرہ مصفا در کمال نورانیت ظاہر شد ہمہ عزیزان درآں حجرہ در آمدنہ گفتم کجا رفتند کسے گفت

امروز عرس حضرت غوث الثقلین ست بتقریب عرس شریف بروند۔''

ترجمہ: میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں۔ اور انکے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دو زانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فناء آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کیلئے جا رہے ہیں۔ پس علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ تشریف لائے۔ آپکے ساتھ ایک گلیم پوش جو سر اور پاؤں سے برہنہ اور ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام با کمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے' میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات فارسی ص ۷۷،۷۸)

### شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے ''ملفوظات عزیزی'' کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی گیارہویں کے منکرین اپنا پیشوا کہتے ہیں۔ اور ''ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات'' ص ۱۶ پر ان کو بھی اہلحدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

(یعنی دیوبندی وہابی وغیر مقلد وہابی دونوں انھیں پیشوا مانتے ہیں اور سنیوں کے تو پیشوا

ہیں ہی)

''شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محفل قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے''۔

**ملفوظاتِ عزیزی:**

روضہ حضرت غوث الاعظم را کہ کافی گویند تاریخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابران شہر جمع گشتہ بعد نماز عصر کلام اللہ وقصائد مدحیہ وآنچہ حضرت غوث در وقت غلبہ حالات فرمودہ اند وشوق انگیز بے مزامیر تا مغرب می خوانند بعد ازاں صاحب سجادہ درمیان وگرداگرد اُو مریدان نشستہ وصاحب حلقہ استادہ ذکر جہر میگوئند دریں اثناء بعضے را وجد وسوزش ہم میشود باز چیزے از قبیل سابق خواندہ آنچہ تیارمی باشد از مثل طعام وشیرینی نیاز کردہ تقسیم کردہ نمازہ عشاء خواندہ رخصت میشوند۔''

ترجمہ: حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے۔ حضرت غوث الاعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور اُن کے گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔ (ملفوظاتِ عزیزی فارسی، مطبوعہ میرٹھ)

﴿گیارہویں تاریخ کو غوثِ پاک کی نذر و نیاز جائز ہے﴾

شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا۔

سوال: درمقدمہ مہندی ہا کہ شب یاز دہم ربیع الآخر روشن میکنند ومنسوب بجناب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز مے نمایند ونذر و نیاز مے آرند وفاتحہ خوانند۔

جواب: روشن کردن مہندی حضرت سید عبدالقادر رانیز ہم بدعتِ سیئہ است زیرکہ ہمچو مفسدہ وقباحت درتعزیہ ساختن است ہمیں قسم درمہندی متصوّر است وفاتحہ خواندن وثواب آں بارواح طیبہ رسانیدن فی نفسہ جائز ودرست است۔''

اب سوال اور جواب کا اُردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جو کہ حاجی محمّد ذکی دیوبندی نے کیا ہے۔

سوال: اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی شب یازدہم ربیع الآخر میں روشن کرتے ہیں اوراس کو منسوب ساتھ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کرتے ہیں اورنذر ونیاز فاتحہ کرتے ہیں۔

جواب: روشن کرنا مہندی حضرت سید عبدالقادر قدس سرہٗ کا یہ بدعتِ سیئہ ہے اس واسطے کہ جو قباحت تعزیہ داری میں ہے وہی قباحت مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا ثواب اس کا ارواحِ طیبہ کو پہنچانا فی نفسہ جائز ہے۔

(فتاویٰ عزیزی فارسی ج اص ۱۴۰۷ مطبوعہ دہلی۔ فتاوی عزیزی اردو صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ کراچی)

**فیصلہ:**

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے واضح الفاظ میں گیارہویں شریف کو سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مقدس کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا فی نفسہ جائز قرار دیا ہے۔

اہل سنّت وجماعت حضرات بھی گیارہویں شریف میں فاتحہ کا ایصالِ ثواب ہی کرتے ہیں۔

ملفوظاتِ عزیزی میں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے رمضان شریف کے ماہ مقدس میں بڑے عرس بیان فرمائے ہیں۔۳ رمضان کو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا عرس مبارک اور ۱۸ رمضان کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس مقدس ۲۱ رمضان کو علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی بیان فرمائے ہیں۔اصل فارسی کی عبارت پیش خدمت ہے۔

## ﴿سیدنا علی المرتضیٰ، ام المومنین عائشہ صدیقہ اور سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہم الرضوان کے اعراس﴾

عرس کلاں دریں ماہ (رمضان) مبارک اند تاریخ سوم عرس حضرت فاطمہ ودر شانز ہم عرس حضرت عائشہ وحضرت علی بتاریخ نوز دہم زخمی شدند ودر شب بست یکم رحلت فرمودند عرس نصیر الدین چراغ دہلی۔ (ملفوظات عزیزی فارسی صفحہ ۵۰ مطبوعہ میرٹھ)

صاحبِ عقل ودانش اب ذرا غور فرمائیں کہ عرس کرنے والے بِدعتی ہیں یا کہ عرسوں سے منع کرنے والے اوران پر فتوے لگانے والے حضرات غلط راہ پر ہیں۔

علامہ فیض عالم بن مُلّا جیون داجلی علیہ الرحمۃ:

''طعامیکہ روز عاشورہ بروحالیت حضرت امامین شہیدین سیدی شباب اہل جنت ابی محمد نِ الحسن وابی عبداللہ الحسین تیار میکند وثوابِ آں برائے خدا نیاز آنحضرت میکنند واز ہمیں جنس است طعام یاز دہم کہ عرس حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قرۃ العین الحسنین محبوبِ سبحانی ،قطب الربانی سیدنا ومولانا فردالافراد ابی محمد ن الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی است چوں مشائخ دیگر راعُر سے بعد سال معین میکردند آنجناب راہر ورماہے قرارد ادہ اند۔''

ترجمہ: عاشورہ کے روز امامین شہیدین سیدنا شباب اہل الجنۃ ابو محمد حسن اور ابو عبداللہ حسین رضی اللہ عنہما کے لیے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خداتعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح پُر فتوح کو پہنچاتے ہیں اوراسی قسم میں سے گیارہویں شریف کا کھانا ہے جو کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین ،قرۃ العین الحسنین محبوبِ سبحانی، قطب ربانی سیدنا ومولانا فرد الافراد ابو محمد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہے دیگر مشائخ کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔ (وجیز الصراط فارسی صفحہ ۸۲)

**علامہ برخوردار علیہ الرحمۃ:**

علامہ برخوردار محشی نبراس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

''ممالک ہندوسندھ وغیرہ میں آپ کا عرس ۱۱ ربیع الآخر کو ہوا کرتا ہے اسمیں انواع واقسام کے طعام وفواکہ حاضرین علماء واہل تصوف، فقراء ودرویشاں کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نعتیہ نظمیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اس عرس شریف میں ارواحِ کاملین کا بھی حضور ہوتا ہے۔ خصوصاً آپ کے جدِ امجد حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا ابوالائمۃ الاتقیا بھی تشریف لاتے ہیں۔ کماثبت عند ارباب المکاشفۃ۔ (سیرت غوثِ اعظم صفحہ ۲۷۵)

فائدہ: علامہ برخوردار محشی نبراس علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ''سیرت غوثِ اعظم'' کے صفحہ ۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارہویں شریف کی ابتداء اس طرح لکھی ہے کہ:

''پیر عبدالرحمٰن نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیرانِ پیر حضرت غوث الاعظم ہر گیارہویں کو حضرت سیدالانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے اس لیے غوث الاعظم کے چونکہ شیدائی بتقلید واطاعت آنجناب گیارہویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب بآن عالی جناب تھا۔ فلہٰذا الطریق (تسبیح فاطمہ) گیارہویں حضرت پیرانِ پیر مشہور ہوئی۔'' (حاشیہ سیرت غوث الاعظم)

**داراشکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہما الرحمۃ:**

داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء صفحہ ۲۷ میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے ''خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد اوّل صفحہ ۹۹ میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس اور گیارہویں شریف کے جواز کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

**حاجی امداداللہ مہاجر مکی:**

اب دیوبندی اکابر کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکّی کا بھی عقیدہ گیارہویں شریف اور بزرگانِ دین کے عرس مبارک کے متعلق پیشِ خدمت ہے۔

''پس بہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوثِ

پاک قدس سرہٗ کی دسویں ،بیسویں ،چہلم ،ششماہی ،سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندری رحمۃ اللہ علیہ وحلوائے شب برات اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے رہتی ہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۸، مطبوعہ دیوبند)

نوٹ: تحریک وہابیت سے متاثر فرقوں کی سنیں یا ان کے فتاویٰ وتحریریں پڑھ کر اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ اسلام اور مسلمانان عالم کو کیا سمجھتے ہیں۔ خود ہی اپنا فیصلہ فرمائیں کہ کل قیامت میں جب اللہ تعالیٰ ہر قوم کا جھنڈا کھڑا کرے گا آپ کن لوگوں کے ہاں رفاقت چاہیں گے۔ محبوبِ سُبحانی قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے ساتھ یا محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ۔ کیونکہ قرآن مجید کا فیصلہ ہے۔ کل حزب بمالديهم فرحون۔

## گیارہویں کیوں؟:

اسلام اور دوسرے مذہب کے خواص وعوام کے ہاں مسلمہ اصول ہے کہ اپنے محسنوں کی یاد منانا انسان کا فطری تقاضا ہے چنانچہ ہر زندہ قوم اپنے اسلاف کا دن مناتی ہے۔

ملتِ اسلامیہ میں میلاد شریف یا کسی عرس شریف کا اہتمام اسی جذبے کی عملی شکل ہے (یعنی حضور خواجۂ کل سید عالم (ﷺ) کے ذکرِ خیر کی محفل ہو تو اسے عموماً مولود شریف یا میلاد شریف کہتے ہیں اور بزرگانِ دین کا دن منایا جائے تو عرس شریف کہلاتا ہے) ہندوؤں کی سوسائٹی میں اسے ''برسی'' اور انگریزوں کے ہاں ''ڈے'' وغیرہ کہتے ہیں۔

حضرت سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ تمام اولیاء، اصفیاء ،اقطاب، اغواث، اوتاد اور افراد کے سردار ہیں اور بزرگوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ

> غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ) درمیانِ اولیاً
>
> چوں محمد (ﷺ) درمیانِ انبیاء

آپ کے عرس مبارک کا نام گیارہویں شریف ہے اور جس کثرت واہتمام کے ساتھ یہ منائی جاتی ہے کسی بزرگ کا دن نہیں منایا جاتا۔ حسنِ اتفاق دیکھئے امام الانبیاء (ﷺ) کا

مہینہ ربیع الاوّل اور امام الاولیاء کا ربیع الآخر (یعنی تیسرا اور چوتھا۔ درمیان میں کوئی اور نہیں) پھر حضور خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دن بارہویں اور حضور غوث الوریٰ کا دن گیارہویں۔ آپ کے عرس مبارک کو گیارہویں شریف اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی تاریخ وفات اا ربیع الآخر شریف ہے۔ نیز اس لئے کہ برصغیر کی مسلم حکومتیں اپنے ملازمین کو تنخواہ ہر ماہ چاند کی دس تاریخ کو دیتی تھیں۔ مسلمان ملازمین حصولِ برکت کے لئے سب سے پہلے حضور سیّد الانبیاء (علیہ السلام) اور حضور سیّد الاولیاء غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کرتے تھے چونکہ آنے والی رات گیارہویں ہوتی تھی اس لئے آپ کے ختم شریف کا نام گیارہویں شریف مشہور ہوگیا۔

غیر ملکی آقاؤں نے اپنے محکوم عوام کے عقائد کو کمزور کرنا چاہا تو سب سے زیادہ ان رسموں پر وار کیا جوان کی مذہبی پہچان بن گئی تھیں چنانچہ اکبر الہٰ آبادی فرماتے ہیں ؎

کہاں کے مسلم، کہاں کے ہندو، بھلائی ہیں سب نے اگلی رسمیں
عقیدے سب کے ہیں تین تیرہ، نہ گیارہویں ہے نہ اشٹمی ہے

آج ہم آزاد ہیں اور اپنا ملّی تشخص زندہ کرنا چاہتے ہیں ایسے تمام کام پورے اہتمام سے سرانجام دینے چاہئیں جو ہمارے بزرگانِ دین کی یادگاریں ہیں بالخصوص میلاد شریف اور گیارہویں شریف۔

جیسا کہ مذکور ہوا کہ حضور غوث پاک کی تاریخ وصال شریف یہی ہے اسی لئے یہ غوث الاعظم کے عرس کی تقریب گیارہویں شریف کہلاتی ہے۔

پھر عموم پھیلاؤ پر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ہر نذر و نیاز اور ایصال وثواب کو گیارہویں شریف کے نام سے شہرت ہوگئی۔ گویا اصل تو وہی ایصال ثواب ہے جو زمانہ رسالت مآب (علیہ السلام) میں تھا اب اس کا نام بدل گیا ہے اور قاعدہ اسلامی ہے کہ نام بگڑنے سے کام نہیں بگڑتا۔ ہزاروں مسائل کا نام خیر القرون کے بعد بدلا ہے اگر ان کے اسماء

بدلنے پر شریعت گوارا ہے تو گیارہویں شریف کے بدلے ہوئے نام کو بھی گوارا کر لینا چاہئے لیکن جسے بدعقیدگی کا ہیضہ ہے اسے گوارا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جو صحیح العقیدہ سنی برادری ہے اسے نہ صرف گوارا ہے بلکہ اس کا تو یہ نام شعار (علامت) بن گیا ہے۔

الحمدللہ علیٰ ذلک۔ (اویسی غفرلہٗ)

☆☆☆☆☆

# پانچواں اسلامی مہینہ

## جمادی الاولیٰ

جماڈی کا معنیٰ یخ بستہ ہے یعنی جس وقت ان مہینوں کے نام رکھے گئے تھے تو موسم کا لحاظ پیش نظر تھا جب یہ مہینہ آیا تو اس وقت پانی جما ہوا تھا اس لئے اس کا نام جمادی الاولیٰ رکھا گیا جو جمد سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ''جم جانا'' ہے۔

عوام بلکہ پڑھے لکھے اور بہت سے اہل علم اس کا تلفظ غلط ادا کرتے ہیں یعنی جمادی الاوّل (بفتح الجیم اور بکسر الدال اور پھر اسے الاوّل مذکر صفت سے موصوف کرتے ہیں جو دونوں طرح غلط ہے)

**صحیح تلفظ:**

بضم الجیم اور دال مفتوحہ ممدودہ۔ بروزن فُعالیٰ۔ الاولیٰ بضم الہمزۃ جماڈی کی صفت ہے اسے الاوّل پڑھنا اس لیے غلط ہے کہ جماڈی کی صفت صیغہ مؤنث ہونا چاہیے نہ کہ مذکر۔

فائدہ: اس ماہ کے متعلق خصوصیت سے کوئی روایات تو نہیں ہیں البتہ بزرگانِ دین سے اس میں چند نوافل منقول ہیں جو حاضر ہیں۔

**نوافل:**

حضرت عبداللہ ابن جعفر روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے چار رکعتیں نماز ساتویں، گیارہویں یا جس شب ممکن ہو شروع رات میں ادا کیں اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ الاخلاص گیارہ مرتبہ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک سوبیس برس کی عبادت کا ثواب لکھے گا۔

دوسری روایت میں ہے پہلی رات، پندرہویں، اکیسویں شب یا جس شب ممکن ہو اس میں رکعتیں ادا کریں اور بعد سورۃ فاتحہ تین بار سورہ اخلاص پڑھیں اور بعد فراغت آنحضرت ﷺ پر ایک سو مرتبہ درود و سلام بھیجا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سو فرشتے نازل فرماتا ہے جو

اس بندہ کے لیے قیامت تک مغفرت کرتے رہیں گے وہ دینی اور دنیاوی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

حکایت:

منقول ہے کہ ایک شخص اپنے والدین کی اجازت کے بغیر حج پر گیا۔ جب نصف راستہ میں پہنچا تو وضو کر کے چار رکعتیں نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ۱۷ دفعہ سورہ اخلاص پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کیلئے دعا کی، نماز سے فارغ ہوا تھا۔ دفعتۃً قزاقوں کے ایک گروہ نے قافلہ لوٹ لیا اور اس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے۔ شدتِ درد والم سے تڑپتا رہا۔ اسی حالت میں سات دن گزر گئے قریب المرگ ہو رہا تھا کہ چار سوار پہنچے۔ اس شخص کو دیکھ کر نیچے اترے اسے کھلایا پلایا کہ کچھ قوت آجائے اس کے بعد ایک شخص اٹھا اور اس کے دست بریدہ کو اس کی جگہ رکھ کر درود شریف پڑھا اور وہاں پھونک دیا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرا سوار آیا اور دوسرا ہاتھ جگہ سے ملا کر آیۃ الکرسی پڑھی اور پھونکا یہ بھی درست ہو گیا۔ تیسرا سوار اٹھا اور ایک پاؤں ملا کر

"من يتق الله يجعل له مخرجا".

پوری آیت پڑھ کر دم کیا۔ اور فی الفور وہ بھی ٹھیک ہو گیا۔ اس کے بعد چوتھے سوار نے دوسرا پاؤں جگہ سے ملا کر سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کیا وہ بھی درست ہو گیا بعد ازاں چاروں نے سورہ مزمل، سورہ مدثر اور سورۂ انزلنا پڑھ کر اس شخص پر دم کیا اور اس سے کہا کہ اب انشاء اللہ تجھ کو عمر بھر کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ جب ان لوگوں نے چلنے کا ارادہ کیا تو یہ شخص ان کے دامن سے چمٹ گیا اور پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم وہی چار رکعتیں ہیں جن کو تو نے ادا کیا۔ جب تجھ پر یہ حالت گزری تو ہم نے خدا سے دعاء کی اور ہمیں حکم ملا کہ تجھ کو یہاں آ کر ملیں اور اس کے بعد وہ لوگ غائب ہو گئے اور یہ شخص اپنے والدین کے پاس آیا اور ساری زندگی ان کی خدمت میں گزاری۔

## شب اول کے نوافل:

پہلی تاریخ بعد نماز مغرب آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے، پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے یہ نماز بہت افضل ہے اور اس کے پڑھنے سے انشاءاللہ تعالیٰ بے شمار عبادت کا ثواب پاک پروردگار کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔

ایضاً: پہلی تاریخ بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھنی ہے، بعد سلام کے ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اسے بے شمار نمازوں کا ثواب عطا کرے گا۔

## اس ماہ کے نوافل:

جواہر غیبی ودیگر کتب میں مرقوم ہے کہ صحابہ کرام اس مہینہ میں دلچسپی کے ساتھ نوافل پڑھا کرتے تھے جو شخص اس ماہ کی اول تاریخوں میں چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں بے شمار نیکیاں درج کرتا ہے اور بہت سے اس کے گناہ معاف کردیتا ہے۔

تحفۃ الاوراد میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام جمادی الاوّل کے عروج میں دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورہ اخلاص دس بار، پھر سلام پھیر کر درود شریف سو بار پڑھا کرتے تھے۔

اس ماہ میں جن اہم شخصیتوں کے وصال ہوئے ان میں ایک حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ چشتی ملتانی ہیں۔ آپ خواجہ محمد یوسف کے گھر اس وقت پیدا ہوئے جب مسلمان انگریز کی غلامی میں زندگی گزار رہے تھے۔ چھوٹی عمر میں مکمل تعلیم حاصل کر لی اور حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئے۔

بے سروسامانی میں جہاں اسلام کا دفاع کرتے ہوئے دشمنانِ دین کا ڈٹ کا مقابلہ کیا وہاں لاکھوں گمراہوں کو چاہِ ذلالت سے نکال کر خدارسیدہ بنادیا۔ ۱۲۲۶ھ میں سینکڑوں اسلام کے غازی علماء چھوڑتے ہوئے ۵ جمادی الاوّل کو رحلت فرمائی۔ مزار بیرون دولت دروازہ ملتان میں مرجع خاص و عام ہے۔

دوسرے سید العلماء مولانا خواجہ عبید اللہ ملتانی ہیں ۱۲۲۷ھ میں مولانا قدرت اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ تمام علوم حاصل کر کے حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری سے بیعت ہوئے۔ خوش اخلاق سادہ مزاج، جید عالم باعمل، مدتوں تک دین متین کے لیے بے لوث خدمت کرتے رہے۔ آخر کار ۱۳۰۰ھ میں پرہیزگار شاگردوں کا قافلہ اور علم دوست خاندان چھوڑ کر ۶ جمادی الاوّل کو جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

## اعراس بزرگان اسلام:

حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف ۲۷ تا ۲۹۔ حضرت خواجہ حافظ جمال صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان ۳ تا ۵، حضرت شاہ رکنِ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان، حضرت شیخ سراج الدین جمن ۲۱، حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ۲۶ جمادی الاوّل۔

☆☆☆☆☆☆

# چھٹا اسلامی مہینہ

## جُمادَیٰ الاخریٰ

حضرت امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مقصد اولین یہی تھا کہ خدا کے نام لیوا جس طرح لاشریک خدا کے ماننے والے، بے مثل و بے مثال صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرنے اور ممتاز مذہب کے پیروکار ہیں اسی طرح زندگی کے باقی معاملات جداگانہ برتری قائم رکھیں۔ روزمرہ کے معمولات کو نکھارتے ہوئے آپ نے تقویم ہجری کو ایجاد کیا۔ تاکہ مسلمان سن عیسوی سے بے نیاز ہو کر اسلامی تقویم کے مطابق زندگی بسر کریں۔ ملتِ اسلامیہ پر آپ کا یہ احسانِ عظیم ہے۔ آپ احسان کا بدلہ احسان سے دینا چاہتے ہیں تو آج سے ہی بکرمی، عیسوی تواریخ ترک کر کے اسلامی کلینڈر لگائیں۔ خطوط، حساب و کتاب میں اسلامی تاریخ کو اپنائیں ۔

سنِ ہجری میں ہیں بہت برکتیں

صحیح تلفظ اس مہینہ کا جُمادَیٰ الآخر یا جُمادَیٰ الاخریٰ ہے۔ جمادی الثانی نہیں۔ جیسا کہ عوام میں مشہور ہے۔ ماہرین قمریات نے لکھا ہے کہ ثانی وہ ہوتا ہے جس کا ثالث ہو جب ثالث نہیں تو ثانی فحش غلطیوں میں شمار ہوگا۔ فضائل الشہور و دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اس مہینہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارہ رکعتیں نفل ادا کیا کرتے تھے اور بہت سے صحابۂ کرام آخری عشرہ میں استقبالِ رجب المرجب کے لئے روزہ رکھا کرتے تھے۔ بزرگانِ دین سے منقول ہے کہ اس مہینہ میں جو شخص چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بے شمار گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں بہت سی نیکیاں داخل فرماتا ہے۔ اس ماہ میں جن اہم شخصیتوں نے عالمِ فانی کو خیرباد کہہ کر عالمِ جاودانی کی طرف کوچ کیا۔ ان میں سے ایک صاحبِ سوز و گداز عشق لاثانی، حضرت مولانا شاہ نیاز احمد چشتی نظامی ہیں ۱۱۷۳ھ کو سرہند شریف میں پیدا

ہوئے۔ تعلیم کے لئے فخرِ جہاں شیخ قبلہ عالم حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے سترہ سال کی قلیل عمر میں تمام علوم وفنون میں ماہر و یکتا بنا دیا۔ بیعت ہونے کے بعد باطنی فیوضات کی طرف رجوع کیا۔ مجاہدات وعبادات شاقہ میں کمال حاصل کر کے خرقۂ خلافت پہنا اور اپنے مرشد کے حکم سے تاجدارِ بریلی بن کر خلقِ خدا کی خدمات سرانجام دینے لگے۔ برسوں ذکرِ الٰہی سے ویران دلوں کو آباد کرتے رہے۔ سماع سے دلی شغف تھا۔ اُردو فارسی میں آپ کا "دیوانِ نیاز" مستانِ ازل کے لئے نسخۂ اکسیر سمجھا جاتا ہے۔ ٦ جمادی الآخر ١٢٥٠ھ کو بریلی شریف میں وفات پائی۔ زیارت گاہ مرجع خاص وعام ہے۔ دوسرے مقتدائے اولیاء فخرِ جہاں حضرت خواجہ شاہ فخر الدین دہلوی نظامی ہیں۔ ١١٢٦ھ میں بمقام اورنگ آباد ولادت مبارکہ ہوئی۔ نسبتِ پدری شیخ شہاب الدین سہروردی سے اور نسبت مادری یکتائے عشق باز حضرت سید گیسو دراز سے ملتی ہے۔ خدا نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ سیرت وصورت دیکھنے سے خدا یاد آتا تھا۔ سماع سے حد درجہ اُنس فرماتے تھے اور وقت کے بلند پایہ منکرین سماع علماء کرام کو اس کے ظاہری وباطنی محاسن سے قائل کرلیا کرتے تھے۔ دہلی کی من موہنی فضا میں صبح وشام سماع شریف کی محفلیں گرم ہوا کرتی تھیں جن کی بدولت باتفاق مورخین لاکھوں کفار زنار توڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ آپ کے علو مراتب کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کے خلفاء میں خلیفہ اعظم آفتاب پنجاب قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ شامل ہیں جمادی الآخر ١١٩٩ھ میں سینکڑوں رہنما خلفاء چھوڑتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا۔ رضی اللہ عنہ ثم ارضاہٗ

تیسرے حضرت امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی ولادت عراق کے شہر ولیط میں ہوئی۔ تعلیم وتربیت کوفہ میں حاصل کی۔ آپ امام الائمہ سیدنا امامَ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے عظیم المرتبت شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ہی کے توسط سے مذہب حنفی عالمگیر شہرت ومقبولیت اختیار کر گیا۔ آپ کے قلم سے لکھی ہوئی مستند ومعتبر تصانیف آج بھی امت

مسلمہ کو اسلامی نظام کی طرف دعوت دے رہی ہیں۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ جو مستقل مسلک کے مالک ہیں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ ۱۴ جمادی الآخر ۱۸۹ھ میں آپ فوت ہوئے مزارِ عالیہ رے میں ہے۔

محسنِ اعظم محبوب کبریا خلیفہ اوّل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ اللہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں کتنی کروڑ مرتبہ خطیبوں نے برسرِ منبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ''افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق'' ہونے کا اعلان کیا۔ اور رہتی دنیا تک کرتے رہیں گے۔ بیشمار آیاتِ قرآنی سے آپ کے فضائل ثابت ہیں۔ ۱۳۱۶ احادیث نبویہ ایسی ہیں جن میں مخصوص نام کے ساتھ آپ کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔ اقوال صحابہ کرام واہلِ بیت اطہار کا شمار نہیں جن میں آپ کی مقدس ہستی کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ تفصیل آگے آئے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

## جمادی الاخریٰ کے تلفظ کی تصحیح:

جمادی الاولیٰ کی طرح اسے بھی عوام کے علاوہ پڑھے لکھے اہل علم بھی جمادی الثّانی پڑھتے لکھتے ہیں جو سراسر غلط اور نہایت غلط ہے۔

''جُمادیٰ جُماد سے ہے جس کے معنی ٹھہرے ہوئے اور جمے ہوئے برف کے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان دونوں کا نام رکھتے وقت ایسا موسم تھا جسُ میں پانی جم جاتا تھا۔'' اسی لیے پہلے کا نام ''جمادی الاولیٰ'' ٹھہرا، دوسرے کا جمادی الاخریٰ یا الآخرہ۔

ماہ جمادی الاخریٰ بڑی خیر و برکت کا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے۔ یہ مہینہ استقبالِ ماہِ رجب ہے گویا اس کی عبادت کا مقصد ماہِ رجب کی حرمت ہے۔

## نوافل:

پہلی تاریخ بعد نماز عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ العظیم اس نماز کو پڑھنے والے کو

پروردگار عالم بہت بڑی عبادت کا ثواب عطاء فرمائے گا۔

ایضاً: جمادی الآخریٰ کی اکیس شب سے آخری تاریخ تک روزانہ ہر شب کو بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۃ الاخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو حرمت و عظمت بخشتا ہے۔

نوٹ: جمادی الاخریٰ کی آخری تاریخ کو روزہ رکھنا رجب شریف کے استقبال کے لیے مستحسن ہے ویسے ہر مہینہ میں ایامِ بیض (۱۳،۱۴،۱۵) کے روزے مستحب ہیں اس ماہ میں بھی یہ تینوں روزے رکھنے چاہئیں۔

## سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

چونکہ اس ماہِ مقدسہ کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصالِ مبارک سے نسبت ہے۔ اسی ماہ میں آپ کا وصال ہوا۔ اسی لیے قارئین کے لئے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق مضمون نذر کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نحمدہ ونصلی علیٰ نبیّہٖ الکریم ط

اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ بعد الانبیاء (علیٰ نبینا علیہم السلام) تمام انسانوں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

## قرآن مجید:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی ط

اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار، جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔ (کنزالایمان)

## شانِ نزول:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو امیہ بن

خلف سے بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کر دیا تو کفار اور مشرکین کو حیرت ہوئی۔ ایسا کیونکر ہوا؟ یقیناً بلالِ حبشی کا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کوئی احسان ہو گا جس کا بدلہ دینے کے لئے یہ صورت اختیار کی گئی ہے خداوندِ کریم نے قرآنِ ناطق میں یہ اعلان فرمایا کہ صدیق اکبر کی یہ قربانی اور ایثار محض میری رضا کے لئے ہے کسی کا بدلہ نہیں۔

(خزائن العرفان لصدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ)

فائدہ: علامہ ابن الجوزی ابن حجر عسقلانی امام بزار علامہ سیوطی ابن جریر، امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۸)

## فضلیتِ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

قطع نظر شانِ نزول اور اقوال مفسرین کے آیت سے ہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا ثبوت کافی ہے اس لئے کہ یہ آیت کریمہ مکّیہ اور ابتدائی دور کی ہے اور ابتدائی دور میں سب سے زیادہ مال و دولت راہِ خدا میں لٹانے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اگرچہ سابق الاسلام ہیں لیکن ایک تو بچپن کی وجہ سے ان کے لیے مال خرچ کرنے کا کوئی معنیٰ نہیں۔ دوسرے وہ خود صاحبِ مال نہ تھے کیونکہ آپ بچپن میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیرِ تربیت تھے۔

## فضائل از احادیث مبارکہ:

۱) حضور نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

لو وزن ایمان ابی بکر الصدیق (رضی اللّٰہ عنہ) بایمان جمیع المومنین لرجع ایمانہ۔ (الصواعق المحرقہ ابن حجر (رضی اللّٰہ عنہ)

ترجمہ: اگر تمام مومنین کے ایمان کے مقابلے میں حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا ایمان تولا جائے تو آپ کے ایمان کا وزن زیادہ ہوگا۔

۲) بتوں کی بچپن میں مذمت کی۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) میں نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ ایک بار مجھے میرے باپ ابوقحافہ ایک بت کے سامنے لے گئے اور کہا یہ ہے ہمارا رب اسے سجدہ کر۔ باپ کسی کام کو گئے۔ میں نے بت سے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، پھر میں نے ایک پتھر اٹھا کر کہا اگر تو خدا ہے تو میری مار سے خود کو بچالے۔ یہ کہہ کر میں نے اسے پتھر سے توڑ دیا۔ میرے باپ نے آکر دیکھا تو بولے یہ کیا؟ میں نے کہا دیکھ لو اپنے خدا کا حال۔ جو میری مار سے بچ نہ سکا۔ میرے باپ نے یہ شکایت میری ماں سے کی۔ وہ بولی کہ میں نے صدیق کی پیدائش کے وقت غیبی آواز سنی۔ ''اے اللہ کی بندی! بشارت ہو اس بچے کی جو عتیق ہے، رسول اللہ (ﷺ) کا رفیق ہے آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے۔'' جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضور (ﷺ) کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کر چکے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا: صدیق سچ کہہ رہے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵ باب المناقب)

فائدہ: جو لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکر تو قبل اسلام بت پوجتے رہے تو وہ کیسے خلافتِ بلافصل کے حقدار ہیں۔ ہم کہتے ہیں بلا دلیل دعویٰ کب قابل قبول ہے یہ محض قیاس آرائی ہے کہ عموماً عرب کے لوگ بت پرست تھے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہوں گے۔ یاد رہے کہ عرب کے بہت سے لوگ ایسے تھے جو بتوں سے متنفر تھے بلکہ ان کی مذمت کرتے تھے۔ جیسے حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ۔ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

حضور پُرنور شافع یوم النشور (ﷺ) نے فرمایا:

ابوبکر خیرا لناس الا ان یکون نبی. (صواعق محرقہ)

ترجمہ: ابوبکر انبیاء کے سوا باقی سب لوگوں سے بہتر ہیں۔

۴) اور فرمایا نبی کریم (ﷺ) نے:

لاینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہ. (ترمذی شریف)

ترجمہ: ”کسی گروہ میں ابوبکر کے ہوتے ہوئے کسی کو امام بننا مناسب نہیں۔

رحمت للعالمین (ﷺ) سے سب سے زیادہ فیض پانے والے آپ ہی ہیں۔ اسی لئے ارشاد ہوا:“

**ماصب اللہ فی صدری الا صیتہ فی صدر ابی بکر۔**

ترجمہ: (حقائق و معارف میں سے) جو کچھ بھی اللہ نے میرے سینہ میں ڈالا میں نے صدیق اکبر کے سینہ میں ڈال دیا۔

خلاصہ یہ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیمات کو سب سے زیادہ قریب سے دیکھا اور سب سے زیادہ صحبت کا شرف حاصل کیا اور سب سے زیادہ جانا۔ سب سے زیادہ جان و مال آل و اولاد قربان کیا اس لئے آپ سب سے زیادہ افضل اور خلیفۂ بلا فصل ہیں۔

## عادات و خصائل:

آپ حضور (ﷺ) کی عادات و خصائل کے نمونہ تھے۔ چند عادات و خصائل ملاحظہ ہوں۔

## ہجرتِ حبیب خدا (ﷺ):

ہجرتِ رسول اللہ (ﷺ) کی رفاقت ایک اہم منصب ہے جو صرف اور صرف حضرت ابوبکرِ صدیق رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آیا۔ سید الانبیاء والمرسلین (ﷺ) کو مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت کے لئے حکم خداوندی ہوا۔ آپ دریافت فرماتے ہیں کہ ہجرت کے سفر میں میرا ساتھی اور رفیق کون ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو آپ کی ہمراہی کے لئے پسند فرمایا۔

سفرِ ہجرت میں آپ کی ہم رکابی کوئی سیر و سیاحت نہ تھی۔ جواں مردی، شجاعت بلکہ جاں نثاری کا مرحلہ تھا۔ آپ نے ہجرت کا سامان خود فراہم کیا۔ رسول اللہ (ﷺ) کی

سواری کا بندوبست کیا۔ غارِ ثور میں قیام کے دوران عبداللہ بن ابی بکر خبر گیری کرتے رہے۔ اسماء بنت ابی بکر کھانا پہنچاتی رہیں۔ عامر بن فہیرہ کے ذمہ بکریوں کا تازہ دودھ پہنچانا تھا۔

(شواہد النبوت، عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ)

فائدہ: قطع نظر دیگر دلائل خلافتِ بلافصل برائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، یہی ہجرت کی گھڑیاں بتاتی ہیں کہ جو لمحہ بھر نبوت کی صحبت پالے وہ تمام اولیاء سے افضل ہے۔ پھر جس نے زندگی کے لمحات بارگاہِ حضور ﷺ میں گزارے وہ کیوں نہ تمام صحابہ کرام سے افضل ہو۔

## شبِ ہجرت میں ہمت:

جب محبوبِ رب العالمین (ﷺ) حکم الٰہی سے ہجرت کے لئے روانہ ہوئے تو آپ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم الٰہی جل جلالہ اور روانگی کے پروگرام سے مطلع فرمایا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوراً چل پڑے۔ پروگرام کے مطابق روانہ ہو کر غارِ ثور میں قیام فرما ہونا تھا۔ کچھ دور اوپر چڑھائی تک محبوبِ اکرم (ﷺ) خود چڑھے مگر تھک گئے آپ کے مبارک پاؤں ورم زدہ ہو گئے۔ آپ چلنے سے یعنی پہاڑ پر چڑھنے سے رک گئے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور عرض کی حضور آپ میرے کاندھوں پر سوار ہو جائیں۔ میں اٹھا کر آپ کو لے چلوں گا۔ حضور رحمت للعالمین (ﷺ) صدیق رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر بیٹھ گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بلندی کا باقی سفر با آسان چڑھ گئے اور غارِ ثور میں قیام فرمایا۔ (بخاری، تاریخ الخلفاء)

فائدہ: جو خوش نصیب مسلمان سعادتِ حج سے بہرہ ور ہو چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ غارِ ثور میں پہنچنے کے لئے پورے تین میل بلندی پر جانا پڑتا ہے۔ بڑے بڑے طاقتور اور کڑیل جوان اور عشاق ہی اس پر چڑھ سکتے ہیں ورنہ نیچے سے بلندی دیکھ کر پِتہ پانی ہو جاتا ہے۔ مگر قربان جائیں اس پیکر عشق و مستی پر جس نے نہ صرف خود بلندی کو عبور کیا بلکہ تمام رسولوں کے سردار اور انبیاء علیہم السلام کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اٹھا کر اس گراں قدر بلندی کو طے کیا۔

### غارِ ثور :

مجھے رفقاء سمیت صبح ٹھنڈے غارِ ثور شریف پر چڑھنے کا موقع نصیب ہوا باوجودیکہ اب عشاق نے کنکریاں ہٹا کر اوپر جانے کے لئے آسانیاں بنائی ہیں لیکن ہم کئی بار جگہ جگہ بیٹھے اور پانی ساتھ تھا کئی بار پیا۔ واپس لوٹے تو بخار کا شکار ہو گئے لیکن وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ جس نے محبوبِ کریم (ﷺ) کو کاندھوں پر اٹھا کر غارِ مبارک تک پہنچایا ان کی ہمت پر لاکھوں سلام نہ پڑھیں تو کیا کریں۔

### جبرئیل علیہ السلام کی باتیں:

سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام جب رسول مقبول (ﷺ) کے پاس وحی یا پیغام لے کر آتے اور اگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پاس ہوتے تو حضور اور جبریل کی سرگوشیاں سنتے تھے اور سمجھ لیتے تھے مگر ان کو دیکھتے نہیں تھے۔ (ابوداؤد، ابن عساکر)

### آرزوئے محمد (ﷺ):

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے معلوم کیا کہ آقائے دو عالم (ﷺ) نے کس دن وصال فرمایا۔

میں نے عرض کی کہ پیر کے دن۔

آپ نے فرمایا کہ ”ایک دن کے بعد اس امر کا امیدوار ہوں یعنی منگل کے دن فوت ہونے کا خواہاں ہو۔“ لہٰذا آپ نے منگل کے دن ہی وصال فرمایا۔

فائدہ: یہ واقعہ بھی کمالِ وصال و محبت اور اللہ عزوجل کے نور سے مشاہدہ کا مظہر ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

### کعبہ کو لرزا:

حضرت سعید بن مسیب سے ابن سعد نے روایت کی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت مکہ معظمہ میں زلزلہ سا آ گیا۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ (والد ماجد

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) نے پوچھا۔ یہ تھرتھراہٹ کیسی ہے یعنی مکہ شریف کیوں تھرایا ہے۔ حاضرین نے عرض کی کہ یہ آپ کے بیٹے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وفات پانے کا وقت ہے (یعنی زمین نے غم کا اظہار کیا ہے) تو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو بہت درد اور مصیبت کا واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

فائدہ: یاد رہے کہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس (ﷺ) کے صحابی تھے۔ نابینا ہو چکے تھے اور پسر ارجمند کے وصال کے وقت مکہ معظمہ میں تھے۔

فائدہ: مکہ معظمہ کے کانپنے تھرانے اور زلزلہ پذیر ہونے سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جدائی کے اظہار اور عظمت کا مظہر ہے۔

## کراماتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

کرامت کا صدور بھی محبوبیتِ خدا کی دلیل بلکہ بڑی پیاری دلیل ہے۔ اگرچہ دورِ نبوت میں اس کا صدور بہت ہوتا تھا بعد کو بھی ہوا تو اسے بھی اہلِ سنت نے تتمہ نبوت میں شمار فرمایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کرامات کا صدور نبوت کے دور میں بھی ہوا اور بعد میں بھی ہوا۔ چند کرامات ملاحظہ ہوں۔

## بیٹی پیدا ہوگی:

امیر المومنین حضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اپنے ایک باغ میں کھجوروں کے درخت تھے۔ آپ نے اپنی لختِ جگر نورِ نظر سیدہ مخدومہ دارین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کھجور کے درختوں پر لگی ہوئی کھجوریں مہیا کردیں جو تقریباً پانچ من وزن کے قریب تھیں۔ ابھی کھجوریں درختوں سے نہ اتاری گئی تھیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔

آپ نے اپنی دخترِ نیک اختر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پاس بلا کر فرمایا کہ جو کھجوریں میں نے تمہیں ہبہ کردی تھیں چونکہ تم نے نہ اتروائی ہیں اس لئے اب یہ بطورِ

وراثت تم دو بھائیوں اور دو بہنوں کا حصہ ہے آپس میں تقسیم کر لینا۔

سیدہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ ابا جان میں ایسے ہی کروں گی مگر میری تو صرف ایک بہن ''اسماء'' (رضی اللہ عنہا) ہے، دوسری کون ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میری بیوی بنت خارجہ کے پیٹ میں لڑکی ہے'' یہ لڑکی آپ کے وصالِ پُر ملال کے چند ماہ بعد پیدا ہوئی اس کا نام ام کلثوم رکھا گیا اور اس کو پدر عظیم کی وصیت اور خبر کے مطابق وراثت سے حصہ دیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء)

**فوائد:**

۱)...... جاہلوں میں مشہور ہے کہ کل کی کسی کو کیا خبر کہ کیا ہو گا؟

۱)...... کسی کو کیا خبر کہ ماں کے پیٹ میں بیٹی ہے یا بیٹا؟

۳)...... آیت خمس اور حدیث خمس ''لایعلمون الا اللّٰہ'' پڑھ کر گمراہ کیا جاتا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جاہلوں کی عملی تردید اور آیت و حدیث کی عملی تفسیر سمجھائی کہ از خود کوئی ان امور کا دعویٰ کرے یا کسی کے لیے از خود کا عقیدہ رکھے تو کفر و شرک ہے اگر عطائے ایزدی سے نبی علیہ السلام اور اولیاء کرام کا عقیدہ ہو تو عین اسلام اور اس کا منکر گمراہ و بے دین ہے۔

**برکتِ طعام:**

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن کچھ مہمان ہمارے گھر تشریف لائے۔ رات ان کے آگے کھانا رکھا گیا۔ میرے والد ماجد ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ان کے ہمراہ شریکِ طعام ہوئے اور میں خدمت میں حاضر و مصروف تھا۔ مہمان اور والد ماجد اور میں خود مشاہدہ کر رہے تھے کہ کھانا جس قدر ابتداء میں سامنے رکھا گیا تھا اس کی نسبت بہت بڑھ گیا تھا۔ جتنا کھایا جاتا اس سے زیادہ برتن میں برآمد ہو جاتا۔ حتیٰ کہ والد ماجد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیوی سے فرمایا ''اے

ہمشیرہ بن فراس! یہ کیا معاملہ ہے؟''

بیوی نے جواب دیا۔''اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک وسکون، اس وقت تو یہ کھانا پہلے سے بھی تین گنا ہے حتیٰ کے سب گھر والوں نے کھایا مگر وہ بڑھا ہی رہا۔ اورازاں بعد وہ کھانا پورا واقعہ عرض کرنے کے ساتھ محبوب کائنات (ﷺ) کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضور اقدس (ﷺ) نے بھی کھایا۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: یہ واقعہ کرامت رزقِ حلال، صدقِ مقال، صالح اعمال اور محبتِ کمال کا مظہر ہے۔

## جبریل علیہ السلام دوا لائے:

رسول اکرم (ﷺ) نے ایک دن اپنے رفیق غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بیمار پایا۔ آپ کی بیماری کی خبر دینے کے لئے حضور اپنے گھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان کو والد ماجد کی بیماری کی خبر دی۔ ابھی حضور اقدس (ﷺ) بیان ہی فرما رہے تھے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے۔ اور حاضری کی اجازت طلب کی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی''حضور! ابا جان تو تشریف لے آئے ہیں۔'' اس صورت حال پر محبوب اقدس (ﷺ) نے خدا تعالیٰ کی طرف سے فوری شفا پانے پر مبارکباد دی۔ تعجب بھی فرمایا اور معاملہ بھی دریافت کیا۔ تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی''حضور آپ کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت جبریل امین علیہ السلام آئے۔ انہوں نے مجھے ایک دوا سونگھائی اور میں تندرست ہو گیا۔ (ابن عساکر وابن ابی الدنیا)

فائدہ: جبریل علیہ السلام ازخود کوئی کام نہ کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ یارِ غار کو یہ تحفہ خود حق تعالیٰ نے ہی بجھوایا ہوگا۔

## وفات:

مورخین کا اتفاق ہے کہ رحمتِ مجسم نبی اکرم (ﷺ) کے گنبدِ خضریٰ شریف میں تشریف لے جانے کے بعد آپ صرف دو سال تین ماہ گیارہ روز تک زندہ رہے۔ حضرت

عبداللہ ابن عمر بیان کرتے ہیں۔ فراقِ محبوب کا صدمہ آپ سے برداشت نہ ہوسکا۔ روز بروز اسی غم میں گھلتے گئے، بالکل نحیف اور کمزور ہوگئے۔ ۷ جمادی الاخریٰ کو غسل فرمایا۔ سردی محسوس ہوئی۔ پھر تیز بخار ہوگیا۔ جب تک طبیعت نے اجازت دی مسجد نبوی شریف میں حاضری دیتے رہے لیکن جب شدتِ ضعف اور کمزوری نے غلبہ پایا تو حضرت فاروقِ اعظم کو ارشاد فرمایا اب نماز آپ پڑھایا کریں۔ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ مغرب اور عشاء کے درمیان واصل حق ہوئے۔ زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس نے غسل دیا۔ بیٹے عبدالرحمٰن پانی ڈالتے جاتے تھے۔ دو استعمال شدہ اور ایک نئے کپڑے کو ملا کر افضل البشر بعد الانبیاء کو کفن دیا گیا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عمر بن خطاب نے آپ کو آغوشِ رسالت ﷺ میں لٹا دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

## خلافت بلا فصل کے چند مختصر دلائل

۱) معراج کی رات رفیقِ نبوت نے صاحبِ نبوت کو بلایا اور ہجرت کی رات صاحبِ نبوت نے رفیق نبوت کو بلایا۔

۲) معراج کی رات جو حضور اقدس کا رفیق ٹھہرا وہ بھی ملائکہ کا سردار تھا اور ہجرت کی رات جسے شرفِ رفاقت نصیب ہوا وہ بھی صحابہ کا سردار ٹھہرا۔

۳) معراج کا رفیقِ منزل مقصود تک نہ جاسکا راستے میں ٹھہر گیا لیکن ہجرت کے رفیق نے نہ غار میں چھوڑا نہ مزار میں نہ خلدِ بریں میں۔

۴) معراج میں رفیقِ نبوت اور صاحبِ نبوت کے مابین ہم کلامی اور راز و نیاز کی باتوں کے تذکرے سے قرآن مجید خاموش ہے، لیکن ہجرت کے رفیق کے اسرار و معارف کا تذکرہ خدا تعالیٰ نے واضح لفظوں میں کر دیا۔

۵) شب معراج رفیقِ نبوت کو حکم ہوتا ہے کہ صاحبِ نبوت کو بلا کر لے آو۔ اور ہجرت کی شب صاحبِ نبوت کو یہ حکم ہوتا ہے کہ رفیق نبوت کو بلا کر لے آو۔

۶)شبِ ہجرت جو بستر پر سوئے تھے وہ مخلوق کی امانت کے پہرہ دار تھے اور جو حبیبِ کبریا کے ساتھ گئے وہ خالق کی امانت کے پہرہ دار تھے۔

۷)ہجرت کی رات کسی کو نصف رات بستر پر سونا نصیب ہوا اور کسی کو غار و مزار میں صاحبِ بستر کی معیّت نصیب ہوئی۔

۸)سیدنا علی اور سیدنا حسین کا بوجھ صاحبِ نبوت نے اٹھایا لیکن ہجرت کی رات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سراپا نبوت کا بوجھ اٹھایا۔

۹)حضور جس سواری پر سوار ہوئے وہ سب سواریوں سے آگے نکل گئی اسی طرح ہجرت کی رات سرورِ کائنات نے سیدنا صدیق اکبر کے کندھوں پر سواری کی تو وہ رُتبے میں تمام صحابہ سے آگے نکل گئے۔

۱۰)خیبر کو بھیجتے وقت حبیبِ کبریا ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر لعابِ دہن لگایا تو شفاء ہوئی۔اور ہجرت کے موقعہ پر لعابِ دہن صدیق اکبر کے پاؤں پر لگایا تو شفاء ہوئی۔

۱۱)اسلام سے قبل جاہلیت کے دور میں بھی امانت داری، پرہیز گاری، رحمدلی اور سچائی میں معروف تھے یعنی شروع سے ہی سلیم الفطرت تھے۔فطری کی پاکیزگی اور قلب کی صفائی کا اثر ہی تھا۔ادھر تاجدارِ ختمِ نبوت نے اعلانِ رسالت فرمایا ادھر فوراً حضرت ابوبکر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور کلمہ حق کو اپنے دل کی آواز سمجھ کر قبول کیا۔رحمتِ عالم (ﷺ) آپ کی اس خصوصیت کا ذکر ان الفاظ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔میں نے جس شخص کو بھی دعوتِ اسلام دی اس نے ضرور تامل، تدبر اور غور و فکر کیا بجز ابوبکر ابن قحافہ کہ وہ اسلام کا نام سنتے ہی بغیر کسی تردد کے لبیک کہتے ہوئے خوش نصیبوں میں سبقت لے گئے۔

(تاریخ الخلفاء، علامہ سیوطی)

فائدہ: جن کے لئے خود سرورِ عالم (ﷺ) بزرگی و شرافت کی گواہی دیں پھر ہم تم کون ہوتے ہیں پس و پیش کرنے والے۔

۱۲)تاریخِ صحابہ میں یہ مجد و شرف اور اعزاز آپ کے خانوادہ کو حاصل ہوا کہ دادا ابوقحافہ

صحابی، بیٹا ابوبکر صدیق صحابی، ابوبکر صدیق کا بیٹا عبدالرحمٰن صحابی، عبدالرحمٰن کا بیٹا ابو عتیق محمد صحابی، بیٹی عائشہ اور اسماء صحابیہ، ام رومان بیوی صحابیہ، اہل سیر نے ان کا نام نہیں لکھا اپنے لقب امّ رومان کے نام سے مشہور ہیں، گویا اس خانوادہ میں چار نسلوں کو تسلسل کے ساتھ شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب)

۱۳) گویا یہ مصرع ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است'' آپ کی اس بزرگی کا ترجمان ہے۔

۱۴) آپ کے تبلیغی مساعی سے ابوعبیدہ ابن الجراح، طلحہ بن عبداللہ، سعد ابن ابی وقاص، عثمان ابن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف جیسے ساتھی حلقہ بگوشِ اسلام ہونے پر مجبور ہو گئے۔ یہ حضرات ملتِ اسلامیہ کے لیے فولادی ستون ثابت ہوئے۔ ان حضرات کی خدماتِ جلیل تاریخ اسلام کا ایک روشن باب اور دین کی عزیز ترین متاع ہیں۔

۱۵) حضور نبی کریم (ﷺ) کی مبارک زندگی میں ابوبکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں امامت کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں۔ یہ ایسا شرف ہے جو صحابہ میں اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ سفر میں البتہ ایک بزرگ صحابی عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی تھی اور حضور نبی کریم (ﷺ) بھی بعد میں شامل ہو گئے تھے۔

فائدہ: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خصوصیت سے امامت کا خود آپ نے فرمایا اور ایک نماز ان کے پیچھے پڑھی بھی۔ (نسائی)

۱۶) ایک عورت آقا (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی معاملہ میں گفتگو کی۔ رسول اللہ (ﷺ) نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ اگر میں کسی وقت آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ تو آپ نے فرمایا ابوبکر کے پاس چلی جانا۔ (ترمذی)

فائدہ: یہ صرف اس عورت کے لیے حکم نہ تھا بلکہ جملہ صحابۂ کرام کو یہی حکم فرمایا جس پر صحابہ واہلِ بیت نے عمل کر دکھایا۔

۱۷) حدیبیہ کے موقع پر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ اس نے دورانِ گفتگو حضور (ﷺ) سے کہیں یہ کہہ دیا،

انی واللہ لاری وجوھا وانی لاریٰ استوابًا من الناس خلیقا ان یفرو ویدعوک.

ترجمہ: میں واللہ بہت سے چہرے دیکھ رہا ہوں اور ملے جلے خون۔ مختلف قسم کے لوگوں کے دیکھ رہا ہوں جو فطرت کے تقاضے کے مطابق تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائینگے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس گستاخی کو برداشت نہ کر سکے فوراً بولے۔

امصص بظر اللات انحن نفر عنه وندعه.

ترجمہ: تو لات کی شرمگاہ چوس، کیا ہم حضور کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

یہ عرب کے نزدیک سخت گالی ہے مگر غیرتِ عشق نے گستاخ کے لیے اسی انداز کو مناسب جانا۔

۱۸) جنگِ بدر میں آپ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن مخالف فوج میں تھے۔ بعد میں مسلمان ہوئے تو ایک بار عرض کرنے لگے۔ ابا جان۔ آپ بدر میں کئی دفعہ میری زد میں آ گئے تھے میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ عاشقِ صادق نے جواب دیا، بیٹا تو اگر ایک بار بھی میری زد میں آ جاتا، ہرگز نہ چھوڑتا۔

فائدہ: یہ دولتِ عشق ہے جس سے وافر حصہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پایا۔

یہ چند سطور صرف اہلِ دل کے لیے عرض کر دی ہیں ورنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کمالات اتنے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔

## نوافلِ صدیقی:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جمادی الاخریٰ میں اول شب میں بارہ رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ جماعتِ صحابہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص جمادی الاخریٰ کی اوّل شب میں بارہ رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص ۱۱ مرتبہ پڑھے تو اس کے نامۂ اعمال سے ایک لاکھ بدیاں دور کر کے ایک لاکھ نیکیاں اللہ عزوجل دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

# ساتواں اسلامی مہینہ

## ماہِ رجب المرجب

اس کا نام اصم بھی ہے اس لئے کہ اس ماہ میں جنگ و جدال محسوس نہیں ہوتی اور رجب بمعنی تعظیم و تکریم از رجتہ (بالکسر) بمعنی الغظمۃ الترجیب بمعنی تعظیم۔ رجب کو الرجب سے موصوف اسی لیے کیا جاتا ہے چونکہ اہلِ جاہلیت اس ماہ کی تعظیم و تکریم کرتے یہاں تک کہ اس ماہ میں جنگ و جدال حرام سمجھتے، اسی لیے اسی نام سے موصوف بھی ہے اور یہ ماہ رجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس مقدس مہینے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور عبادت و نوافل کے مختلف طریقے ارشاد ہوئے ہیں۔

چند احادیث ملاحظہ ہوں:

۱) جس شخص نے رجب کی پہلی رات رب عزوجل کی یاد میں جاگ کر گزاری اس کا دل اس وقت نہ مرے گا جس وقت سب کے دل مرجائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسے بیشمار نیکیاں عطا فرمائے گا اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور یہ شخص ۷۰ افراد کی شفاعت کرے گا جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوں گے۔

۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ رجب اللہ کا مہینہ، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

۳) رجب بہشت میں ایک چشمۂ شیریں ہے جو برف سے زیادہ سفید ہے، جو شخص اس ماہ میں روزے سے رہتا ہے اسے اس سے زیادہ پانی دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جس نے رجب کی ستائیس کا روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ ماہ کے روزوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ پہلا دن ہے جس میں حضرت جبریل علیہ السلام حضور (ﷺ) کے لئے پیغامِ الٰہی لے کر نازل ہوئے اور اسی ماہ میں حضور (ﷺ) کو معراج شریف کا شرف حاصل ہوا۔

فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ باخبر ہو جاؤ، رجب اللہ تعالیٰ کا ماہِ اصم ہے جس نے رجب میں ایک دن ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس نے اللہ تعالیٰ کی عظیم رضامندی کو اپنے لئے واجب کرلیا۔

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مہینوں میں سے چار مہینوں کو زینت بخشی ہے، ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب، اسی لئے فرمانِ الٰہی ہے کہ ”ان میں سے چار مہینے حرام ہیں“ ان میں سے تین ملے ہوئے ہیں اور ایک تنہا ہے اور وہ ہے ماہِ رجب المرجب۔

حکایت:

بیت المقدس میں ایک عورت رجب کے ہر دن میں بارہ ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھا کرتی تھی اور ماہِ رجب المرجب میں ادنیٰ لباس پہنتی تھی۔ ایک بار وہ بیمار ہوگئی اور اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اسے بکری کے پشمیں لباس سمیت دفن کیا جائے۔ جب وہ مرگئی تو اس کے فرزند نے اسے عمدہ کپڑوں کا کفن پہنایا، رات کو اس نے خواب میں ماں کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی میں تجھ سے راضی نہیں ہوں کیونکہ تو نے میری وصیت کے خلاف کیا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا، اپنی ماں کا وہ لباس اٹھایا تا کہ اسے بھی قبر میں دفن کر آئے، اس نے جا کر ماں کی قبر کھودی مگر اسے قبر میں کچھ نہ ملا، وہ بہت حیران ہوا۔ تب اس نے یہ نداء سنی کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے رجب میں ہماری اطاعت کی ہم اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتے۔

روایت ہے کہ جب رجب کے اولین جمعہ کی ایک تہائی رات گذرتی ہے تو کوئی فرشتہ باقی نہیں رہتا مگر سب رجب کے روزہ داروں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا جس نے ماہِ حرام (رجب) میں تین روزے رکھے، اس کے لئے نو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے دونوں کان بہرے ہوں اگر میں نے حضور (ﷺ) سے یہ بات نہ سنی ہو۔

**نکتہ:**

ماہِ حرام چار ہیں، افضل ترین فرشتے چار ہیں، نازل کردہ کتابوں سے افضل کتابیں چار ہیں، وضو کے اعضاء چار ہیں، افضل ترین کلمات چار ہیں
(یعنی سبحٰن اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر)

حساب کے اہم ارکان چار ہیں، اکائیاں، دہائیاں، سینکڑے اور ہزار۔ اوقات چار ہیں ساعت، دن، مہینہ اور سال، سال کے چار موسم ہیں: سرما، گرما، بہار اور خزاں۔ طبائع چار ہیں: حرارت، برودت، یبوست اور رطوبت۔ بدن کے حکمران چار ہیں: صفراء، سوداء، خون اور بلغم اور خلفاء راشدین بھی چار ہیں: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم (ﷺ) نے فرمایا اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کی بارش کرتا ہے، عیدالاضحیٰ کی رات، عیدالفطر کی رات، پندرہ شعبان کی رات اور رجب المرجب کی پہلی رات۔

دیلمی نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کوئی دعا رد نہیں کی جاتی، رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، جمعہ کی رات اور دو راتیں عیدین کی۔

۳) حضور نبی کریم (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ جنت کی ایک نہر کا نام رجب ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس نہر کا پانی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پلائے گا جنہوں نے رجب میں کم از کم ایک روزہ رکھا ہوگا۔

۴) حدیث میں ہے کہ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جس نے خلوص نیت سے اس ماہ میں ایک روزہ رکھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی واجب ہے اور جس نے دو روزے رکھے اس کی فضیلت اتنی زیادہ ہے کہ اہل زمین و آسمان اس کے بیان سے عاجز ہیں اور جس

نے تین روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دُنیا کی تکلیفوں مصیبتوں اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور جس نے سات روزے رکھے اس کے لیے جہنم کے سات دروازے بند کردیئے جائیں گے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے اور جس نے دس روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اس کی برائیوں کو بھی نیکیوں سے بدل دے گا اور جو اس سے بھی زیادہ روزے رکھے گا اللہ عزوجل اس کا ثواب اور بھی زیادہ کرے گا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے ہمراہ ایک قبرستان سے گزرا۔ آپ قبرستان میں کھڑے ہوکر روئے اور پھر دُعا کی میں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ یہاں کے مردوں پر عذاب ہورہا تھا اس لیے میں نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے عذاب میں تخفیف کردی۔ پھر فرمایا کہ اگر یہ لوگ رجب میں ایک دن روزہ رکھتے اور رات نہ سوتے تو قبر میں ان پر عذاب ہوتا۔ پھر فرمایا کہ جو مسلمان رجب میں ایک دن روزہ رکھے اور ایک رات جاگے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداری کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی تہائی رات کو زمین وآسمان کے تمام فرشتے کعبہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے جو چاہتے ہو مانگو! فرشتے عرض کرتے ہیں یااللہ اس شخص کو بخش دے جس نے اس مہینے میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو تم گواہ رہنا کہ) میں نے ان کو بخش دیا۔

۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک حدیث پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ماہ رجب کی کسی رات میں مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے اہل وعیال کو دنیا کی بلاؤں سے اور آخرت کے عذابوں سے محفوظ رکھے گا۔

۷) آپ (ﷺ) فرماتے ہیں کہ میں نے سفر معراج میں ایک نہر دیکھی جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ میں نے جبرئیل امین سے پوچھا یہ کس کے لیے ہے۔ انہوں نے کہا یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو رجب کے مہینے میں آپ پر بکثرت درود بھیجتے ہیں۔

مذکورہ تمام احادیث وروایات میں ماہ رجب المرجب میں روزہ رکھنے ، راتوں کو جاگنے ،نوافل ادا کرنے اور اس ماہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بکثرت درود بھیجنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے جن کی تفصیل آتی ہے۔ (انشاءاللہ)

روح البیان پارہ نمبر ۱۰ میں ہے کہ حدیث میں ہے۔

**فیه رجب مضر الذی بین جمادی وشعبان.**

اس میں وہ رجب مضر ہے جو جمادی و شعبان کے درمیان واقع ہے۔ (روح البیان، پ ۱۰)

حدیث شریف میں رجب کو الذی سے موصوف کیا گیا ہے یا تو تاکید مطلوب ہے یا آپ نے رجب کا تعارف کرایا کہ وہ رجب جو جمادی و شعبان کے درمیان واقع ہے اس میں جنگ وجدال حرام ہے لیکن اس میں تاخیر وغیرہ کی صورت نہیں کرتے تھے جیسے حج کے متعلق بارہ ماہ کے بعد تیرہواں مہینہ مقرر کرتے یا آپ نے رجب مضر سے اسے اس لیے تعبیر فرمائی کہ اہل عرب شعبان و رجب کو ملا کر انہیں رجبین تعبیر کرتے آپ نے ان دونوں کے درمیان امتیاز کے طور پر فرمایا کہ رجب مُضر اس معنے پر رجب کی شعبان پر تغلیب ہوگی اور کبھی شعبان کو رجب پر غلبہ دے کر ''شعبانان'' کہتے ہیں۔

**معراج:**

ماہِ رجب کو شبِ معراج سے نسبت ہے کیونکہ باوجود معراج کی تاریخ کے اختلاف کے صحیح قول اور مشہور یہ ہے کہ حضور سرور عالم نور مجسم (ﷺ) کو ۲۷ رجب المرجب شب پیر کو ہوئی۔ (ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۹۱ و روح البیان۔ ص ۱۰۶) اسی شب میں امت کے غمگسار نبی

(ﷺ) نے امت کی مغفرت کے لیے بہت کچھ کیا بالخصوص نماز کہ پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ اور حضور نبی پاک (ﷺ) کی بارگاہِ حق میں التجاء سے پانچ رہ گئیں۔ اسی لیے امت کا بھی فرض ہے کہ اس ماہ بالخصوص ۲۷ شب کی قدر کریں اور اس ماہ مبارک کی عبادت بہت افضل ہے۔ حضور اقدس (ﷺ) کا ارشاد گرامی ہے کہ جب رجب کا چاند دیکھو تو پہلے ایک مرتبہ یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا اِلٰی شَھْرِ رَمَضَانَ ط

## نوافل:

ماہ رجب کی پہلی شب قبل نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون تین تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک قیامت کے دن شہیدوں میں شامل کرے گا اور ہزار درجے اس کے بلند کرے گا۔

**ایضاً:** پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نشرح ایک بار سورۂ اخلاص ایک بار سورۂ فلق ایک بار سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔ جب دو رکعت کا سلام پھیر دے تو کلمہ توحید تینتیس مرتبہ اور درود شریف تینتیس مرتبہ پڑھ کر جو حاجت ہو اللہ پاک سے طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ ہر حاجت پوری ہوگی۔

**ایضاً:** ماہ رجب کی پہلی شب بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے، بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اسے صحت عطاء فرمائے گا۔ بیمار کی صحت کے لئے یہ نماز بہت افضل ہے۔

**ایضاً:** اول شب نماز تہجد کے وقت دس رکعت نماز پانچ سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے

ہاتھ اُٹھا کر ایک مرتبہ کلمہ توحید پڑھے پھر یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

یہ دعاء پڑھ کر اللہ پاک سے جو بھی حاجت ہو طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ جو دُعا مانگے وہ قبول ہوگی۔

ایضاً: ماہ رجب کی پہلی تاریخ بعد نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ درگاہِ رب العزت سے اس نماز پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف ہو کر مغفرت ہوگی۔

ایضاً: ماہ رجب کی پہلی شب جمعہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ بقرہ کا آخری رکوع امن الرسول سے کافرین تک سات مرتبہ پڑھے پھر دو رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ حشر کی آخری آیات ھو اللہ الذی تاحکیم ط سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے بارگاہِ الٰہی میں جو بھی حاجت ہو طلب کرے انشاء اللہ جو دعاء مانگے قبول ہوگی ہر مراد کے لئے یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ماہ رجب کے پہلے جمعہ کو ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی سات مرتبہ سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ بعد سلام کے پچیس مرتبہ یہ پڑھے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ ط

پھر ایک سو مرتبہ استغفار پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

بعد ازاں ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر جو بھی دعا کرے خواہ دنیاوی یا دینی انشاء

اللہ تعالیٰ درگاہِ الٰہی میں ضرور قبول ہوگی۔

ایضاً: ماہِ رجب کی ساتویں، پندرہویں یا ستائیسویں کسی شب بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ حق تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیاوی اور دینی تمام آفتوں سے محفوظ رکھے گا اور پل صراط کا راستہ اس پر آسان ہوگا۔

ایضاً: پندرہویں شب کو بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھنی ہے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک اس نماز کا بے حد ثواب عطاء فرمائے گا اور اس نماز کے پڑھنے والے کے گناہ ایسے جھڑیں گے جیسے درخت کے سوکھے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ایضاً: ماہ رجب کے کسی جمعہ کی شب کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے، ہر دو رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے آیۃ الکرسی گیارہ مرتبہ سورہ زلزال گیارہ مرتبہ سورہ تکاثر گیارہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے درگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر اللہ تعالیٰ پاک اس کی بخشش فرمائے گا۔

## نفل نماز شبِ معراج:

ماہ رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے، چار رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے ستر مرتبہ بیٹھ کر

**لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ.**

پڑھے۔ دوسری چار رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ نصر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ

**لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ.**

پڑھے۔ تیسری چار رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص تین تین مرتبہ ہر رکعت

ں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھے۔
پھر درگاہِ رب العزت میں دعاء مانگے انشاء اللہ تعالیٰ جو حاجت ہوگی وہ اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا۔

**ایضاً:** ماہ رجب کی ستائیس شب کو بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھنی ہے۔
انشاء اللہ تعالیٰ جو کوئی یہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی جان و مال کی حفاظت فرمائے گا۔

**ایضاً:** ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ستائیس ستائیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درودِ پاک پڑھے اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالم اپنی رحمتِ کاملہ سے اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی مغفرت فرمائے گا۔

**ایضاً:** ماہ رجب کی ستائیس تاریخ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے، پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین مرتبہ دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین دفعہ تیسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ فلق تین مرتبہ چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ ناس تین دفعہ پڑھے بعد سلام کے درود پاک ایک سو مرتبہ اور استغفار ایک سو مرتبہ پڑھے یہ نماز ہر مراد کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ بہت افضل ہے۔

**وظائف:**

ماہ رجب میں پہلی تاریخ سے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اس دعاء کو پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔

**اَستَغفِرُ اللّٰہِ العَظِیمَ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمَ ط اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَایَمْلِکُ نَفْسَہٗ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّ لَا مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا ط**

**ایضاً:** رجب المرجب کی پندرہ تاریخ کسی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ یہ استغفار پڑھنی بہت

افضل ہے۔اس دعاء کے پڑھنے والے کی تمام برائیاں مٹا کر اللہ پاک اسے نیکیوں میں بدل دے گا۔

اَستَغفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

**ایضاً:** ماہ رجب کی کسی تاریخ کو نماز ظہر یا مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد سورۂ کہف ایک بار سورۂ یٰسین ایک بار سورۂ حٰم ایک بار سورۂ دخان ایک بار سورۂ معارج ایک بار پڑھے پھر سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

اللہ تعالیٰ ان سورتوں کے پڑھنے والے پر خاص رحمت و برکت عطا فرمائے گا۔

## نفلی روزہ:

حضور اقدس (ﷺ) فرماتے ہیں ماہ رجب کے روزوں کی بہت بڑی فضیلت ہے اور سب سے زیادہ ستائیس تاریخ کے روزوں کا ثواب ہے۔اس روزہ سے عذابِ قبر، نار دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ماہ رجب کے ایک روزہ کا ثواب ہزار روزہ کے برابر ہے۔

## رجبی شریف:

میلا د شریف کی طرح رجبی شریف کی محفلیں بھی نہایت ذوق وشوق سے منعقد ہوتی ہیں۔ بالخصوص دیارِ عرب میں حضرت شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی ''ماثبت بالسنۃ''میں گیارہویں صدی کی بات لکھتے ہیں کہ:

''اعلم انه اشتهر بديار العرب فيما بين الناس ان معراج عليه السلام کان بسبع وعشرين من الرجب وموسم الرجبية فيه متعارف معلوم باد.''

کہ دیارِ عرب میں لوگوں میں مشہور ہے کہ حضور (ﷺ) کو معراج ۲۷ شب کو ہوئی اور رجبی کی محافل عرب میں مشہور و متعارف ہے۔ایسے ہی حضرت الامام اسماعیل حقی حنفی روح البیان، ص۳، ج۵ میں دسویں صدی تک محافل رجبی شریف کی خبر دیتے ہیں۔

وهي ليلة سبع وعشرين من رجب ليلة الاثنين وعليه عمل الناس.

دیارِ ہند:

اور یہ نہ صرف عرب شریف بلکہ جملہ ممالک اسلامیہ میں محافلِ رجبی شریف منعقد ہوتیں۔ ہمارے ملک ہندو پاک میں بھی ان محافل کا انعقاد ہوتا تھا اور ہوتا ہے لیکن اب وہ جوش وجنون ختم ہو گیا ہے جو ہم اپنے بچپن میں دیکھا کرتے تھے۔ فقیر کو چار شہروں کی رجبی شریف کی محافل تا ہنوز کالیوم آنکھوں کے سامنے محسوس ومشاہد ہے۔

۱)کوٹ مٹھن شریف　　۲)جلالپور پیروالا ضلع ملتان

۳)انٹراں تحصیل لیاقت پور　　۴)فرید آباد شریف ضلع رحیم یار خان

ان محافل میں بعض اوقات بچپن میں حاضری نصیب ہوتی رہی۔ اور محفل ومجلس کا سماں ہوتا کہ عشاء کی نماز تک مسلسل وعظ ونعت خوانی کا سلسلہ جاری رہتا اور اب بھی ان کی بعض محافل تا حال قائم ہیں لیکن وہ رونق کہاں۔ البتہ آستانہ عالیہ پاگارہ شریف سندھ میں قائم اس طریقہ انیقہ میں کمی نہیں آئی۔ فقیر کو بارہا حاضری کا شرف ملا ہے وہی کیفیت جو سابق دور میں سنی جاتی تھی آج بھی اسے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مغرب سے تا صبح پھر نماز پڑھ کر تا دس بجے دن دار العلوم جامعہ راشدیہ کے فارغ التحصیل فضلاء کی دستارِ فضیلت کا جلسہ جاری وساری رہتا ہے لیکن افسوس کہ جب سے تحریک وہابیت نجد سے ابھری تو محافل رجبی شریف بھی اس کے فتاویٰ بدعت کی زد سے نہ بچ سکیں۔

اپیل: اہل اسلام بالخصوص اہلسنت خواص وعام سے دردمندانہ اپیل ہے کہ میلاد شریف سے بڑھ کر محافل رجبی شریف کا انعقاد کریں کیونکہ اسی شب میں تو ہم سب کی تقدیر کا ستارہ چمکا تھا اور شبِ معراج صرف اور صرف امت کی نجات کا سبب بنی تو ہمیں لازم ہے کہ بطور شکر یہ محافل رجبی شریف کا انعقاد کریں جس طرح میلاد شریف پر بدعت کے فتووں نے کچھ نہیں بگاڑا ایسے ہی رجبی شریف کی محافل پر ہزاروں بدعت کے ڈوگرے برسائیں کچھ

نہیں ہوگا لیکن غفلت اور سستی کو چھوڑ کر شکرانہ کے طور پر رجبی شریف کو محافلِ میلاد سے بڑھ کر منائیں تا کہ

من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ.

جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا وہ اللہ کا شکر گزار بندہ نہیں، کی وعید کا مصداق نہ ہوں۔

## فضائل:

ماہ رجب شریف کی فضیلت کی ایک روایت عرض کردوں تا کہ ہم ماہ رجب شریف کا عقیدت سے استقبال کرسکیں۔

عن مقاتل انه قال ان خلف جبل قاف ارضا بیضاء ملساء کالفضة قدر الدنیا سبع مرات مملوة من الملئکة ما لیقطت ابرة سقطت علیهم بید کل واحد لواء مکتوب علیه لااله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه یجتمعوا کل لیلة من شهر رجب حول الجبل یتضر عون الی اللّٰه و یدعون بالسلامة لامة محمد ﷺ ولا تعذب امة محمد ﷺ ویبکون ویتضرعون فیقول لهم اللّٰه تعالیٰ ماذاتریدون فیقولون ترید ان تغفر لامة محمد ﷺ فیقول اللّٰه لهم قد غفرت لهم . (مصباح الظلام۔ج ۱،ص ۱۲)

حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قاف پہاڑ کے پیچھے سفیدی اور ہموار چاندی کی طرح چمکدار زمین ہے جو زمین سے سات گنا زیادہ بڑی ہے اس میں اس قدر بہ کثرت فرشتے ہیں حتیٰ کہ سوئی وہاں گرے تو سوئی کو وہاں گرنے کی جگہ نہ ملے گی کیونکہ فرشتوں سے تمام زمین بھری ہوئی ہے ان تمام فرشتوں کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے جس پر کلمہ **لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** (ﷺ) لکھا ہوا ہے۔ رجب کے مہینے کی ہر رات وہ فرشتے پہاڑ کے ارد گرد جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے زاری کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی امت کے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے

رب! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر رحم فرما اور حضور علیہ السلام کی امت کو عذاب نہ دے۔ پھر روتے ہیں اور تضرع وزاری سے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کیا چاہتے ہو وہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو حضرت محمد (ﷺ) کی امت کو بخش دے پھر اللہ تعالیٰ ان کو فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے۔

ماہ رجب کی تیسری مہتم بالشان خصوصیت ''معراج نبوی (ﷺ)'' ہے جو بالاتفاق ۲۷ رجب المرجب بروز دوشنبہ ۱۰ البعثت مطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء دو سال قبل ہجرت ہوئی۔

ماہ رجب المرجب کی چوتھی اہم خصوصیت ''فریضہ زکوٰۃ'' کی فرضیت ہے۔ اب آپ حضرات کی خدمت میں اس ماہ میں رونما ہونے والے چند واقعات و حادثات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱) آغاز طوفان نوح علیہ السلام...... یکم رجب المرجب۔

۲) واقعہ معراج النبی (ﷺ)...... ۲۷ رجب ۱۰ مطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء

۳) فرضیت نماز پنجگانہ بشب معراج...... ۲۷ رجب ۱۰ مطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء

۴) وفات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ...... ۲۷ رجب ۱۵ھ۔

۵) وفات اُسید ابن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ...... ۲۷ رجب ۲۰ھ۔

۶) وفات ام المومنین سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا...... ۲۷ رجب ۳۹ھ مطابق نومبر ۶۵۹ء

۷) وفات ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا...... ۲۷ رجب ۴۱ھ مطابق اکتوبر ۶۶۱ء

۸) وفات حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ...... ۲۷ رجب ۴۳ھ مطابق ستمبر ۶۶۳ء

۹) وفات حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ...... ۲۷ رجب ۴۵ھ مطابق ستمبر ۶۶۵ء

۱۰) وفات حضرت معاویہ ابن خدیج رضی اللہ عنہ...... ۲۷ رجب ۵۲ھ مطابق جولائی ۶۷۲ء

۱۱)وفات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ......۲۷ رجب ۵۴ھ مطابق جون ۶۷۴ء

۱۲)وفات حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ......۲۷ رجب ۶۰ھ مطابق اپریل ۶۸۰ء

۱۳)بغداد میں کاغذ سازی کے پہلے کارخانے کا قیام......۵ رجب ۱۷۶ھ مطابق اکتوبر ۷۹۲ء

۱۴)محمود غزنوی کا ملتان پر پہلا حملہ......۵ رجب ۳۹۶ھ مطابق مئی ۱۰۰۶ء

۱۵)وفات حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ......۵ رجب ۶۳۳ھ مطابق مارچ ۱۲۳۶ء

۱۶)وفات قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ......۵ رجب ۱۲۲۵ھ مطابق اگست ۱۸۱۰ء

۱۷)وفات عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

۱۸)پیدائش حضرت سیدنا خواجہ خورد رحمۃ اللہ علیہ

۱۹)پیدائش حضرت خواجہ نظام الدین بلخی تھانیری رحمۃ اللہ علیہ

۲۰)وفات شیخ غلام نقشبند لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱)عطاء منصب عالمگیر (بادشاہ)

۲۲)اقتدار انگریز۔

۲۳)فرزندِ حضرت نوح علیہ السّلام کا غرق آب ہونا۔

☆☆☆☆☆

ماہ رجب کی مناسبت سے سوانح غریب نواز یہاں درج کی جاتی ہے:

## ﴿حضور غریب نواز سیدنا معین الدین اجمیری قدس سرہٗ کی سوانح عمری مختصر﴾

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نہایت بلند مرتبت روحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی ذاتِ بابرکات کی شہرت نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ہے۔ ہمالیہ کی دوسری طرف چین و جاپان، سمندر پار انڈونیشیا، ملایا اور یورپ تک میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لطف و کرم اور عنایت کا چرچا ہے۔ ہر رنگ و نسل، مذہب اور ملک کے لوگوں میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نام لیوا ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ کا احترام ان کے رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے اور ان کی امیدوں کا مرکز آپ رحمتہ اللہ علیہ ہی ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے زندگی بھر تبلیغ حق کا فرض پوری ذمہ داری اور جوش و خروش سے ادا کیا اور لوگوں کی رہنمائی کے لیے ہمہ وقت کمر بستہ رہے۔ آج بھی جب کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کو صدیاں گزر چکی ہیں آپ کے درگاہ سے روحانی اور دنیاوی فیض کا سرچشمہ جاری ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں ہر حیثیت اور ہر طبقے کے لوگ خدمت میں حاضر رہے۔ عوام تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والا و شیفتہ تھے ہی امراء و حاکموں کا بھی یہی حال تھا۔ اس دور کے حاکم اور شہنشاہ بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے باادب اور سرنگوں رہتے۔ شہاب الدین غوری اور سلطان التمش آپ رحمتہ اللہ علیہ کے معمولی خادموں کی طرح مستعد رہتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی ادب و احترام اور عقیدت کا یہ سلسلہ جاری رہا اور اب تک جاری ہے۔ اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی درگاہ کے دروازے غریب و امیر، اعلیٰ و ادنیٰ، شاہ و گدا محتاج و غنی سب کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔ شاہانِ مغلیہ سلطنت جلال

الدین اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں جیسے رعب و دبدبہ کے مالک جب حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی عدالت میں حاضر ہوتے تو انکسار و عاجزی کا مرقع بن جاتے، ہدیہ پیش کرتے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پسندیدگی اور نظر عنایت کے منتظر رہتے۔ بڑے بڑے صوفیاء و اولیاء آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر اپنی زندگی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے۔ عام لوگ ہر مشکل کے وقت یہاں آتے ہیں اور گڑگڑا کر مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ حاجت مندوں اور سائلوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ لیکن کوئی بھی ایسا نہیں جس کی حاجت روائی مشکل کشائی نہ ہوتی ہو۔ سب بے چین و غمزدہ آتے ہیں اور مطمئن اور خوش ہو کر واپس ہوتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی معتقدین اور پیروں کاروں کا دائرہ بھی نہایت وسیع ہے۔ چشتیہ، نظامیہ اور صابریہ سلسلوں کی بنیاد ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے افکار عالیہ پر ہے۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ ہر مکتب فکر کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت کی اثر آفرینی، مضبوطی کردار، بلند روحانی مدارج اور روشن ضمیری نے لوگوں کو اپنا گرویدہ کر لیا تھا اس عقیدت اور وارفتگی کے نتیجے میں جو اسلام اور ہندومت دونوں مذاہب کے پیروکارں کے دل میں یکساں طور پر موجود تھی ایک نئی معاشرتی، سماجی، مذہبی اور روحانی فضا پیدا کی۔ اسی روحانی فضا نے ہندوستان کی آئندہ مذہبی اور معاشرتی زندگی کی بنیاد بننے کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ ایک ایسی بڑی شخصیت کے مالک نظر آتے ہیں جس نے ایک تہذیب اور ایک معاشرے کی تخلیق کی اور یقیناً ایسی شخصیت دنیا میں بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے ترکِ دنیا، عجز و انکسار، بے غرض خدمت

خلق اور عبادت و ریاضت کے ذریعے حیاتِ دوام حاصل کر کے دنیا کے سامنے ایک روشن مثال پیش کر دی کہ خلوص اور تندہی سے کسی نصب العین کی خاطر جدوجہد کبھی رائیگاں نہیں جاتی اور ہمیشہ حصولِ مقصد اور حیاتِ دوام پر منتج ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی کی ایک اور وجہ بھی قابل ذکر اور قابل غور ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات میں بہت سی ایسی خصوصیات کا اجتماع ہے جو حضور نبی کریم (ﷺ) کی ذاتِ عالیہ کا خاصہ تھیں۔ شعارِ زندگی، کردار اور نصب العین کے علاوہ بھی مماثلت کے کئی پہلو ہیں۔ حضور پاک (ﷺ) مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا آبائی وطن چھوڑ کر اجمیر شریف کو اپنا مسکن بنایا۔

دورانِ حیات حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مقدسہ سے بیشمار کرامتیں وقوع پذیر ہوئیں۔ مثلاً آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہاب الدین غوری کو امید و جرأت اور فتح کی بشارت دی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ کرم سے شہاب الدین غوری کو کئی گنا طاقتور اور اسلحہ سے لیس حریف پرتھوی راج کو شکست دینے میں کامیابی ہوئی اور ہندوستان میں ایک عظیم سلطنت کے بانیوں میں اس کا شمار ہوا۔

ایک موقع پر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی مرید خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حاکم شہر اسے شہر بدر کر دینا چاہتا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے استفسار کیا کہ اب وہ کہاں ہے۔ مرید نے عرض کیا کہ اس وقت شکار کھیلنے گیا ہے۔ اس پر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سے بڑی غلطی ہوئی۔ یہ بڑی حیران کن بات ہوگی اگر وہ شکار سے زندہ سلامت واپس آ گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان پورا ہوا۔ کچھ دنوں بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ حاکم شہر شکار کے دوران گھوڑے سے گر کر ہلاک ہو گیا۔

ایک مرتبہ ایک بے گناہ کو پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی پانے والے نوجوان کی ماں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور زار و قطار روتے ہوئے مدد کی طالب ہوئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں عصائے مبارک تھا، وہ لے کر بڑھیا کے ساتھ چل پڑے۔ پھانسی گاہ کے قریب پہنچے تو اس وقت چند دوسرے صوفیاء اور بزرگ بھی ہمراہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عصائے مبارک سے لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اگر تم بے گناہ ہو تو خدا کے حکم سے زندہ ہو جاؤ اور پھانسی سے نیچے اتر آؤ۔ مردہ زندہ ہو گیا اور پھانسی سے نیچے اتر کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تسلی دی۔ بڑھیا اور اس کا بیٹا خوش وخرم گھر لوٹ گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان روحانی کرامتوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ جاری رہا۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار وہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ مبارک میں بیٹھے تھے، نماز ادا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن حکیم کی تلاوت شروع کر دی۔ اتفاقاً وہ سورۂ کہف اور سورۂ مریم میں ایک ایک لفظ تلاوت کرنا بھول گئے۔ اسی وقت انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی لحد مبارک سے یہ آواز سنی۔ تم ایک لفظ بھول گئے ہو۔ صحت کے ساتھ پڑھا کرو۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دور و نزدیک سے ہزاروں لوگ ایک ساتھ دن رات حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ مبارک پر اظہار عقیدت کے لئے حاضر ہوتے ہیں یہ لوگ پیسہ خرچ کرتے ہیں، سفر کی صعوبتیں اٹھاتے ہیں اور ہر قسم کی مشکلیں برداشت کرتے ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟ یقیناً یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کی کشش اور روحانی قوت کی کرامت ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ زمانہ کے حالات میں

تبدیلیاں اور انقلابات ان رسوم وروایات پر ذرہ برابر بھی اثر انداز نہ ہو سکے جو ابتداء سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ میں انجام دی جاتی ہے۔صدیوں سے ہر شعبۂ حیات میں انقلابی تبدیلیوں کے باوجود انقلاب کا یہ دھارا روضۂ مبارک میں ادا کی جانے والی رسومات میں کوئی تبدیلی نہ لاسکا۔ہم دیکھتے ہیں کہ یہ رسومات آج بھی درگاہ شریف میں نہایت پابندی اور صحت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔یہ حقیقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی عظمت اور قوت کی واضح دلیل ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود لوگ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور انہیں اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں۔یہ منبع فیض ونور لازوال ہے۔ عقیدت منداس سے ہمیشہ فیضاب ہوتے رہیں گے اور اس پر عقیدت واحترام کے پھول نچھاور کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہیں گے۔

صوفیاء کا خیال ہے کہ روضۂ مبارک صاف کرنے سے دراصل وہ اپنے دلوں کی صفائی کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ یہاں روشنی کرنا اپنے دلوں میں روشنی کرنا ہے اور یہاں پیاسوں کو پانی پلانا اپنے دلوں کی پیاس بجھانا ہے۔وہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد مبارک پر سر جھکانے سے انہیں بلند مراتب حاصل ہوں گے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ اسلام کا نصب العین لے کر عالم وجود میں تشریف لائے تھے۔اپنے اس نصب العین کے حصول کی خاطر انہوں نے مضبوطی کردار اور جدوجہد کی جو مثال پیش کی وہ لاثانی ہے۔حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے راستے میں بیشار رکاوٹیں تھیں۔حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو طاقتور مخالفوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔والی اجمیر پرتھوی راج بھی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف تھا۔کوئی مشکل اور کوئی مخالفت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔آپ رحمۃ اللہ کا ناقابلِ شکست جذبہ،دقیق نظر بلند تصور،آہنی عزم

، پاکیزہ دل اور اعلیٰ روحانی قوت ہر مشکل پر غالب آتی چلی گئی۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت ہی تھی جو ان مشکلات پر قادر ہوئی۔ ورنہ اگر کوئی دوسرا ان کی جگہ ہوتا تو ہمت ہار دیتا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے سب بڑی مشکل زبان کی صورت میں موجود تھی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی زبان فارسی تھی لیکن وہ اس سے پریشان نہیں ہوئے۔ ہندوؤں کے ساتھ ربط و میل جول نے ایک نئی بولی کو جنم دیا جو بعدا زاں ایک زبان کے درجہ تک جا پہنچی۔ یہ زبان اردو تھی ان معنوں میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اردو زبان کے بانی قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے صداقت، محبت اور اخوت کا سبق دیا۔ باہمی محبت، اعتماد، افہام و تفہیم اور تعظیم کی بنیادوں پر ایک پاکیزہ معاشرہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا مقصد تھا۔ انہوں نے اس معاشرے کی تخلیق میں کامیابی حاصل کی جس کی بنیادیں اسلام اور بہترین ہندی افکار پر رکھی گئیں۔ چنانچہ یہی معاشرہ بعدازیں ہندوستان کا بہترین اور مقبول ترین معاشرہ قرار پایا۔

اسی معاشرے کی روایات اور اقدار ہم تک نئی اقدار کی صورت میں پہنچی ہیں اور ان ہی اقدار نے ہمیں زندگی کو ایک نئے زاویۂ نظر سے دیکھنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

محبت، متانت، تشکر، سخاوت، مہمان نوازی، قناعت، خدا پر یقین، امید، عقیدہ و ایمان، صداقت، ایمانداری، اتحاد، تنظیم، پارسائی، اخلاص، سماجی خدمت کا جذبہ اور معاشرے کا کارآمد رکن بننے کی خواہش آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیدا کردہ معاشرے کی بنیادی اقدار ہیں۔ اس طرح حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت کا اثر ہمارے افکار، نصب العین، زندگی، ادب، شاعری، مصوری، روایات، نظریات، رسومات، محنت، عبادت، مذہب اور مذہبی رسوم، مختلف فنون اور فنِ تعمیر نیز ہمارے طرزِ فکر اور طرزِ حیات اور طرزِ گفتگو پر

صاف عیاں ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ تعلیم دی اس پر خود عمل کر کے بھی دکھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ، خیالات، خطوط اور دیگر ملفوظات، روحانیت اور تصوف کا سبق دیتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن تک ہم بغیر کسی وسیلہ کے پہنچ سکتے ہیں اور جس کے سامنے ہم اپنی مشکلات اور خواہشات کا بلا جھجک اظہار کر سکتے ہیں اور ہمیں مایوسی نہیں ہوتی۔ اپنی زندگی میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہمارے لئے اعلیٰ اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا ایک نمونہ بنے رہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہمیں ابدی زندگی کے حصول کا طریقہ بتاتا ہے اور یقیناً یہ طریقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور کردار ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ضمن میں دوسرے تمام بزرگان پر فضیلت رکھتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ہندوستان کفر و باطل کے اندھیروں میں گم تھا اور کوئی امید روشنی کی نظر نہیں آتی تھی۔ پرتھوی راج کی فتح نے ہندوؤں کے حوصلے بڑھا دیئے تھے اور وہ اسلام کے اثر و نفوذ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے درپے تھے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت تھی جس نے ہندوؤں کے منصوبے خاک میں ملا دیئے اور دین حق کا بول بالا کیا۔

آخر میں ہم یہ مختصراً یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایک انتہائی بلند پایہ ہستی اور سچے بزرگ ہیں۔ جن کی زندگی ہمارے لئے ایک مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم اپنی دنیا و آخرت دونوں کو سنوار سکتے ہیں۔

**ارشاداتِ عالیہ:**

دلیل العارفین حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات کا مجموعہ ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ مختلف مجالس میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ مبارک سے جو کچھ سنا اسے قلم بند کیا۔ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے۔ ذیل میں ہم حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے چند ارشادات عالیہ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز کی پابندی کے بغیر بارگاہِ رب العزت میں مقبول نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نماز مومن کی معراج ہے۔ حضور رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ "نماز مومن کی معراج ہے اور نماز ہی خدا سے ملاقی ہے"۔ نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے خالق سے کہتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "نماز پڑھنے والا اپنے رب سے راز کہتا ہے۔"

جب کوئی شخص رات کو باوضو ہو کر سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک یہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے رہیں۔ فرشتے اس کے سرہانے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! اپنے اس بندے پر اپنی رحمت نازل فرما کہ یہ نیکی وطہارت کے ساتھ سویا ہے۔ اللہ کا کوئی نیک بندہ اگر باطہارت سو جائے تو فرشتے اس کی روح کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں وہاں سے بارگاہِ الٰہی سے خلعت فاخرہ عطا ہوتا ہے اور فرشتے ہی اسے واپس لاتے ہیں جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو پہلے آسمان سے ہی واپس بھیج دیا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم (ﷺ) نے ابلیس کو بہت غمگین دیکھا۔ آپ (ﷺ) نے اس سے غم کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا میرے رنج وغم کا سبب آپ (ﷺ) کی امت کے چار اعمال ہیں۔ پہلا یہ کہ جو لوگ اذان سن کر اس کا جواب دینے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیتا ہے۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ راہِ حق میں نعرۂ تکبیر لگا

کر میدانِ جہاد میں کود پڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان غازیوں بلکہ ان کے گھوڑوں تک کو بخش دیتا ہے۔ تیسرا یہ کہ جو لوگ رزقِ حلال پر قناعت کرتے ہیں خداوندِ کریم ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ چوتھا یہ کہ جو اشخاص نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور سورج نکلنے پر نماز اشراق پڑھ کر اپنی جگہ سے اٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے رشتہ داروں کو بخش دیتا ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ ایک کفن چور چالیس برس تک مردوں کا کفن چراتا رہا جب مرا تو لوگوں نے اسے جنت میں دیکھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تیری اس خوش بختی کا سبب کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ کو میرا ایک عمل پسند آگیا وہ یہ کہ فجر کی نماز کے بعد میں اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہتا۔ پھر سورج نکلنے پر اشراق ادا کرتا۔ اور اپنے کام میں مشغول ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے بے پایاں لطف و کرم سے میرے اس عمل کی بدولت میرے گناہوں کو بخش دیا۔

صدقہ کے بارے میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص اور دوزخ کے درمیان سات پردے حائل کر دے گا ہر پردے کی وسعت پانچ سو برس کی راہ پر ہوگی۔

قسم کھانے کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے اس کے گھر سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ میں نے حضرت مولانا عماد الدین بخاری سے سنا ہے کہ ایک دفعہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) میں نے ساتواں دوزخ ''ہاویہ'' نماز نہ پڑھنے والوں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس دوزخ میں ہولناک تاریکی ہے اس کی آگ نہایت سخت ہے۔ سانپ اور بچھوؤں کی اس میں کثرت ہے اس دوزخ میں پتھر پگھل کر جو پانی بنتا ہے اس کا ایک قطرہ بھی دنیا میں آگرے تو زمین پھٹ جائے اور اس کے سمندر اور دریا خشک ہو جائیں اور پہاڑ ریزہ ریزہ

ہو جائیں۔

پھر فرمایا: اہلِ حق تو سچی قسم کھانے سے بھی ڈرتے ہیں۔ ایک دفعہ خواجہ محمد اسلم طوسی رحمتہ اللہ علیہ نے جو ایک پاک باطن بزرگ تھے۔ حالتِ سکر میں سچی قسم کھالی۔ حالتِ سکر دور ہوئی اور ہوش آیا تو لوگوں سے پوچھا کہ کیا آج میں نے قسم کھائی ہے۔ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آج مجھ پر میرا نفس اتنا غالب آ گیا کہ میں نے سچی قسم کھالی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کل میں اور بھی قسمیں کھاؤں گا کیونکہ میرا نفس اس کا عادی ہو گیا ہے۔ بخدا آج کے بعد میں ہمیشہ خاموش رہوں گا اور کسی سے کلام نہیں کروں گا۔ اس کے بعد خواجہ محمد اسلم طوسی رحمتہ اللہ علیہ چالیس برس تک زندہ رہے لیکن انہوں نے کسی شخص سے مطلق کوئی بات نہ کی۔ یہ سب کچھ انہوں نے ایک سچی قسم کھانے کے کفارہ میں کیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ عشق میں صادق وہ شخص ہے کہ خواہ دوست کی طرف سے اس پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں وہ زبان سے اف تک نہ کرے۔ اور خوشی سے یہ مصائب برداشت کرے۔ میں نے آثار اولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ، خواجہ شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ اور مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ ایک مجلس میں یکجا تھے وہاں عشق صادق کے موضوع پر گفتگو ہونے لگی۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر انسان کو عشقِ الٰہی میں کچھ دکھ پہنچے تو صبر کرے۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اس سے تو خودی کی بو آتی ہے۔ اب مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر انسان کو عشق الٰہی میں کچھ دکھ پہنچے تو پھر بھی خوش رہے اور اللہ کی خوشنودی کا طالب رہے۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: عاشقِ صادق کو اس سے بھی بڑھ کر ہونا چاہئے۔

حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے: عشقِ صادق یہ ہے کہ عاشق کو ذرہ ذرہ کر دیا جائے تو پھر بھی اف نہ کرے۔

حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا نے فرمایا: میرے نزدیک عشقِ صادق یہ ہے کہ عاشق کو خواہ لاکھ مصائب پہنچے وہ مشاہدۂ حق سے غافل نہ ہو۔

میں حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا کے اس قول کو ترجیح دیتا ہوں۔

ایک بار حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے ''ریاحین'' میں یہ حکایت پڑھی ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم (ﷺ) ایسی جگہ سے گزرے جہاں کچھ لوگ ہنسی اور کھیل کود میں مشغول تھے۔ حضور (ﷺ) کو دیکھ کر وہ لوگ مؤدب کھڑے ہو گئے۔ حضور رسالت مآب (ﷺ) نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا: بھائیو! تم موت سے بے خبر معلوم ہوتے ہو جو غافلوں کی طرح ہنسی اور کھیل کود وغیرہ میں مستغرق ہو۔ حضور (ﷺ) کے ارشادِ مبارک نے ان لوگوں کے دلوں کے میل کو دھو ڈالا اور وہ اللہ کی طرف ایسے مائل ہوئے پھر ان لوگوں کو کبھی کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بلاوجہ ستانا بہت بڑا گناہ ہے اور قرآن کریم میں اللہ عزوجل نے اس کی سخت مخالفت فرمائی۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے ایک حکایت بیان فرمائی۔

میرے قیام بغداد کے زمانے میں ایک بزرگ کی بہت شہرت ہوئی۔ وہ دجلہ کے کنارے ایک صومعہ میں رہتے تھے۔ میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ بڑی شفقت سے پیش آئے اور فرمایا۔ اے درویش! میں پچاس برس سے اس جگہ مقیم ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دوران سیاحت میرا ایک شہر سے گزر ہوا وہاں ایک شخص لوگوں کو بہت ستا رہا تھا۔ میں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا اور خاموشی سے آگے چلا گیا۔ یکا یک میں نے غیب سے یہ آواز سنی اے مردِ خدا تیرا فرض تھا کہ اس شخص کو خدا سے ڈراتا اور لوگوں کو ستانے

سے باز کرتا۔

میں سخت نادم ہوا اور اسی دن سے اس صومعہ میں مقیم ہو گیا۔ ہر وقت یہی خوف دامن گیر رہتا ہے کہ قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دوں گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قرآن پاک کی تلاوت کے وقت دل نرم ہونا چاہیے۔ اور اس میں خوفِ الٰہی پیدا ہونا چاہیے، کلام اللہ کی تلاوت ایمان میں زیادتی اور استحکام کا باعث ہونا چاہیے۔ جو شخص کلامِ الٰہی کا اثر قبول نہیں کرتا اور ذکرِ خدا کے وقت لہو و لعب میں مصروف رہتا ہے وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اہل سلوک کے نزدیک پانچ چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۱) اولاد کو ماں باپ کا منہ دیکھنا۔

۲) کلام اللہ شریف دیکھنا۔

۳) علماء کی طرف دیکھنا۔

۴) خانۂ کعبہ کی طرف دیکھنا۔

۵) اپنے مرشد کو دیکھنا۔

تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم (ﷺ) کا ارشاد ہے جو فرزند اپنے والدین کا منہ خدا کی دوستی کے لئے دیکھتا ہے اسے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص برے کام کرنے میں بہت بدنام تھا۔ اس کے انتقال کے بعد لوگوں نے اسے بہشت میں حجاج کے گروہ میں دیکھا اس سے پوچھا گیا۔ تجھے یہ مرتبہ کیسے ملا۔ حالانکہ دنیا میں تو ہمیشہ برے کاموں میں مشغول رہا۔ اس نے جواب دیا ہاں بے شک میں بدکار تھا۔ لیکن اپنی ماں کا بہت احترام کرتا تھا اور گھر سے باہر جاتے وقت اس کے پاؤں چومتا اس وقت میری ماں

مجھے بہت دعائیں دیتی اور اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت اور حج کے ثواب کے لئے دعائیں کرتی۔ ربِ کریم نے میری ماں کی دعائیں قبول کرلیں اور میرے گناہ بخش دیئے اور مجھے جنت میں حاجیوں کے گروہ میں جگہ دی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کلام اللہ کا دیکھنا اور پڑھنا بھی ایک عظیم عبادت ہے۔ تلاوتِ قرآن کرنے والے کو ہر حرف کے عوض دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور دس بدیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹا دی جاتی ہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت سے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے اور وہ بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

ایک دفعہ ایک بزرگ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے ایک نابینا ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی آنکھوں کی بصارت کے لئے ان سے درخواست کی۔ ان بزرگ نے قبلہ رو ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ اور قرآن کریم اٹھا کر اس شخص کی آنکھوں پر لگایا۔ قدرتِ الٰہی سے اس کی آنکھیں فوراً روشن ہوگئیں۔ اور ایک حکایت میں نے پڑھی ہے کہ ایک فاسق نوجوان کی وفات کے بعد لوگوں نے اسے بہشت میں دیکھا۔ اس سے پوچھا کہ تیری مغفرت کا سبب کیا ہے۔ اس نے کہا بے شک میں بہت بدکار تھا۔ لیکن قرآن کریم کا حد درجہ احترام کرتا تھا۔ جہاں کہیں قرآن کریم دیکھتا احتراماً کھڑا ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے احترامِ قرآن کی بدولت ہی بخش دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

اس کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء کی طرف دیکھنا اور ان کا احترام کرنا بھی ایک عبادت ہے جس شخص کے دل میں علماء و مشائخ کی محبت ہوتی ہے اسے ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے علماء کا درجہ عطا کرتا ہے۔ حضور نبی کریم (ﷺ) نے بھی علماء کی خدمت کا بڑا ثواب بیان فرمایا ہے۔ پرانے زمانے میں ایک شخص علماء و مشائخ سے سخت نفرت کرتا تھا اور انہیں دیکھ کر حسد کے مارے منہ دوسری طرف پھیر لیتا تھا۔ مرنے کے بعد اسے قبر میں

اتارا تو اس کا منہ قبلہ سے دوسری طرف پھر گیا۔لوگوں نے ہر چند اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار دوسری طرف پھر جاتا۔ناگہاں غیب سے آواز آئی کہ اے مسلمانو! اس کا منہ ہرگز قبلہ رو نہ ہوگا کیونکہ یہ شخص اپنی زندگی میں علماء ومشائخ سے منہ پھیر لیا کرتا تھا۔جو شخص علماء ومشائخ سے منہ موڑتا ہے ہم اس سے اپنی رحمت وبخشش پھیر لیتے ہیں۔وہ راندۂ درگاہ ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔

خانۂ کعبہ کی طرف دیکھنا بھی ایک عبادت ہے۔حضور نبی کریم (ﷺ) نے خود اس کا ثواب بیان فرمایا ہے جو شخص خلوص دل اور احترام کے ساتھ خانۂ کعبہ کی طرف نظر کرتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار سال کی عبادت اور ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیرو مرشد کی طرف نظر کرنا اور ان کی خدمت کرنا بھی ایک عبادت ہے۔خواجۂ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص اپنے مرشد کی دل وجان سے خدمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے اسے جنت میں داخل کرے گا۔اور جنت میں اسے موتیوں کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔اور ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا کرے گا۔اور ہزاروں حوریں اس کی خدمت پر مامور کی جائیں گی۔پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین مجلس کو تلقین فرمائی کہ پیر کے ارشادات کو نہایت دھیان سے سننا چاہیے اور ان پر عمل کرنا چاہئے۔نماز،روزہ،اوراد ووظائف جو بتائیں ان کی پابندی کرنا لازمی ہے اور پیرو مرشد کی خدمت میں متواتر حاضر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ایک دفعہ ایک زاہد سو برس تک اللہ کی عبادت کرتے رہے،دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام فرماتے اور ہر آنے جانے والے کو عبادتِ الٰہی کی تلقین فرماتے۔ان کے وصال کے بعد لوگوں نے جنت میں دیکھ کر ان سے حال پوچھا۔انہوں نے جواب دیا میری رات دن کی عبادت جنت میں داخلے کا باعث نہیں ہوئی۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے پیر کی خدمت کی بدولت بخشا ہے۔اتنا بیان کر کے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ

ہو گئے اور فرمایا قیامت کے دن اولیاء، صدیقین اور مشائخ طریقت کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو ان کے کندھوں پر چادریں پڑی ہوں گی۔ ہر چادر کے ساتھ ہزار ریشے لٹکتے ہوں گے ان بزرگوں کے مرید اور عقیدت مند ان ریشوں کو پکڑ کر لٹک جائیں گے اور ان بزرگوں کے ساتھ پل صراط عبور کر کے بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔

ایک بار سورۂ فاتحہ کی برکات بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا سورۂ فاتحہ تمام امراض کی دوا ہے۔ جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو اگر نمازِ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر اس پر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس بیمار کو شفا دے گا۔ حضور نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''سورۂ فاتحہ ہر درد کو شفا بخشتی ہے۔'' اس کے بعد حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے ایک حکایت بیان فرمائی۔

ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید کسی سخت مرض میں مبتلا ہو گیا۔ بیشمار علاج کرائے لیکن مرض سے پیچھا نہ چھوٹا اور دو سال اسی مرض میں گزر گئے۔ آخر اس نے اپنے وزیر کو حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے میرے لئے دعا کرائیے۔ حضرت خواجہ فضیل رحمتہ اللہ علیہ کو ہارون رشید کا حال سن کر رحم آ گیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے پاس تشریف لے گئے، اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کے چہرے پر دم کیا۔ اسی وقت خلیفہ کو صحت ہو گئی۔ اور وہ نہایت شکر گزار رہا۔

☆☆☆☆☆

اسی ماہ مکرم یعنی رجب میں معراج ہوئی اسی مناسبت سے اس کا بیان حاضر ہے:

## ﴿معراج کا بیان﴾

خالقِ کائنات، رب العالمین حکیم مطلق ہے اور فعل الحکیم لایخلو عن الحکمت حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اس کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ شبِ معراج سرورِ کائنات (ﷺ) کو بجسدہ العصری لامکان تک لے جانا جنت ودوزخ، لوح وقلم، فرش وکرسی کا مشاہدہ کرانا، ستر ہزار حجابات دور فرما کر اپنے جمالِ ذاتی سے مشرف کرنا اور آناً فاناً اس حالت میں لوٹا دینا کہ ؎

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
اک پل میں سرِ عرش گئے آئے محمد ﷺ

اس واقعہ میں بھی لاتعداد حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ اس لئے معراج پاک کا تفصیلی واقعہ سمجھنے سے پہلے اس کی حکمتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا نہایت ضروری ہے۔ بخوفِ طوالت چند ایک حکمتیں درج کی جاتی ہیں۔

حکمت نمبر ۱:

دُنیائے آب وگل میں پیغام خداوندی پہچانے اور انسانوں کو راہ ہدیٰ پر چلانے کے لیے مولائے کریم نے سلسلۂ نبوت جاری فرمایا اور انہیں کفر وضلالت کے اندھیروں سے نکال کر توحید ورسالت کے اجالوں میں داخل کرنے کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جو خدا کی وحدانیت پر شاہد عادل ہو کر اعلان توحید کرتے رہے۔ ان کی شہادت پر یہ اعتراض واقع ہوا کہ یہ شہادت ناقابل اعتبار ہے۔ کیونکہ شاہدوں نے مشہود کو نہیں دیکھا اور چشم دید گواہ کے بغیر کوئی شہادت قابل پذیرائی نہیں ہوسکتی۔

یہ سلسلہ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا اور شہادت ناقابل

اعتبار سمجھی جانے لگی۔اس لئے ضروری تھا کہ جملہ انبیاء کرام میں سے کسی ایک کو اپنا جمال جہاں تاب دکھا کر اس سقم کو دور کیا جائے تا کہ وہ عینی شاہد ہو کر کائنات کے سامنے توحید باری تعالیٰ کا اعلان کر سکے چنانچہ اس نعمت عظمٰی اور رفعت معظمٰے کے لئے شب معراج اسرار مشیت کے امین، کاشانہ عظمت کے مکین، غازہ رخسار عمل مخزن اسرار ازل، دانائے سبل، ختم الرسل حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو منتخب کیا گیا۔

## حکمت نمبر۲:

سرور کائنات، فخر موجودات، مختار شش جہات حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے نائب اور وزیر ہیں۔جس طرح شہنشاہ امور مملکت میں اپنے وزیر سے راز ہائے پنہاں کا انکشاف اس لئے کر دیتا ہے کہ وہ سلطنت کے بارگراں سے باحسن طریق عہدہ برآ ہو سکے۔اسی طرح اللہ رب العزت نے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خلوت خانہ (دنا فتدلیٰ) میں بساط انبساط (قاب قوسین) اور تخت قربت (اوادنیٰ) پر جلوہ گر فرما کر راز ہائے سربستہ (فاوحیٰ الی عبدہ مااوحیٰ) سے مفتخر کیا۔اسی لئے زبان حق ترجمان پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ شب معراج جب دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا گیا (فعلمت مافی السموٰت والارض) کائنات کی ہر شے مجھ پر منکشف ہو گئی اور نظام قدرت کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔(انما انا قاسم وخازن واللہ یعطی) اللہ تعالیٰ مجھے دیتا ہے۔اور میں جمع کرتا اور تقسیم کرتا ہوں

علم وحکمت رحم وثروت کے خزانے پا لئے
جب گئے معراج کو عرش بریں پر مصطفیٰ

## حکمت نمبر۳:

امام الانبیاء سید الاصفیاء، سندالاتقیا، شہنشاہ دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا شرف اور فضیلت جملہ مخلوقات پر ثابت اور واضح کرنے کے لئے شب معراج آپ کو

مقام قربت میں بلایا گیا۔ بیت المقدس میں انبیاء کرام کا امام اور بیت المعمور میں ملائکہ کرام کا امام بنایا گیا۔ زمین کے مشارق ومغارب کی سیاحت کے علاوہ لوح وقلم، کرسی وفرش اور جنت ولامکان کو آپ کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرما کر تمام تمام کائنات پر آپ کی فضیلت اور برتری کو ثابت فرمایا گیا اور تجلیاتِ جلالی اور جمالی کو مقام شنید سے مقام دید تک پہنچا کر عین الیقین کے واسطے سے حق الیقین کی منزل پر فیضیاب کیا گیا کہ اس مقام قربت اور منزل عظمت کو دیکھ کر ہر زبان پکار اٹھے ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از بزرگ توئی قصہ مختصر

## حکمت نمبر ۴ :

آفتاب رشد وہدایت، مرکز اتقاء وولایت، معدن جود وسخا، مجموعہ فہم وذکاء، مظہر حلم وحیا حضرت محمد (ﷺ) کو شب معراج بلانے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ آپ (ﷺ) شافع روز جزا ہیں۔ ارشاد ربانی ہے (عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا) عنقریب خدا تعالیٰ آپ کو منصبِ شفاعت پر فائز فرمائے گا۔

روزِ محشر جب (ان زلزلة الساعة لشئی عظیم)

''بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی شے ہوگا'' کا وقوع ہوگا اس دن ہر کوئی نفسی نفسی پکارے گا۔ کوئی کسی کا حامی وناصر نہیں بنے گا۔

یوم یفر المرء من اخیه و زوجته و ابیه.

اس دن بھائی بھائی سے بھاگے گا اور میاں بیوی سے اور ماں باپ اولاد سے بھاگیں گے اس نازک گھڑی آنحضرت (ﷺ) مقامِ شفاعت پر فائز ہوں گے اور بابِ شفاعت کھولیں گے۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

اول من اقرع باب الشفاعة.

سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ میں کھولوں گا۔

اس دن تمام مخلوق جمع ہو کر جملہ انبیاء کرام کے دروازے پر دادرسی اور مدد کے لئے جائے گی لیکن کوئی بھی میدانِ عمل میں نہ نکلے گا اور (اذهبوا الیٰ غیری) کہتے ہوئے واپس لوٹائیں گے۔ ہر نبی پر بھی نفسی نفسی کا عالم ہوگا کیونکہ میدان حشر کا وقوع اچانک ہوگا اور دربارِ خداوندی فوری طور پر سجایا جائے گا۔ صفتِ جلالی صفتِ جمالی پر غالب آجائے گی اور یہ سب نقشہ دیکھ کر جملہ انبیاء کرام ورطۂ حیرت میں رہ جائیں گے اور یہ اصول فطرت ہے کہ اگر کوئی چیز ناقابلِ توقع فوری طور پر سامنے آجائے تو اس سے خوف وہراس پیدا ہو جاتا ہے جب کوئی نبی بھی گناہ گاروں کی دادرسی اور شفاعت کے لئے میدانِ عمل میں نہ نکلے گا اس وقت ضروری ہوگا کہ کوئی ایسی ہستی ہو جو گناہ گاروں کی دستگیری فرما سکے۔ اس مقصد کے لئے اللہ رب العزت نے ختم الرسلین، رحمت للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو اپنے جمالِ جہاں تاب سے مشرف فرمایا، خلعت کلام سے نوازا۔ مقام (دنا فتدلیٰ) کا طرۂ امتیاز سرِ اقدس پر رکھا، جنت و دوزخ، حور و غلمان، عرش و کرسی سب کچھ دکھایا تاکہ یہ سب کچھ دکھا کر وہ جھجک اور خوف وہراس جو میدان محشر میں پیدا ہونے والا تھا اسے دور کیا جائے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے دربار میں جانے سے قبل کوہِ طور پر ان کی جھجک دور کرنے کے لیے یہ کہا گیا (ان الق عصاک) اے موسیٰ اپنا عصا نیچے پھینکو۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ ایک عظیم اژدھا بن گیا (فھی ثعبان مبین) آپ اپنے عصا کو اچانک سانپ بنتے دیکھ کر گھبرا گئے اور بھاگنے لگے۔ ارشاد خداوندی ہوا۔ اے موسیٰ ڈرو مت۔ اسے پکڑو۔ آپ کے پکڑنے سے وہ پھر سے عصا بن گیا۔ اس عمل کو بار بار دہرایا گیا تاکہ آپ کا خوف دور ہو جائے۔

حکمت نمبر ۵ :

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے شرفِ کلام سے نوازا تو آپ نے عرض کی کہ

یا اللہ! (رب ارنی) مجھے اپنا آپ دکھا۔ جواب آیا (لن ترانی) اے موسیٰ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ موسیٰ علیہ السلام کے اصرار کرنے پر خدا نے فرمایا اے موسیٰ میں اپنا صفاتی جلوہ کوہِ طور پر ڈالتا ہوں۔ اگر تو اس جلوہ کی تاب لا سکے گا تو مجھے دیکھنے کی تمنا کر لینا۔ چنانچہ (فلما تجلیٰ ربہٗ للجبل جعلہ دکاً وخر موسیٰ صاعقہ) جب رب العزت نے کوہِ طور پر اپنا صفاتی جلوہ ڈالا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ آپ بے ہوش ہو گئے، کچھ عرصے بعد جب آپ ہوش میں آئے تو اعترافِ عجز کرتے ہوئے عرض کرنے لگے (قال انی تبت الیک) بارِ الٰہی میں اپنا مطالبہ واپس لیتا ہوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے اللہ تیرے اس فرمان کہ اے موسیٰ مجھے تو نہیں دیکھ سکتا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میرے علاوہ کوئی اور تجھے دیکھ سکتا ہے۔ ارشادِ باری ہوا ہاں مجھے دیکھنے والا باعث ایجادِ کائنات شاہِ موجودات، آمنہ کا لال، عبداللہ کا یتیم، بے کسوں کا کس، بے بسوں کا بس ،یتیموں کا ملجا، غریبوں کا ماویٰ، ضعیفوں کا والی، غلاموں کا مولیٰ محمد (ﷺ) ہے۔

اے موسیٰ تو کلیم ہے وہ میرا حبیب ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے مولیٰ کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے۔ ارشادِ ربانی ہوا۔ اے موسیٰ کلیم وہ ہوتا ہے جو میرے دیدار کی خاطر گھر سے آئے اور لن ترانی کا جواب پائے۔ اور حبیب وہ ہے جو اپنے گھر میں بسترِ استراحت پر رونق افروز ہو اور خالقِ کائنات اسے پورے اہتمام سے لامکاں میں بلائے اور شرفِ زیارت سے مشرف فرمائے۔ کلیم خود آتا ہے حبیب بلایا جاتا ہے۔ کلیم انتظار کرتا ہے۔ حبیب کا انتظار کیا جاتا ہے۔ کلیم طالب ہے۔ حبیب مطلوب ہے۔

عبد دیگر عبدہٗ دیگر ☆ ☆ ☆ ایں سراپا انتظار او منتظر

جس کے جلوے کو کلیم کی آنکھ ترستی رہی اس کے ذاتی جلوے کو معجزہ نمائے اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ ابرو فضائے انا اعطینک الکوثر جانِ اجتباہ، شاہِ اصطفا، سید الانبیا، سند الاصفیا، احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی چشمِ حق بین نے شبِ معراج مسکراتے ہوئے دیکھا۔

موسیٰ ز ے ہوش رفت بیک پرتو صفات
تو عین ذات می نگری و رتبسمی

**حکمت نمبر۶:**

موسیٰ کلیم اللہ جو امام الانبیاء حضرت محمد (ﷺ) کے حسنِ بے مثال کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب تھے ایک دن بارگاہِ احدیت میں عرض گذار ہوئے کہ اے مولائے کریم یہ حقیقت ہے کہ میری آنکھ میں تیرے جلوؤں کو بلاواسطہ دیکھنے کی صلاحیت نہیں لیکن مجھ طالبِ دیدار پر اتنا کرم فرمادے کہ مجھے وہ آنکھ ہی دکھادینا جو تیرے نورانی جلوؤں کو اپنے اندر سموئے ہوئے واپس لوٹے۔ارشاد ہوا اے موسیٰ ہم تیری یہ آرزو اس وقت پوری کریں گے جب ہم اپنے حبیب لبیب (ﷺ) کو (دنیٰ فتدلیٰ) کی منزلت اور قاب قوسین او ادنیٰ کی رفعت پر سرفراز فرمائیں گے۔یہی وجہ ہے کہ شبِ معراج جب سرکار کائنات، مختار شش جہات (ﷺ) بارگاہِ احدیت سے نذرانہ نیاز پیش کر کے بخشش کا پھریرا لہراتے اور پچاس نمازوں کا عطیہ لیتے ہوئے واپس لوٹے تو موسیٰ علیہ السلام چھٹے آسمان پر آپ کی زیارت کے منتظر تھے۔آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور سو جان سے قربان ہوگئے۔شوقِ وصال میں لحاتِ وصل کو طویل کرنے کے لئے عرض پرداز ہوتے ہوئے لامکان کے انعامات واکرامات کے متعلق پوچھنے لگے۔جب سرکارِ دوجہان ﷺ نے امت کی بخشش کا مژدہ سنایا اور دن رات میں پچاس نمازوں کا عطیہ امت کے حق میں مرحمت فرمائے جانے کا ذکر کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ادباً عرض کیا پچاس نمازیں بہت زیادہ ہیں مولائے کریم کا دریائے رحمت اس وقت موجزن ہے آپ واپس جا کر نمازوں میں تخفیف کرائیں۔آپ بارگاہِ ایزدی میں واپس ہوئے اور پانچ نمازوں کی تخفیف کا پروانہ لئے ہوئے واپس لوٹے۔موسیٰ علیہ السلام نے مزید تخفیف کرانے کے لئے عرض کیا اور کہا کہ اتنی نمازیں دن رات میں ادا کرنا آپ کی امت پر بارِگراں ہوگا۔آپ اسی وقت واپس لوٹیں اور مزید تخفیف

کے لئے عرض کریں۔ چنانچہ آپ اس سلسلے میں نو مرتبہ بارگاہِ قدوسیت میں حاضر ہوتے رہے اور ہر بار پانچ پانچ نمازوں کی تخفیف کا انعام حاصل کرتے رہے۔ جب نمازیں صرف پانچ رہ گئیں تو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ پھر اپنا سوال دہرایا تو جواب میں آنحضرت (ﷺ) نے فرمایا اے موسیٰ اب مجھے خدا کے دربار میں جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔

خدا علام الغیوب اچھی طرح جانتا تھا کہ امت مصطفوی ﷺ کے لئے صرف پانچ نمازیں ہوں گی پھر پچاس نمازیں دینے اور پانچ فرض کرنے میں یہ راز تھا کہ محبوبِ خدا کے بار بار آنے جانے سے ایک طرف خدا اور دوسری جانب موسیٰ علیہ السلام لذتِ وداع ووصل لطف سے اندوز ہوتے رہیں۔

وداع ووصل جداگانہ لذتِ دارد
ہزار بار بیا صد ہزار بار برفت

حکمت نمبر ۷:

قرآن پاک میں ایک تجارت کا ذکر یوں ہے کہ

ان اللّٰہ اشترا من المومنین انفسھم واموالھم بانا لھم الجنة

بے شک اللہ رب العزت نے مومنوں کے ساتھ یہ سودا کرلیا ہے کہ ان کی جانیں اور مال لے کر جنت ان کے ہاتھوں فروخت کردی۔ بیع وشرا میں چار چیزوں کا تعین ضروری ہے ورنہ بیع منعقد نہ ہوگی۔

اول بائع، دوئم مشتری، سوئم ثمن، چہارم مبیع

اور یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ جو چیز خریدی جائے اسے خریدار اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ چنانچہ اس تجارت میں خدا بائع ہے، مومن مشتری ہے اور ان کی جان و مال ثمن ہے اور جنت مبیع ٹھہری۔ اب ضروری تھا کہ خریدنے والے جو چیز خرید رہے ہیں اُسے اپنی

آنکھوں سے دیکھ لیں تاکہ اس کی حسن وقبح سے اچھی طرح باخبر ہوسکیں اس حکمت کے پیش نظر ساری کائنات کے پیشوا اور امت کے آقا کو معراج کی رات عرشِ اعظم پر بلایا گیا اور دیگر مقامات کے علاوہ جنت کا مشاہدہ کرایا گیا تاکہ یہ بیع منعقد ہوسکے۔

**حکمت نمبر ۸:**

حضور نبی کریم رؤف الرحیم شفیع المذنبین حضرت محمد (ﷺ) امت کی بخشش کے لئے بڑے بیتاب رہتے تھے۔ جب مولائے پاک نے آپ کو تمام امت کے اعمال سے آگاہ فرمایا تو آپ گناہ گاروں کی کثرت دیکھ کر بہت پریشان ہوئے اور امت کی بخشش کے لئے عرض گزار ہوئے تو ارشادِ ربانی ہوا:

ومن اللیل فتھجدبه نافلة لک عصٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

اے میرے محبوب! آپ رات جاگ کر نوافل پڑھا کریں ہم آپ کو امت کی بخشش کے لئے مقامِ شفاعت نصیب فرمائیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا اگر تہائی رات جاگو گے تو تہائی امت، آدھی رات جاگو گے تو آدھی امت اور اگر پوری رات جاگو گے تو آپ کی پوری امت بخش دی جائے گی۔ چنانچہ آپ امت کی بخشش کی خاطر ساری ساری رات جاگ کر عبادت کرنے لگے (حتیٰ یتور ماقدم النبی) کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ ساتھ ہی ساتھ آپ کی صحتِ مبارکہ بھی گرنے لگی۔ آپ کی یہ حالتِ مشقت دیکھ کر فرمانِ ربی ہوا (طٰہٰ ماانزل القرآن لتشقیٰ) اے میرے پیارے ہم نے قرآن آپ پر اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دیں آپ ایسی مشقت میں ہرگز نہ پڑیں جو وجودِ نازنین کی ہلاکت کا باعث بنے۔ آپ امت کے گناہوں کے پیشِ نظر ہر وقت غمگین رہنے لگے اور آپ کی بے چینی میں اضافہ ہونے لگا تو رب العالمین نے اپنے محبوب (ﷺ) کی خاطر جمع کے لیے اپنے پاس بلا کر مقامِ ملکوت اعلیٰ میں لے جا کر رحمت کے بے پایاں دریا اور مغفرت کے بیش بہا خزانے دکھائے تاکہ آپ کو تسلی ہوجائے کہ اس

رحمت و مغفرت کے بحرِ ناپیدا کنار کے سامنے امت کے گناہوں کی کوئی حیثیت نہیں۔

مقامِ فکر ہے کہ بخشنے والی ذات کریم ہے بخشوانے والی ذات بھی کریم ہے اور جو دو کریموں کے درمیان ہو اس کی مغفرت میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔

یا رب تو کریمی و رسولِ تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

## حکمت نمبر ۹:

جب اللہ رب العزت نے ملائکہ کرام سے فرمایا (انی جاعل فی الارض خلیفه) میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں اور آدم علیہ السلام کا پتلا تیار ہو گیا تو ملائکہ کرام نے آپ کی ترکیب عناصر اربعہ سے دیکھ کر از راہِ قیاس عرض کیا (اتجعلوا فیها من یفسد وفیها ویسفک الدما) اے اللہ تو اسے بنانے والا ہے جو زمین میں فتنہ و فساد پیدا کرے گا تو جواب ملا (انی اعلم مالا تعلمون) اے فرشتو جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اس ارشاد میں اشارہ تھا کہ اے فرشتو تمہاری نظر ظاہر پر ہے لیکن میری نگاہ باطن پر ہے، تمہاری نگاہ آدم علیہ السلام کی آب و گل، ہوا آتش اور اس کے مرتب شدہ اثرات پر ہے لیکن میری نظر مقصود کائنات حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے متبعین پر ہے۔

ملائکہ کرام کا یہ قیاس زنانِ مصر کی طرح تھا جو یوسف علیہ السلام کے حسن کی جلوہ نمایاں دیکھ نہ پائی تھیں اور زلیخا کو طعنہ دیتی تھیں۔ اس طعنہ زنی سے مقصود ان کا حسنِ یوسف کی جلوہ آرائی سے مستفیض ہونا تھا۔ جب زلیخا نے دعوت کا اہتمام کیا اور زنانِ مصر حُسنِ یوسفی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع ہو گئیں اس وقت زلیخا نے (وقالت اخرج علیهن) کے اعلان سے یوسف علیہ السلام کو نقاب کشائی اور زنانِ مصر کو اپنا جمال دکھانے کو کہا۔ جب آپ نے روئے انور سے نقاب الٹا تو وہ عورتیں اس قدر بے خود اور از خود رفتہ ہو گئیں کہ (وقطعن ایدیهن وقلنا حاشاللہ ماهذا البشرا) انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں بخدا

یہ بشر نہیں بلکہ یہ تو کوئی عظیم الشان فرشتہ ہے اوراس طرح وہ شبہ دور ہوا اور طعنہ زنی کا خاطر خواہ جواب دے دیا گیا۔فرشتوں کے اس قیاس اور حجت کا وافی اور شافی جواب دینے کیلئے شب معراج رب الارباب نے جان اجتباہ شاہ اصطفاء سند الاتقیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو حرم سرائے اقدس میں بساط انبساط قاب قوسین پر جلوہ گر فرما کر ،اوادنیٰ کے طرۂ امتیاز سے سرفراز فرما کر ملائکہ کرام کو جمالِ مصطفوی دکھا کر اس قیاسی حجت کا قلع قمع کردیا۔

## حکمت نمبر۱۰ :

پروردگار عالم نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا توان دونوں میں مناظرہ ہوا۔آسمان نے اپنی بڑائی کی دلیل یوں پیش کی (والسماء رفعھا ) زمین نے اپنی عظمت اس آیت سے کی (وجعل الارض بساطا ) آسمان نے کہا مجھ میں انوار ہیں۔زمین نے جواب دیا مجھ میں اسرار ہیں ۔آسمان نے کہا مجھ میں ستارے جھلملاتے اور ٹمٹماتے ہیں۔ زمین نے جواب دیا۔میرے سینے پر گلہائے رنگا رنگ لہلہاتے ہیں ،آسمان نے کہا میرے اندر لوح محفوظ ،عرش اعظم ،بیت المعمور اور بام جبریل ومیکائیل اور مسکن اسرافیل وعزرائیل ہے۔ یہ سنتے ہی زمین خجالت سے غمناک ہوکر کئی ہزار برس خاموش رہی ۔جب امام الانبیاء (ﷺ) کے وجود باجود سے زمین فیضاب ہوئی تو بڑے فخر وناز وافتخار سے کہنے لگی کہ دیکھ مجھ میں وہ گوہر یکتا پیدا ہوا ہے کہ جس کے لئے اٹھارہ ہزار عالم ،لوح وقلم ،عرش وکرسی ،جبریل ومیکائل گویا دنیا کی ہر شے پیدا کی گئی ۔آسمان لاجواب ہوگیا۔اور دربارِ خداوندی میں عرض کی ۔اے اللہ العالمین ! آج اس لولاک کے والی کی وجہ سے زمین کی پستی میری بلندی پر ہنسنے لگی ہے اس لئے میرے حال پر رحم فرما اور میرے محبوب (ﷺ) کے قدوم میمنت لزوم سے مجھے مشرف فرما۔ذاتِ احدیت نے آسمان کی التجا قبول کرلی اور سرورِ کائنات (ﷺ) کے قدموں کی برکت سے آسمان کو شب معراج عزت وکرامت عطا فرمائی۔

## تفسیر آیت اسریٰ

بساطِ قرب ایزدی ہے مقام سید بطحیٰ
کہ شاہد اس پہ ہے تفسیر سبحان الذی اسرا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر o

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو راتوں رات لے گیا اپنے بندے (خاص) کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک جس کے اردگرد ہم نے بہت برکت نازل فرمائی تا کہ ہم اس (بندہ خاص) کو اپنی قدرت کی (خاص) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

ترکیب :

سبحان اسم ہے جو تسبیح اور تنزیہ کے لئے استعمال کیا گیا اور اگر اس کو الذی کی صفت قرار دیا جائے تو پھر یہ علم ہوگا۔ یہ باب تفعیل کا مصدر بھی آتا ہے اور اسم مصدر بھی، ہر حال میں اس کے معنیٰ تنزیہ و تقدس کے آتے ہیں۔ اللہ بزرگ و برتر کی پاکیزگی بیان کرنے کے لئے اور ذاتِ احدیت کو ہر قسم کے نقص سے مبرا بیان کرنے کے لئے لفظ "سبحان" کا استعمال کیا جاتا ہے۔

خالقِ کائنات علام الغیوب اچھی طرح جانتا تھا کہ نبی اکرم (ﷺ) کا رات کے ایک لمحہ میں بیت الحرام سے بیت المقدس پہنچنا اور پھر ہفت سماوات کی سیر کر کے دنیٰ فتدلیٰ کے خلوت خانہ میں بساط انبساط قاب قوسین پر تخت قربت او ادنیٰ پر جلوہ گر ہونا اور اس حالت میں واپس لوٹنا کہ ـــــ

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم

ایک ایسا عظیم امر ہے جس کو سمجھنے میں عقلیں ناکام ہو جائیں گی اور ازلی شقی اس عظیم معجزہ کا انکار کر کے آنحضرت (ﷺ) پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دیں گے۔ اس لئے اللہ

رب العزت نے لفظ "سبحان" فرما کر اپنے حبیب لبیب (ﷺ) کو ہر قسم کے اعتراضات سے محفوظ فرمایا اور منکرین معراج کو اپنی جانب مبذول فرما کر اشارہ کیا کہ اے منکر و معراج کرانے والا میں ہوں۔ میرے حبیب نے خود معراج کو جانے کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ آسمانوں پر لے جانے کا دعویٰ تو میں نے کیا ہے اور میری ذات ہر قسم کے نقص سے پاک، ہر عجز سے مبرا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والی ہے۔ اس لئے اس واقعہ کو ناممکن یا محال سمجھ کر تم نے اعتراض کیا تو وہ میری ذات میں نقص نکالنے کے مترادف ہوگا۔ اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ انکار میری قدرت کا ہوگا۔ اس لئے لفظ سبحان یعنی ہر نقص سے پاک فرما کر منکرینِ معراج کے اعتراضات و شبہات کو تارِ عنکبوت بنا کر رکھ دیا۔

اسراء بالعبد:

اسرا کا لغوی معنی رات کو لے کر چلنا اور عبد روح اور جسم کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ اس لئے اسرا بالعبد کا مفہوم روح اور جسم کو رات کے وقت سیر کرانا کے بنتے ہیں۔ اگر معراج جسمانی نہ ہوتا بلکہ روح کو ہوتی تو یہاں اسرا بالروح ہونا چاہئے تھا اور اگر صرف جسم کو ہوتا تو صرف اسرا بالجسد آنا چاہئے تھا۔ مگر معراج چونکہ روح اور جسم دونوں کے مجموعے کو ہوا۔ اس لئے اللہ کریم نے اسریٰ بعبدہ فرما کر آنحضرت (ﷺ) کے معراجِ جسمانی کا ثبوت فرما دیا کیونکہ عبد روح مع الجسد کے مجموعے کا نام ہے جیسا کہ قرآن پاک میں کئی مقامات پر اس کا ثبوت موجود ہے۔

ان کنتم فی ریبٍ مما نزّلنا علٰی عبدنا فاتوبسورۃٍ من مثلہ۔

ترجمہ: اگر تم شک میں ہو اس چیز کے بارے میں جو ہم نے نازل کی اپنے بندے پر تو اس کی مثل ایک سورت بنا کر لاؤ۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

ارایت الذی ینھا عبداً اذا صلّی۔

ترجمہ: کیا آپ نے نہیں دیکھا اس آدمی کو جو میرے بندے کو نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔

اور تیسرے مقام پر یوں ارشاد ہوا:

لمّا قام عبداللہ یدعوۃ.

ترجمہ: جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ (محمد ﷺ) اللہ کی عبادت کرنے کے لئے۔

ان تمام آیات میں لفظ عبد کا استعمال ہوا ہے اور اس سے مراد حضرت محمد (ﷺ) کی ذات والا صفات ہے جو کہ روح اور جسم کا مجموعہ ہے۔

مگر معراج جسمانی کے ثبوت میں ہمارا استدلال صرف لفظ عبد سے ہی نہیں اگر چہ عبد روح مع الجسد کو کہتے ہیں۔ تاہم بعض اوقات اس کا اطلاق صرف روح پر بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ فرشتوں کے متعلق ارشاد ہوا۔

بل ھم عباد مکرمون.

یعنی فرشتے اللہ کے مقرب عباد ہیں۔

اس لئے ہم استدلال (الاسـرا بـالـعبـد) سے کرتے ہیں اور ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ لغات ومحاوراتِ عرب اور اصطلاحاتِ شرعیہ میں (الاسرا بالعبد) کا معنی روح مع الجسد کو رات کے وقت سیرا کرانا کے علاوہ اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی دلیل قرآن حکیم میں موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقع ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کو مصر سے باہر نکالنے کا اردہ فرما رہے تھے تو ارشاد ربانی ہوا۔

ان اسر بعبادی قطعًا من اللیل .

اے موسیٰ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر مصر سے نکل جاؤ۔

ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رما.

آپ کا دستِ مبارک خدا کا دستِ رحمت ہے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ.

آپ کا دینا خدا کا دینا ہے۔

کہ ارشاد ہے:

اللہ یعطی وانا قاسم.

غرض یہ کہ آنحضرت (ﷺ) کا ہر قول و فعل عین خدا کا قول و فعل ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

**لیلاً :**

اگر چہ اسرا کے معنے رات کو چلانے کے آتے ہیں۔لیکن لیلاً کا استعمال توضیح و تجرید کے لئے استعمال کیا گیا ہے جیسے یہ محاورۃً بولا جاتا ہے کہ فلاں آدمی اپنے پاؤں سے چلا۔ اس نے ہاتھ سے پکڑا۔حالانکہ پکڑا ہاتھ سے ہی جاتا ہے اور چلنا پاؤں سے۔لیلاً اسم نکرہ ہے جو کہ تقلیل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔دراصل لیلاً فرما کر یہ واضح کر دینا ضروری تھا کہ یہ سیر ساری رات نہیں بلکہ رات کے کچھ حصے میں ہوئی ہے۔

**من المسجد الحرام:**

مسجد حرام سے:۔اس مسجد سے مکہ مکرمہ کی وہ مسجد مراد ہے جس کے وسط میں بیت اللہ شریف واقع ہے۔علاوہ ازیں خانہ کعبہ اور اس کے ارد گرد جو جگہ حرم میں داخل ہے۔ اسے بھی مسجد حرام کہتے ہیں۔

**الی المسجد الاقصیٰ:**

مسجدِ اقصیٰ تک:۔اس کا دوسرا نام بیت المقدس ہے۔یہ انبیاء سابقین کا قبلہ رہا۔اور آنحضرت (ﷺ) بھی تحویل قبلہ سے قبل اس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔حدیث پاک ہے کہ اس مسجد پر ستر ہزار فرشتے ہر صبح سایہ فگن ہوتے ہیں اور تسبیح و تہلیل کرتے ہیں اس مسجد کی تعمیر

حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو برس بعد مملکت فلسطین کے شہر یروشلم میں کی۔ مختلف زمانوں میں بنی اسرائیل کی حماقتوں اور شرارتوں کے باعث اس مسجد کی بے حرمتی ہوتی رہی۔ اسے کئی مرتبہ مسمار کیا گیا اور از سرنو تعمیر کیا گیا۔ اس کی آخری تعمیر خلیفۃ المسلمین حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں انجام پذیر ہوئی۔ یہ تعمیر اب تک قائم ہے مگر مسلمانوں کی بداعمالیوں اور آپس کی لڑائیوں اور اندرونی خلفشار نے وہ گل کھلا دیا کہ یہ قبلہ اول ایک بار پھر یہودیوں کے قبضے میں آچکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ جب اِس شہر اور قبلہ اول پر اسلام کا ہلالی پرچم لہرائے گا۔

بارکنا حولہ:

اس کے اردگرد ہم نے برکت دی۔ مفسرین کرام نے اس سلسلے میں دو قسم کی برکتوں کا ذکر فرمایا ہے اوّل ظاہری، دوم باطنی، ظاہری برکات کے سلسلہ میں دریا، نہریں، باغ وراغ، سرسبزی وشادابی، تروتازگی اور زرخیزی ہے۔ باطنی برکتیں اس طور ہیں کہ اللہ کے پیغمبروں اور محبوبانِ خدا کے مزارات اس جگہ موجود ہیں۔

لنریہٗ من آیاتنا:

تاکہ ہم اپنے محبوب (ﷺ) کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ یہاں نشانیوں سے مراد آسمانی نشانیاں ہیں۔ کیونکہ آنحضرت (ﷺ) کو شبِ معراج آسمانوں پر لے جا کر ایسے عجائبات عظیم دکھائے کہ جن کا مشاہدہ چشمِ عالم سے ناممکن اور جس کا تصور عقلِ انسانی سے محال ہے۔

تفسیر روح المعانی میں ہمارے اس بیان کی تصدیق یوں ہے:

ای لنرفعه الی السماء حتیٰ یریٰ مایریٰ من العجائب العظیمة .

ترجمہ: اس لئے ہم انہیں آسمانوں کی طرف اٹھائیں تاکہ وہ عجائباتِ قدرت کا مشاہدہ کرلیں۔

لنریه من آیاتنا سے واضح ہوا کہ اسرا بیت المقدس ہی تک منتہی نہیں بلکہ اس کی انتہا اس معراج تک ہوئی جس میں ہفت سماوات سے گذر کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنا اور پھر وہاں سے عرش و کرسی، حور و غلمان، بہشت و دوزخ، کوثر و لامکان کا مشاہدہ اور عالم ملکوت و لاحوت کے جملہ اسرار اور عبد و معبود، طالب و مطلوب، عاشق و معشوق کے قرب و اتصال کا فیضان نصیب ہوتا ہے۔

**ازالہ وہم:**

لنریه من آیاتنا میں حرف من سے ایک شبہ وارد ہوتا ہے کہ من حرف تبعیض ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو بعض نشانیاں دکھائی گئیں۔ اور بعض نہ دکھائیں گئیں۔ لہٰذا آنحضرت (ﷺ) کا علم کلی اور ماکان ومایکون نہ ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک "من تبعیضیه سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ حضور پرنور (ﷺ) کو اللہ کریم نے بعض چیزیں دکھائیں۔

کسی چیز کا جاننا حواس خمسہ پر موقوف ہوتا ہے۔ حواس خمسہ درج ذیل قوتوں پر مشتمل ہے۔

۱) قوت باصرہ یعنی دیکھنے کی قوت ۲) قوت سامعہ یعنی سننے کی قوت۔

۳) قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت ۴) قوت ذائقہ یعنی چکھنے کی قوت۔

۵) قوت لامسہ یعنی چھونے کی قوت

اس حواس خمسہ میں سے کسی ایک حس سے کلی علم کی تحصیل ناممکن ہے۔ بلکہ کلی علم ان حواس خمسہ کے مجموعی علم کا ماحصل ہوگا۔

آیت مذکورہ بالا میں لنریه من آیاتنا۔

میں بعض علم کا ذکر ہے۔ جس کا تعلق قوت باصرہ سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ حصول علم کا ذریعہ دوسری قوتوں کے مقابل بعض ہی ہوگا۔ اس کے علاوہ حضور نبی اکرم (ﷺ) کو قوت سامعہ سے علم حاصل ہوا وہ اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کائنات کی

تقدیریں جولوح محفوظ پر لکھی جارہی تھیں۔اپنے کانوں سے اس کی آواز سنی اور چکھنے کی قوت سے حصول علم اس طرح ہوا کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں نے جنت کی نعمت ہائے گوناگوں کو چکھا اور جنت کا ایسا دودھ پیا جس کا نہ کسی آنکھ نے مشاہدہ کیا اور نہ کسی دل اور دماغ نے اس کا تصور ہی کیا۔

قوت شامہ کا صدور اس وقت ہوا جب سید کائنات مختار شش جہات حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) نے باغ جنت کی شمیم کو دماغ عطر بیز ہن سے شرف باریابی بخشا۔رہی قوتِ لامسہ یعنی چھونے کی قوت تو یہ سب سے عظیم قوت تھی۔جس کے ذریعے آپ (ﷺ) کو شبِ معراج اولین وآخرین کا علم عطا کیا گیا کہ مخبر صادق (ﷺ) نے زبانِ حق ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ شبِ معراج اللہ رب العزت نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا۔تو اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی جس کی وجہ سے

**فعلمت مافی السموات وما فی الارض.**

جو کچھ زمین وآسمان میں تھا اس کا مجھے علم ہو گیا۔

مندرجہ بالا توضیحات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آیت مبارکہ میں (من) فرما کر جو چیزیں دکھائی گئیں ان کا ذکر تو خود مولائے پاک عزوجل نے کر دیا اور یہ اسی کا حق تھا۔کیونکہ وہ یہ سب کچھ دکھانے ہی کے لئے معراج کو لے جارہا تھا اور پھر عالمِ لاحوت میں جا کر دیگر قواءِ اربعہ سے جو علوم حضرت محمد (ﷺ) کو عطا ہوئے ان کا ذکر خود پیغمبر حق نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے فرمادیا۔جن سب کا ماحصل یہ ہوا کہ ہمارے نبی ،پیغمبر آخرزمان ،باعث تخلیق دوجہاں، امام الانبیاء ،سید الاصفیا،سندالاتقیا حضرت محمد (ﷺ) کو ماکان ومایکون۔کا کلی علم حاصل ہوا۔

تو دانائے ماکان اور مایکون ہے
مگر بے خبر، بے خبر جانتے ہیں

**انہٗ ھو السمیع البصیر:**

بے شک وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ انـہٗ کی ضمیر بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائی ہے اور اس کا مرجع پروردگار عالم کی ذاتِ والا صفات کو قرار دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس میں اشارہ یہ ہے کہ میں سمیع ہوں۔ اے منکرین معراج میں تمہارے بیہودہ سوالات اور اعتراضات سن رہا ہوں۔ عنقریب تمہیں اس بات کا بدلہ مل جائے گا اور بصیر اس لئے ہوں کہ میں اس عظیم سیر میں اپنے پیارے حبیب (ﷺ) کی پوری پوری نگرانی و نگہبانی کر رہا ہوں اور جس کی نگہبانی کرنے والا خود خالق دوسرا ہوا سے کرۂ نار، کرۂ زمہریر، صعود الی السماء کرنا، عرشِ اعظم پر رونق افروز ہونا اور لامکان کا مکیں ہونا ہرگز ناممکن و دشوار نہیں۔

بعض مفسرین کرام نے انـہٗ کی ضمیر کا مرجع ذات مصطفوی کو ٹھہرایا۔ (زرقانی جلد سوم صفحہ ۱۲۴) اس میں معنے یوں ہوں گے کہ نبی (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ خاصہ سے سمیع و بصیر بنایا تاکہ اس کے خطابِ خصوصی فاوحی الی عبدہٖ ما اوحیٰ کو سن سکیں اور لنریہ من آیاتنا کے عجائباتِ قدرت کو اپنی چشمِ بصیرت سے مشاہدہ فرما سکیں۔

حریمِ کبریائی کی تجلی گاہ میں پہنچے
سنا پھر ایک نے جو کچھ سنا دیکھا جو کچھ دیکھا

## ﴿نتائجِ معراج﴾

معراج شریف کے واقعہ سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱) شبِ معراج حضرت جبریل ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ آنحضرت (ﷺ) کو لینے آئے خود جبریل نے رکاب پکڑی اور میکائیل نے لگام تھامی۔

﴿نتیجہ﴾ اس سے آنحضرت (ﷺ) کی شان میں جلوس نکالنے کا ثبوت مہیا ہو گیا اور مہمان کی عزت و تکریم کرنے کا بھی سبق حاصل ہوا۔

۲) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے راستہ میں تین مقامات مدینہ شریف، مولدِ عیسیٰ علیہ السلام اور طور سینا پر نماز پڑھی۔

﴿نتیجہ﴾ اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مقامات جن کا تعلق بندگانِ الٰہی سے ہو وہ متبرک ہوتے ہیں اس کی نظیر صفا ومروہ کے واقعہ میں موجود ہے۔

ان الصفا والمروة من شعائر الله.

۳) بیت المقدس میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جملہ انبیاء کی امامت فرمائی۔

﴿نتیجہ﴾ یہ واقعہ انبیاء کی حیات کا واضح ثبوت ہے۔

۴) بیت المقدس میں نماز کے بعد انبیاء نے اپنے اپنے فضائل کا تذکرہ کیا۔

﴿نتیجہ﴾ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا ذکر کرنا انبیاء کی سنت ہے اور یہی اما بنعمة ربک فحدث۔ کا مفاد ہے۔

۵) جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آسمانوں کی جانب پرواز ہوئی تو جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا اور دربان کے پوچھنے پر اپنا نام بتایا۔

﴿نتیجہ﴾ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بغیر اجازت کسی کے گھر داخل نہیں ہونا چاہئے اور اہل خانہ کے پوچھنے پر اپنا نام بتانا چاہئے۔ یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ میں ہوں۔

۶) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس طرف بھی گئے فرشتوں نے کھڑے ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا استقبال کیا۔

﴿نتیجہ﴾ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ معزز مہمان کا کھڑے ہو کر استقبال کرنا جائز ہے۔

۷) آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مختلف مشروبات پیش کئے گئے انہیں آپ نے جسے چاہا پسند فرمایا۔

﴿نتیجہ﴾ مہمان کی خاطر و تواضع کے لئے مختلف قسم کی اشیاء اس کے سامنے پیش کرنا جائز ہے۔

۸) واپسی پر موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دربار خداوندی میں جا کر نمازوں کی تخفیف کرائی۔

﴿نتیجہ﴾ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کے برگزیدہ بندے وفات پا جانے کے بعد بھی مدد

کرتے ہیں۔

۹) اللہ کریم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تحفہ طلب کیا تو آپ نے التحیات کی صورت میں اور مولائے پاک عزوجل نے صلوٰۃ وسلام کی شکل میں تحفہ پیش کیا۔

﴿نتیجہ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دوست دوست کو تحفہ دے تو اسے قبول کر لینا چاہئے۔ نبی (ﷺ) نے فرمایا، آپس میں تحفہ لیتے دیتے رہو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

## ﴿واپسی از معراج﴾

واپسی پر آنحضرت (ﷺ) نے معراج پاک کی اہمیت اور اس عظیم معجزہ کی عظمت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے جبریل سے دو باتیں پوچھیں۔ اول یہ کہ اس واقعہ معراج کی تصدیق کون کرے گا۔ جبریل نے جواب دیا کہ آپ کا عاشق زار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کی تصدیق کر کے صدیق کے لقب سے ملقب ہوگا۔ پھر نبی محترم رحمت دو عالم (ﷺ) نے اپنے رب جلیل کے کرم کریمانہ اور اس کے بخشش وعطا کے سامنے اپنے علوئے مرتبت اور رفعت وعظمت پر نازاں ہوتے ہوئے جبریل سے یوں کہا ۔

معراج میں جبریل سے کہنے لگے شاہ امم
تم نے دیکھا ہے جہاں بتلایئے کیسے ہیں ہم

جبریل امین کہنے لگے اے مالکِ باغِ ارم
مالکِ ارض وسما اے مہ جبیں تیری قسم

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام!
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

## ﴿اُم ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان﴾

حضرت اُم ہانی بنت ابی طالب جن کا نام ہند ہے، فرماتی ہیں کہ معراج سے واپسی پر نماز فجر سے پہلے نبی (ﷺ) نے ہمیں جگایا اور جب ہم نماز فجر ادا کر چکے تو حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا اے امِ ہانی جب رات میں نے نماز عشاء تمہارے ساتھ پڑھی ۔تو میں بیت المقدس چلا گیا ۔ پھر تمام واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا ۔اب صبح کی نماز پھر میں نے تمہارے ساتھ پڑھی ہے ۔ یہ کہہ کر آپ باہر جانے کے لئے تیار ہوئے ۔حضرت امِ ہانی نے آپ کی چادر کا ایک کونہ پکڑ کر کہا کہ آپ لوگوں سے یہ واقعہ بیان نہ کریں ۔کیونکہ یہ لوگ آپ کی تکذیب کرنے کے علاوہ آپ کو ایذاء بھی پہنچائیں گے ۔آپ نے ارشاد فرمایا، اے امِ ہانی میں یہ واقعہ لوگوں سے ضرور کہوں گا ۔ یہ فرما کر آپ باہر تشریف لے گئے اور اس عظیم واقعہ کی لوگوں کو خبر دی ۔لوگوں نے تعجب کیا اور چہ میگوئیاں ہونے لگیں ۔اور آپ کی تکذیب کرنے کے منصوبے بنانے لگے ۔ مشرکین مکہ بھاگے بھاگے اپنے سردار ابوجہل کے پاس آئے اور اسے سارا واقعہ کہہ سنایا اسی وقت یہ ازلی شقی، نبی (ﷺ) کے پاس آکر سوالات کرنے لگا آپ اسے مسکت جوابات دیتے رہے۔

یہ سن کر وہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اب ایسی بات ہاتھ لگی ہے جس سے مسلمانوں کو ورغلانا اور بہکانا کوئی مشکل نہیں رہا ۔ یہ سوچ کر وہ اٹھا اور سیدھا حضور (ﷺ) کے غارِ یار رفیق سفر و حضر مصاحب قبر و حشر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور زیر لب خندہ ہو کر بد باطنی کے ترکش سے طنز و مزاح کے تیر نکال کر اس پرستار حق کو شکار کرنے لگا اور سوقیانہ انداز میں یوں کہنے لگا کہ اے ابوبکر اگر کوئی یہ کہے کہ میں رات کے ایک لمحے میں بیت المقدس گیا وہاں سے عرش اعظم اور لامکان پر پہنچا اور خدا سے مل کر کئی سال گزارنے کے بعد اس حالت میں واپس لوٹا کہ زنجیر در کو جنبش تھی ۔آب وضو رواں تھا اور بستر کی گرمی برقرار تھی کیا ایسی بات پر تم یقین لاؤ گے؟ آپ نے جواب دیا ہرگز نہیں۔

یہ سننا تھا کہ ابوجہل مسکرایا اور سمجھ بیٹھا کہ کام بن گیا ۔فوراً بول اٹھا کہ تیرے دوست اور نبی محمد (ﷺ) نے ایسا دعویٰ کیا ہے ۔آپ فرمانے لگے ۔کیا تو سچ کہتا ہے اور تو نے واقعی خود ان کی زبانی یہ سب سنا ہے؟ ابوجہل بولا ۔ہاں ہاں ۔میں ابھی سن کر آرہا ہوں بلکہ

میرے علاوہ بہت بڑے اجتماع نے بھی یہ بات سنی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اگر یہ سچ ہے تو میں یقین کرتا ہوں کہ

صدق اللّٰہ و صدق رسولہ النبی الکریم.

اللہ بھی سچا ہے اور اس کا پیارا رسول محمد (ﷺ) بھی سچے ہیں۔ ابوجہل جھنجھلا کر کہنے لگا ارے تم ابھی منکر ہو گئے تم تو ابھی یہ الفاظ کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی بھی اس قسم کا دعویٰ کرے تو میں اسے ہرگز تسلیم نہیں کروں گا۔ آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ ارے نادان میں نے واقعی یہ کہا تھا کہ اگر کوئی یہ بات کہے تو میں ہرگز نہ مانوں گا لیکن میرا پیارا محبوب ''کوئی'' تو نہیں وہ تو وہی ہے جس کے کہنے پر میں نے خدا کو مان لیا ہے۔ اسی کے کہنے پر میں معراج پاک کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ یہ سن کر ابوجہل لعین اپنا سا منہ لے کر رہ گیا اور اس واقعہ کی تصدیق کرنے کے صلے میں رحمت دوعالم (ﷺ) نے آپ کو 'صدیق اکبر' کا خطاب عطا فرمایا۔ (رضی اللہ عنہ)

## ﴿شبِ معراج امام غزالی کو بلایا گیا﴾

امام اصفہانی نے محاضرات میں سیدنا امام شاذلی صاحب حزب البحر رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل فرمایا ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ کے باہر حرم میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا اژدہام ہونا شروع ہوا۔ میں نے دریافت کیا یہ کیسا اجتماع ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام رسل و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سید عالم حضرت رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں منصور حلاج کی سوء ادبی کے بارہ میں شفاعت کے لئے حاضر ہو رہے ہیں۔ میں نے جو تخت دیکھا تو اس پر ہمارے نبی حضرت محمد (ﷺ) تنہا رونق افروز ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور ان مقدس حضرات کی باتیں سننے لگا تو موسیٰ علیہ السلام نے حضرت رسول اکرم (ﷺ)

سے عرض کیا حضور! آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں تو آپ ان میں سے کوئی ایک عالم دکھائیں۔ حضور (ﷺ) نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ایک سوال کیا۔ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دس جوابات دیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جواب سوال کے مطابق ہونا چاہیے۔ ایک سوال کا ایک جواب دینا تھا آپ نے دس جواب کیوں دیئے۔ امام غزالی نے عرض کیا حضور معاف فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بھی ایک ہی سوال کیا تھا۔

وما تلک بیمینک یموسیٰ۔

اے موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ آپ نے اس کے کئی جواب دیئے کہ یہ میری لکڑی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے پتے جھاڑتا ہوں اور اس کے علاوہ میرے اور کام بھی اس سے انجام ہوتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ایک سوال کا ایک جواب کافی تھا کہ یہ میری لکڑی ہے۔ امام شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ منظر دیکھ کر کہ حضور نبی کریم (ﷺ) تنہا تخت پر جلوہ افروز ہیں اور تمام انبیاء بالخصوص حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، نوح علیہ السلام، عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام جیسے اولوالعزم انبیاء علیہم السلام سب حضور (ﷺ) کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں کتنی بڑی اور جلالت محمدی (ﷺ) کا مظاہر ہے۔ میں سوچ بچار میں لگا ہوا تھا اور اپنے دل میں بحالتِ خواب حضور علیہ السلام کی قدر و منزلت پر متعجب تھا کہ اچانک کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا۔ میں نے جو اسے دیکھا تو مسجد اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت مسجد اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا اس نے کہا کیا تعجب کرتا ہے یہ سب حضور ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سن کر مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوئی تو اس وقت مجھے افاقہ ہوا۔ میں نے اس منتظمِ مسجد اقصیٰ کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔ (روح البیان صفحہ ۵۷ جلد ۵)

# آٹھواں اسلامی مہینہ

## شعبان المعظم

شعبان ،شعب سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہیں گھاٹی وغیرہ کیونکہ اس ماہ میں خیرو برکت کا عمومی ورود ہوتا ہے اس لئے اسے شعبان کہا جاتا ہے، جس طرح گھاٹی پہاڑ کا راستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینہ خیرو برکت کی راہ ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) فرمایا کرتے تھے کہ جب ماہِ شعبان آجائے تو اپنے جسموں کو پاکیزہ رکھو اور اس ماہ میں اپنی نیتیں اچھی رکھو، انہیں حسین بناؤ۔

### حضور (ﷺ) کا معمول:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب حضور (ﷺ) بغیر روزہ کے نہیں رہیں گے اور پھر آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے اور آپ شعبان میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔

نسائی کی حدیث میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور (ﷺ) سے عرض کی کہ میں نے آپ کو سال کے کسی مہینہ میں (رمضان کے فرض روزوں کے سوا) شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا لوگ رجب اور رمضان کے اس درمیانی مہینے سے غافل ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ عزوجل کے حضور اعمال لائے جاتے ہیں لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل اللہ عزوجل کی بارگاہ میں لایا جائے تو میں روزہ سے ہوں۔

صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ماہِ رمضان کے علاوہ اور کسی مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے حضور (ﷺ) کو نہیں دیکھا اور آپ کو

شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں بہت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ایک روایت میں ہے کہ آپ شعبان کے پورے روزے رکھتے تھے۔مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) شعبان کے چند دن چھوڑ کر سارا ماہ روزے رکھا کرتے تھے۔ یہ روایت پہلی روایت کی تفسیر ہے، پورے شعبان سے مراد اکثر شعبان ہے۔

کہا گیا ہے کہ آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید اور مسرت کی ہیں جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے دو عید کی راتیں خوشی ومسرت کی ہیں ،فرشتوں کی عید رات برأت کی رات یعنی پندرہ شعبان کی رات اور لیلۃ القدر ہیں اور مومنوں کی عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتیں ہیں۔اسی لئے پندرہ شعبان کی رات کو فرشتوں کی عید رات کا نام دیا گیا ہے۔علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ رات سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے،جمعرات ہفتہ کے گناہوں کا کفارہ اور لیلۃ القدر عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یعنی ان راتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور یادِ الٰہی میں ساری رات جاگ کر گذار دینا گناہوں کے کفارہ کا سبب ہوتا ہے اسی لئے اس رات کو کفارے کی رات بھی کہا جاتا ہے اور اسے زندگی کی رات بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ المنذری نے مرفوعاً یہ حدیث نقل کی ہے کہ جس نے دو عید راتیں اور پندرہ شعبان کی رات جاگ کر گذار دی تو ایسے دن میں جب کہ تمام دل مرجائیں گے اس انسان کا دل نہیں مرے گا۔

☆......اسے شفاعت کی رات بھی کہتے ہیں کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے کہ آپ نے تیرہویں کی رات اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کی شفاعت کی دعا مانگی،اللہ عزوجل نے ایک تہائی امت کی شفاعت مرحمت فرمائی اور آپ نے چودہویں کی رات پھر امت کی شفات کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے دو تہائی امت کی شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائی پھر آپ نے پندرہویں کی رات اپنی امت کی شفاعت کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے تمام امت کی شفاعت منظور فرمائی مگر وہ شخص جو رحمتِ الٰہی سے اونٹ کی طرح دور بھاگ گیا اور گناہوں

پر اصرار کر کے خود ہی دور سے دور تر ہوتا گیا، (اس شفاعت سے محروم رہے گا)

☆......اسے بخشش کی رات بھی کہتے ہیں۔امام احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات اپنے بندوں پر ظہور فرماتا ہے اور دو شخصوں کے علاوہ دنیا میں رہنے والے تمام انسانوں کو بخش دیتا ہے، ان دو میں سے ایک مشرک اور دوسرا کینہ پرور ہے۔

☆......اسے آزادی کی رات بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ ابنِ اسحٰق نے حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے حضور (ﷺ) نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کسی کام کے لئے بھیجا، میں نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی جلدی کیجئے میں حضور (ﷺ) کو اس حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ آپ پندرہ شعبان کی رات کے سلسلے میں گفتگو فرمارہے تھے۔حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا اے انس! بیٹھ میں تجھے شعبان کی پندرہویں رات کی بات سناؤں، ایک مرتبہ یہ رات میری باری کی تھی، حضور (ﷺ) تشریف لائے اور میرے ساتھ لحاف میں لیٹ گئے، رات کو میں بیدار ہوئی تو میں نے آپ کو نہ پایا۔میں نے اپنے دل میں کہا شاید حضور (ﷺ) اپنی لونڈی قبطیہ کی طرف تشریف لے گئے ہوں، میں اپنے گھر سے باہر نکلی، جب میں مسجد سے گزری تو میرا پاؤں آپ پر پڑا، آپ فرمارہے تھے کہ میرے جسم اور خیال نے تجھے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور یہ میرا ہاتھ ہے میں نے اس ہاتھ سے کبھی اپنے جسم کو گناہ سے آلودہ نہیں کیا اے ربِ عظیم! تجھ سے ہی ہر عظیم کام کی امید کی جاتی ہے۔میرے اس چہرے نے تجھے سجدہ کیا جسے تو نے پیدا فرمایا، اسے صورت بخشی، اس میں کان اور آنکھ پیدا کی۔پھر آپ نے سر اٹھا کر کہا اے اللہ! مجھے ڈرنے والا دل عطا فرما جو شرک سے بری اور منزہ ہو، کافر اور بدبخت نہ ہو، پھر آپ سجدہ میں گر گئے اور میں نے سنا آپ اس وقت فرمارہے تھے اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیرے عفو کے طفیل تیری گرفت سے پناہ مانگتا ہوں، میں

تیری مکمل تعریف نہیں کرسکتا جیسا کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ میں وہی کچھ کہتا ہوں جو کچھ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) نے کہا۔ میں اپنا چہرہ اپنے آقا کے لئے خاک آلود کرتا ہوں اور میرا آقا اس لائق ہے کہ اس کے آگے چہرہ خاک آلود کیا جائے۔

پھر آپ نے سر اٹھایا تو میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ یہاں تشریف فرما ہیں اور میں وہاں تھی۔ آپ نے فرمایا اے حمیرا! کیا تم نہیں جانتیں کہ یہ پندرہ شعبان کی رات ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہے، مگر چھ آدمی اس رات بھی محروم رہتے ہیں، شراب خور، والدین کا نافرمان، عادی زانی، قاطع رحم، چنگ ورباب بجانے والا اور چغل خور۔ ایک روایت میں رباب بجانے والا کی جگہ مصور کا لفظ ہے۔

☆......اسے قسمت اور تقدیر کی رات کا نام بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ جب شعبان کی پندرہویں شب آتی ہے تو ملک الموت کو ہر اس شخص کا نام لکھوادیا جاتا ہے جو اس شعبان سے آئندہ شعبان تک مرنے والا ہوتا ہے، آدمی پودے لگاتا ہے، عورتوں سے نکاح کرتا ہے، عمارتیں بناتا ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں ہوتا ہے اور ملک الموت اس انتظام میں ہوتا ہے کہ اسے کب حکم ملے اور وہ اس کی روح قبض کرے۔

## ﴿شعبان شریف اور شب برأت﴾

جس طرح سارے انسان ہم جنس ہونے کے باوجود آپس میں برابر نہیں بلکہ فضیلت کے اعتبار سے ان میں ہزارہا درجات کا فرق ہے۔ یونہی مہینے، دن، راتیں اور گھڑیاں بھی ایک جیسی نہیں۔ دعاؤں کی قبولیت میں زہد وتقویٰ کے علاوہ مخصوص اوقات کو بھی دخل ہے

زہد وتقویٰ سے نہیں ہوتیں دعائیں مستجاب
وقت ہیں کچھ خاص خاص اور ہیں دعائیں خاص خاص

جن اوقات کو خداوند کریم کے محبوبوں کی ولادت اور وصال یا کسی نعمت ورحمت کے

نزول سے تعلق ہے ان کی شان الگ ہے۔ ہم ایسے دنوں کو ان بزرگوں سے منسوب کرتے ہیں یا ان واقعات وانعامات سے مثلاً یوم میلاد، یوم عاشورہ، یوم النحر (قربانی کا دن) مگر قرآن حکیم کے الفاظ میں وہ سب ایام اللہ (یعنی اللہ کے دن) ہیں۔ گویا شہنشاہ حقیقی نے ان کی عظمت کو چار چاند لگانے کے لئے انہیں اپنی نسبت سے نوازا ہے۔

شعبان شریف اسلامی تقویم کا آٹھواں مہینہ ہے۔ یہ خود بھی عظیم ہے اور دو عظیم پڑوسیوں (رجب المرجب اور رمضان المبارک) کے درمیان بھی ہے۔ اسے شہر حبیب الرحمٰن (یعنی محبوب خدا ﷺ کا مہینہ) بھی کہا جاتا ہے۔ حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

شعبان میں پانچ حروف ہیں۔ (۱) ش، شرف کا ہے۔ (۲) ع، علو (بلندیٔ شان) کا (۳) ب، برّ (احسان اور بھلائی) کا، (۴) ا، الفت کا اور (۵) ن، نور کا۔

اس مہینے میں یہ پانچوں حروف بارگاہِ الٰہی سے بندے کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، برکتوں کا نزول ہوتا ہے، خطاؤں کو معاف کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) پر درود کی کثرت کی جاتی ہے۔ درود بھیجنے کا یہ خاص مہینہ ہے۔ رسولِ خدا (ﷺ) کا ارشاد ہے:

جو ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس لئے ہر دانش مند کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مہینے میں درود شریف سے غافل نہ رہے بلکہ رمضان کے استقبال کی تیاری شروع کر دے۔ گذشتہ اعمال سے توبہ کر کے گناہوں سے پاک ہو جائے، ماہِ شعبان ہی میں اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری کرے، رسول اللہ (ﷺ) کا وسیلہ پکڑے کہ خدا اس کے دل کی خرابی دور فرما دے اور دل کی بیماری کا علاج ہو جائے، اس بارے میں دیر نہ کرے۔ دن تو صرف تین ہیں، ایک کل جو گذر گیا ایک آج جو عمل کا دن ہے ایک آنے والا کل جس کی محض امید ہی کی جا سکتی ہے (آنے کا یقین نہیں) اسی طرح مہینے

تین ہیں ، رجب تو گذر گیا ۔ رمضان تک زندگی کا کیا یقین ، پس شعبان جو موجود ہے اطاعت وعبادت کے لئے اسے غنیمت سمجھنا چاہئے ۔ حضور (ﷺ) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

۱)......بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔

۲)......بیماری سے پہلے صحت کو۔

۳)......مفلسی سے پہلے تونگری کو۔

۴)......مشغول ہونے سے پہلے فرصت کو۔

۵)......مرنے سے پہلے زندگی کو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم (ﷺ) نے فرمایا: رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسے دوسرے کلام پر قرآن پاک کی فضیلت اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام انبیاء پر میری فضیلت اور دوسرے مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کائنات پر اللہ کی فضیلت ۔ (غنیۃ)

شیخ ابونصر نے بالاسناد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) اسطرح مسلسل روزے رکھتے تھے کہ ہم خیال کرنے لگتے حضور کسی دن کا روزہ نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزہ دار نہ ہوتے تو ہم خیال کرتے آپ (ﷺ) اب روزہ نہیں رکھیں گے؟ آپ (ﷺ) کو شعبان کے روزے بہت زیادہ محبوب تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا سبب ہے کہ آپ ماہِ شعبان میں (بکثرت) روزے رکھتے ہیں ، آپ نے فرمایا: عائشہ! یہ ایسا مہینہ ہے کہ سال کے باقی عرصے میں مرنے والوں کے نام ملک الموت کو لکھ کر اس ماہ میں دے دیئے جاتے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا نام ایسی حالت میں اسے دیا جائے کہ میرا روزہ ہو ۔ (غنیۃ شریف)

## ﴿شب برأت﴾

یوں تو سارا مہینہ رحمت وبرکت کا مہینہ ہے مگر اس کی پندرہویں رات جسے شب برأت کہتے ہیں بہت فضیلت وعظمت والی رات ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک قرآن حکیم میں اسے لیلۃ مبارکہ یعنی برکت والی رات کہا گیا ہے۔ حضور اکرم (ﷺ) فرماتے ہیں کہ نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور مشرک، کینہ پرور، قطع رحمی کرنے والے اور بدکار عورت کے سوا سب کو بخش دیتا ہے، ابونصر نے بالا سناد مروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک رات میں نے حضور رسول اللہ (ﷺ) کو بستر پر نہ پایا تو (آپ کی تلاش میں) گھر سے نکلی۔ میں نے دیکھا آپ بقیع (کے قبرستان) میں موجود ہیں اور آپ کا سرِ انور آسمان کی طرف اٹھا ہوا ہے۔ حضور (ﷺ) نے مجھے دیکھ کر فرمایا، کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری حق تلفی کریں گے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (ﷺ) میرا گمان تو یہی تھا کہ آپ کسی بی بی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمانِ دنیا پر جلوہ فرما ہوتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا ”میرے پاس نصف شعبان کی شب جبریل آئے اور کہا یا رسول اللہ! آسمان کی طرف اپنا سرِ انور اٹھایئے“ میں نے ان سے پوچھا ”یہ کون سی رات ہے؟“ انہوں نے کہا ”یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا بشرطیکہ وہ جادوگر، کاہن، سود خور، زانی اور عادی شرابی نہ ہو۔ ان لوگوں کی رب تعالیٰ بخشش نہیں کرتا جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔ پھر جب رات کا چوتھائی حصہ گذر گیا تو جبرئیل پھر آئے اور کہا ”یا رسول اللہ اپنا سر مبارک اٹھایئے!

آپ نے ایسا ہی کیا دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہیں اور

پہلے دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا ہے، خوشی ہے اس شخص کے لئے جس نے اس رات رکوع کیا۔

دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا ہے، خوشی ہو اس شخص کے لیے جس نے اس رات سجدہ کیا۔

تیسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ کہہ رہا ہے کہ خوشی ہو اس کیلئے جس نے اس رات دُعا کی۔

چوتھے دروازے پر ایک اور فرشتہ پکارتا ہے، خوشی ہو اس رات ذکر کرنے والوں کو۔

پانچویں دروازے پر ایک اور فرشتہ اعلان کرتا ہے، خوشی ہو اس کے لئے جو خوفِ خدا میں اس رات رویا۔

چھٹے دروازے پر ایک اور فرشتہ پکارتا ہے، اس رات تمام مسلمانوں کو خوشی ہو۔

ساتویں دروازے پر ایک اور فرشتہ کہتا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کی آرزو اور طلب پوری کی جائے۔

آٹھویں دروازے پر فرشتہ آواز دیتا ہے، کیا کوئی معافی مانگنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں۔

حضور (ﷺ) فرماتے ہیں، میں نے پوچھا۔ ''جبرئیل یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے'' جبرئیل نے کہا ''اول شب سے طلوع فجر تک''۔ اس کے بعد جبرئیل نے کہا، یا محمد (ﷺ) اس رات میں رہائی پانے والوں کی تعداد بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہو گی۔

حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''کسی کو اس رات سعادت نصیب ہوتی ہے تو کسی کو شقاوت۔ کسی کو جزا دی جاتی ہے تو

کسی کو رسوا کیا جاتا ہے، کسی کو سرفراز کیا جاتا ہے تو کسی کو سرنگوں، کسی کو اجر دیا جاتا ہے تو کسی کو جدا کیا جاتا ہے، بہت سے کفن دھوئے ہوئے تیار رکھے ہوتے ہیں لیکن کفن پہننے والے (لاعلمی وغفلت کی بناء پر) بازاروں میں گھوم رہے ہوتے ہیں، بہت سے لوگوں کی قبریں کھدی ہوتی ہیں اور وہ خوشی میں مگن ہوتے ہیں، بہت سے چہرے ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کی موت سر پر کھڑی ہوتی ہے۔ ادھر بہت سے مکان نو کی تعمیر قریبِ تکمیل ہوتی ہے۔ اُدھر ان کے مالک کوچ کو تیار ہوتے ہیں۔'' (غنیۃ الطالبین)

مختصر یہ کہ شب برأت ذکر وفکر، مجاہدہ و مراقبہ، رکوع وسجود اور تلاوت و درود و سلام کیلئے وقف ہونی چاہیے۔ اپنے گذشتہ اعمال بد پر ندامت کا اظہار کر کے بخشش کی دعائیں مانگنی چاہئیں اور آئندہ نیک اعمال کے لئے کمر بستہ ہو جانا چاہئے۔ یوں تو جب بھی اپنے بزرگوں اور دوسرے فوت شدہ بہن بھائیوں کو ایصال ثواب کیا جائے بہتر ہے مگر اس رات کو اور بھی زیادہ بابرکت ہے۔ یونہی زیارتِ قبور بھی خصوصیت کے ساتھ اس رات کے اچھے اعمال میں سے ہے۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اتنی مقدس رات کو بھی بعض لوگ کھیل کود میں ضائع کر دیتے ہیں۔ آتش بازی، لہو ولعب اور پٹاخے چھوڑنا یوں بھی مناسب نہیں مگر اس رات کو اور بھی غلط ہے۔ احادیث وروایات نے کتنی تاکید کے ساتھ رات کو ذکر وفکر اور دن کو روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی مگر ہم ہیں کہ انجام سے بے پرواہ ہو کر جو جی میں آئے کر گزرتے ہیں۔ اسی کو شعور کی موت کہا جاتا ہے۔

## شب برأت کیسے منائیں، شب برأت میں کیا کریں

### ۱) توبہ واستغفار:

شبِ برأت کو اولاً تمام اعمالِ بد یعنی صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے پورے خلوص نیت کے ساتھ توبہ کی جائے تاکہ بیداریٔ شب کی حقیقی منفعت، قبولیت عبادت اور حصول اجر وثواب

سے بہرہ ور ہوں۔ اس طرح دائمی رضائے الٰہی اور اطاعتِ مصطفوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی سعادت حاصل ہوگی۔

۲) کامل شب بیداری:

ساری رات کی بیداری نہایت ہی احسن، پسندیدہ اور قضائے حاجات کا ذریعہ ہے۔ بغیر کسی عذرِ واقعی و شرعی کے اس رات کی بیداری سے پہلوتہی نہ کی جائے۔ شب برأت کو جاگنا اور عبادت میں گزارنا سنت مصطفوی ہے اور اکابر اسلاف کا اس پر عمل رہا ہے۔

۳) نوافل:

شب بیداری کے موقع پر جس قدر ممکن ہو نوافل ادا کریں۔ آپ کسی بھی طریقے سے جس تعداد میں چاہیں پڑھ سکتے ہیں، ہاں کچھ مخصوص طریقوں سے نفل پڑھنا مختلف بزرگوں سے منقول ہیں۔ ان طریقوں کی پیروی کرنا یقیناً زیادہ برکت کا باعث ہوگا۔

الف) بارہ رکعتیں۔

ب) دو نفل:۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پانچ پانچ سو بار

ج) دس نوافل:۔ دو، دو کی نیت سے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص سو، سو بار۔

د) دو نفل:۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص سو، سو بار۔ یہ نوافل شب برأت کے آغاز میں یعنی نماز عشاء کے بعد جلد از جلد ادا کیے جائیں۔

ر) سو نوافل:۔ دو، دو کی نیت سے ہر رکعت میں دس دس بار قل شریف۔

۴) تلاوت:

ذکر، درود شریف۔ جس قدر ہو سکے قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ کلمہ طیبہ اسم ذات الٰہی اور درود شریف کی کثرت کریں۔

۵) قبرستان جانا اور دعائے مغفرت کرنا:

حضور سیدنا رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) شب برأت، شب قدر، ایام عید اور کئی مواقع پر

جنت البقیع (جو مدینہ منورہ میں مسلمانوں کا قبرستان تھا اور اب بھی موجود ہے) میں تشریف لے جایا کرتے اور اہل قبور کے لیے بالخصوص اور پوری امت کے لئے بالعموم دعائیں فرمایا کرتے تھے، مخدومۂ دارین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ثابت ہے کہ اس شب سرکار مدینہ (ﷺ) جنت البقیع تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ لہٰذا ہم بھی شب برأت کو عام مسلمانوں کے مقابر اور مشائخ کے مزارات پر بھی حاضر ہوں اور دعا کریں یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستحسن ہے۔

## ہم شب برأت میں کیا نہ کریں:

صاف ظاہر ہے کہ جو افعال عام دنوں اور راتوں میں بھی ناجائز اور ممنوع ہیں وہ خاص رحمت و افضلیت کے مواقع پر شدید ممانعت کا حکم رکھتے ہیں۔ اس لئے اس مبارک رات سینما بینی، فضول گوئی، لغو بیانی، گانے بجانے، غیر اخلاقی و غیر شرعی حرکات، آتش بازی سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اس مبارک موقع پر آتش بازی کا ایسا مذموم و قبیح رواج چل نکلا ہے جو اس رات کی رحمانی برکت کے بجائے شیطانی نحوست کا باعث ہے۔ ہم اس قسم کے کاموں سے عذاب کی دعوت دیتے ہیں حالانکہ یہ رات تو ثواب کمانے کی رات ہے۔ خدا تعالیٰ آسمانوں سے ملائکہ رحمت بھیجتا ہے اور بخشش و رحمت کے دروازے کھولتا ہے مگر ہم مسلمان آسمان کی طرف بارودی ہوائیاں بھیج کر اور زمین پر آتش برسا کر گویا رحمت کو دور بھگاتے ہیں۔ یہ بے حد غفلت اور ناکامی کے کام ہیں۔ اس سے جانی، مالی، ایمانی اور روحانی نقصان ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اس شب کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

## وظیفہ:

شعبان المعظم کی چودہ تاریخ کو بعد نماز عصر آفتاب غروب ہونے کی وقت باوضو چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم.

اللہ پاک اس دعا کے پڑھنے والے کے چالیس سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔

## چودہ شعبان المعظم

شعبان کی چودہ تاریخ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ حشر کی آخری تین آیات ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز واسطے مغفرتِ گناہ بہت افضل ہے۔

ایضاً: چودہ شعبان قبل نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بھی بخششِ گناہ میں بہت فضیلت والی ہے۔ (انشاء اللہ العظیم)

پندرھویں شب:

آنحضرت (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب کی عبادت بہت افضل ہے۔ فرمایا اس شب کو اللہ پاک اپنے بندوں کے لئے بے شمار دروازے اپنی رحمت کے کھول دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو آج کی شب مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اس کو عذابِ دوزخ سے نجات دے کر اس کی مغفرت کروں۔ فرمایا آپ نے کہ اس شب کی عبادت کرنے والے پر دوزخ کی آگ اللہ پاک حرام کر دیتا ہے۔

نفل نماز:

شعبان کی پندرھویں شب کو غسل کرے اگر کسی تکلیف کے سبب غسل نہ کرے تو صرف باوضو ہو کر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: شعبان کی پندرھویں شب دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ بعد سلام کے درود شریف ایک سو

دفعہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی ہو جائے گی۔

**ایضاً:** پندرہویں شب ماہ شعبان آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر ایک ایک بار سورۃ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھنی ہے واسطے مغفرتِ گناہ یہ نماز بہت افضل ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کی اللہ پاک بخشش فرمائے گا۔

**ایضاً:** پندرہویں شب کو آٹھ رکعت دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھنی ہے بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک دفعہ پھر سورۃ توبہ کی آخری آیات لقد جاءکم رسول تا عظیم ایک بار پڑھے واسطے قبولیت دعا خواہ دنیاوی ہو یا دینی یہ نماز بہت افضل ہے۔

**ایضاً:** پندرہویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی دس مرتبہ دوسری میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ نشرح دس مرتبہ، تیسری میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ قدر دس مرتبہ چوتھی میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاس دس مرتبہ پڑھے پھر چار رکعت اسی ترتیب سے پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں کی توبہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کے گناہ صغیرہ وکبیرہ اللہ پاک معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

**وظائف:**

پندرہویں شب کو سورۃ بقرہ کا آخری رکوع آمن الرسول سے کافرین تک اکیس مرتبہ پڑھنا واسطے امن وسلامتی حفاظت جان ومال افضل ہے۔

**ایضاً:** شب پندرہویں سورۃ یٰسین تین مرتبہ پڑھنے سے حسب ذیل فائدے ہیں۔ ترقی رزق۔ درازئ عمر، ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہنا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

ایضاً: شعبان کی پندرہویں شب سورۂ دخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ پروردگار عالم ستر حاجات دنیا کی اور ستر حاجت عقبیٰ کی قبول فرمائے گا۔

## نفل نماز پندرہ تاریخ:

شعبان کی پندرہ تاریخ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار سورۂ اخلاص دس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ تکاثر ایک بار سورۂ اخلاص دس دفعہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون تین بار۔ سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کی بے حد فضیلت ہے اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے پر خاص کرم قیامت کے دن فرمائے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

## وظائف:

ماہ شعبان میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعاء کو پڑھنا واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ اِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَايَمْلِكُ نَفْسَهٗ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَامَوْتًا وَّ لَاحَيٰوةً وَلَا نُشُوْرًا۔

ایضاً: رسول اکرم (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان میں جو کوئی تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا بروزِ حشر اس کی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائے گی۔

## نفل روزہ:

ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے روزہ کی بڑی فضیلت ہے جو کوئی یہ روزہ رکھے گا باری تعالیٰ عزوجل اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

# نواں اسلامی مہینہ

## رمضان المبارک

حضرت رسول اللہ (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک بہت ہی بابرکت اور فضیلت والا مہینہ ہے اور یہ صبر وشکر اور عبادت کا مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کی عبادت کا ثواب ستر درجہ عطاء ہوتا ہے۔ جو کوئی اپنے پروردگار کی عبادت کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے گا اس کی بڑی جزا خداوند تعالیٰ عطاء فرمائے گا۔

### وظائف:

ماہ رمضان المبارک کی پہلی شب بعد نماز عشاء ایک مرتبہ سورہ فتح پڑھنا بہت افضل ہے۔

ایضاً: ماہ رمضان کی پہلی شب بعد نماز تہجد آسمان کی طرف منہ کر کے بارہ مرتبہ یہ دعاء پڑھنی بہت افضل ہے۔

لَاۤاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ.

ایضاً: ماہ رمضان المبارک میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعائے مغفرت کو تین مرتبہ پڑھنا بہت افضل ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَاۤاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اِلَیْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَایَمْلِکُ نَفْسَهٗ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَامَوْتًا وَّ لَاحَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا.

رمضان شریف میں ہر نماز عشاء کے بعد روزانہ تین مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی بہت فضیلت ہے اوّل مرتبہ پڑھنے سے گناہوں کی مغفرت ہوگی دوسری دفعہ پڑھنے سے دوزخ سے آزاد ہوگا تیسری بار پڑھنے سے جنت کا مستحق ہوگا۔

### پہلی شب قدر:

حضور انور سرکار دوعالم (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے جو مرد یا عورت یہ خواہش کرے کہ میری قبر روشنی سے منور ہو تو اسے چاہئے کہ ماہ رمضان کی شب

قدروں میں کثرت کے ساتھ عبادت الٰہی بجالائے تاکہ ان مبارک اور متبرک راتوں کی عبادت سے اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال سے برائیاں مٹا کر نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے۔
شب قدر کی عبادت ستر ہزار شب کی عبادتوں سے افضل ہے۔

### نوافل:

اکیسویں (۲۱) شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

اکیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے نماز ختم کر کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز اور شب قدر کی برکت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا۔

### وظائف:

ماہ رمضان کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

### دوسری شب قدر:

ماہ مبارک کی تیئسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔
پھر بعد سلام کے ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔
انشاء اللہ تعالیٰ واسطے مغفرتِ گناہ کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

تیئسویں شب قدر کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک دفعہ سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔

اور بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

**وظائف:**

تیئسویں شب کو سورۂ یٰسین ایک بار اور سورۂ رحمٰن ایک مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔

## تیسری شب قدر:

ماہ رمضان کی پچیس تاریخ کی شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار ہر رکعت میں پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے کلمۂ طیبہ ایک سو دفعہ پڑھنا ہے۔

درگاہ رب العزت سے انشاء اللہ تعالیٰ بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

**ایضاً:** پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ استغفار پڑھے۔ یہ نماز بخششِ گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔

**ایضاً:** پچیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد سلام کے ستر دفعہ کلمہ شہادت پڑھنا ہے۔

یہ نماز واسطے نجات عذابِ قبر بہت افضل ہے۔

**وظائف:**

ماہ رمضان پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ دخان پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک اس سورۃ کے پڑھنے کے باعث عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

**ایضاً:** پچیسویں شب سات مرتبہ سورۂ فتح پڑھنا واسطے ہر مراد کے بہت افضل ہے۔

## چوتھی شب قدر:

ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔

اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (انشاءاللہ العظیم)

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین تین دفعہ سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھ کر گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ اللہ پاک معاف فرمائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ تکاثر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔

اس نماز پڑھنے والے پر سے اللہ پاک موت کی سختی آسان کرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر سے عذاب قبر بھی معاف ہو جائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ یہ تسبیح معظم پڑھنی ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔

انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کو پڑھنے والے اپنے مصلےٰ سے نہ اٹھیں گے کہ اللہ پاک ان کو اور ان کے والدین کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لئے جنت آراستہ کرو اور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہ آئے گی۔ واسطے مغفرت یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۂ الم نشرح

ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام ستائیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔ انشاءاللہ العظیم واسطے ثواب بے شمار عبادت کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین دفعہ سورہ اخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام سجدہ میں سر رکھ کر ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ط

اس کے بعد جو حاجت دنیاوی یا دینی طلب کرے وہ انشاءاللہ تعالیٰ درگاہ باری تعالیٰ میں قبول ہوگی۔

وظائف:

ستائیسویں شب کو سورۂ ملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔ ستائیسویں شب کو ساتوں حٰمٓ پڑھے یہ ساتوں حٰمٓ عذاب قبر سے نجات اور مغفرت گناہ کے لئے بہت افضل ہیں۔

ایضاً: ستائیسویں شب قدر کو سورۂ ملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔

پانچویں شب قدر:

انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ بعد سلام کے سورۂ الم نشرح ستر مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز واسطے کامل ایمان کے بہت افضل ہے۔

انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

ایضاً: ماہ رمضان کی انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے

درود شریف ایک سو دفعہ پڑھے۔

انشاءاللہ عزوجل اس نماز کے پڑھنے والے کو دربار خداوندی سے بخشش اور مغفرت عطا کی جائے گی۔

وظائف:

ماہ رمضان کی انتیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھے انشاءاللہ تعالیٰ ترقی رزق کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: ماہ رمضان کی کسی شب میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔

## جمعۃ الوداع

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعدِ نماز دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار۔ سورۂ اخلاص دس مرتبہ۔ دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین مرتبہ سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ بعد سلام کے درود شریف دس دفعہ پڑھے۔

اس نماز کے بے شمار فضائل ہیں اور اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک قیامت تک بے انتہا عبادت کا ثواب عطاء فرمائے گا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

## فضائل رمضان

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات کے مطابق رمضان المبارک صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بے حساب اجر ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:

انما یو فی الصابرو ن اجرھم بغیر حساب. (الزمر)

ترجمہ: بے شک صبر کرنے والوں کو ہی ان کا ثواب بغیر گنتی کے بھرپور دیا جائے

گا۔اور حدیثِ پاک کے مطابق یہ غمخواری کا مہینہ ہے اور اس میں ایماندار کی روزی فراخ کردی جاتی ہے۔

**رحمت، مغفرت، نجات:**

ہمارے آقا و مولیٰ (ﷺ) کا فرمان ہے کہ رمضان شریف کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے، دوسرا عشرہ بخشش ہے، اور آخری عشرہ دوزخ سے نجات کا باعث ہے۔

**غلام کے لئے نرمی کا اجر:**

حدیث پاک کے مطابق اپنے غلام کے کام میں جو شخص روزہ اور رمضان کی وجہ سے نرمی کرے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور دوزخ سے نجات دیتا ہے۔اس حدیث پاک کی تشریح میں یہ بات علمائے کرام کے نزدیک محقق ہے کہ اپنے ہر ماتحت پر نرمی کر کے ہم یہ اجر پاسکتے ہیں۔اپنے ملازم ہوں، اولاد ہو یا بیوی یا کوئی ماتحت ہو اس پر روزہ کی وجہ سے کام اور مشقت کو کم کریں گے تو اسے روزہ و رمضان کے ساتھ لگاؤ پیدا ہوگا اور اس کا اجر نرمی کرنے والے کو بھی مل جائے گا۔

**پانچ خصوصیات:**

حضور علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے، میری امت کو رمضان شریف میں پانچ باتیں عطا ہوئیں جو پہلے کسی امت کو نہ ملیں۔

۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲) (رمضان میں) متکبر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۳) فرشتے روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ افطار کرلے۔

۴) اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو آراستہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں سے جلد ہی تکلیف و کمزوری دور ہو جائے گی۔

۵) رمضان کی آخری رات میں انہیں بخش دیا جاتا ہے۔

### جنت کے در کھلتے اور دوزخ کے بند ہوتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ (ﷺ) نے جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ایک روایت میں ہے کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

### اسلام کی سربلندی:

۲ھ رمضان المبارک ہی کی سترہ تاریخ کو جمعۃ المبارک کے دن کفرو اسلام کے درمیان پہلی بڑی جنگ میدانِ بدر میں ہوئی جس میں خداوند تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرما کر اسلام کو سربلندی عطا کی اور کئی گنا بڑے لشکر کو مغلوب کیا۔ گویا ماہ صیام میں ہی یہ اہم اور فیصلہ کن معرکہ ہوا۔

### لیلۃ القدر کا مہینہ:

قرآن پاک کے ارشادات کے مطابق نزول قرآن رمضان میں ہوا اور گویا لیلۃ القدر رمضان میں ہی ہے جس کی ایک رات کی عبادت ایک ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے یہ فضیلت بھی رمضان کو ہی حاصل ہے۔

### معاشرے پر مثبت اثرات:

رمضان المبارک کے ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی پر جسمانی ،روحانی ،اخلاقی ، ظاہری ،باطنی مثبت اثرات بے شمار ہیں۔ تاہم عموماً ہم اپنی آنکھوں سے نظارہ کرتے ہیں اور دل ودماغ سے محسوس کرتے ہیں کہ رمضان کا چاند نظر آتے ہی ہمارے معاشرے اور ماحول میں نیکی اور بھلائی پھیل جاتی ہے اذان ہوتے ہی جیسے گنہگاروں ناکارہ بھی سروں پر ٹوپیاں ،رومال رکھ کر مسجد کو دوڑتے ہیں۔ ناچ گانے فلم ،ٹی وی ،دیگر برائیوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور نماز روزہ کی طرف میلان طبع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے رحمت و بخشش طلب کرتے

ہیں۔کیا عجب نورانی سماں بن جاتا ہے کئی لوگ اسی ماہ سے جو نماز کی پابندی اور دیگر نیکیاں شروع کرتے ہیں تو اس پر ثابت قدم بھی ہو جاتے ہیں اور رمضان کے بعد بھی جاری رکھتے ہیں گویا رمضان المبارک میں ہماری سمجھ اور علم سے زیادہ برکتیں ہیں۔اسی لئے ہمارے آقا و مولیٰ ہادی و رہبر (ﷺ) نے فرمایا کہ اگر تم جان لو کہ تمہارے لیے رمضان میں کیا ہے تو تم تمنا کرو کہ ہمیشہ ہی رمضان کا مہینہ رہے۔(ابن خزیمہ)

## ﴿چند خصوصی عبادات﴾

رمضان المبارک خاص طور پر عبادت کا مہینہ ہے اس میں معمول کی عبادات بھی کثرت سے کی جاتی ہیں اور کچھ ایسی عبادتیں ہیں کہ جو صرف رمضان المبارک میں کی جاتی ہیں اس طرح کی کچھ عبادتوں کا ذکر اور ان کے مسائل کا بیان بھی رمضان شریف کے ضمن میں ہونا ضروری ہے لہٰذا ان مخصوص عبادات میں درج ذیل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)......روزہ (۲)......تراویح (۳)......اعتکاف

۱)......روزہ:

روزہ کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**یآیھا الذین اٰمنو اکتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون○ (البقرہ)**

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔(کنزالایمان)

تاجدار عرب و عجم (ﷺ) کے ارشادات کے مطابق پانچ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن رمضان کا روزہ ہے اور اس کے بغیر دین مکمل نہیں۔رمضان کا روزہ مسلمانوں پر فرضِ عین ہے اور شعائرِ اسلام میں سے ہے۔اس کا نہ رکھنے والا سخت گنہگار ہے اور اس کی فرضیت کا قطعی انکار کرنا کفر ہے۔اس کی توہین کرنا اور اس کے حکم کو ہلکا جاننا بھی مسلمان کے لئے

جائز نہیں۔

## معانی:

شریعت مطہرہ میں صوم یعنی روزہ کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کی عبادت وقرب کی نیت سے طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکنا ہے۔

## جسمانی وروحانی غذا:

کھانا پینا جسمانی غذا ہے اور کم کھانا پینا روحانی غذا ہے۔ گویا کھانا بھی عجیب نعمت ہے کہ اس کا کھانا اور نہ کھانا دونوں غذا ہیں لیکن اگر زیادہ مرتبہ اور پیٹ بھر کر کھایا جائے تو یہ جسم اور روح دونوں کے لئے بیماری ہے۔ اس لئے حکیم دل و جاں حضور نبی کریم (ﷺ) کا ارشاد گرامی ہے کہ جب خوب بھوک لگے تو پھر کھانا کھاؤ اور بھوک سے کم کھاؤ اور روزہ اس کام کے لئے نہایت کامیاب طریقہ ہے۔

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان:

اکثر بیماریاں پیٹ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ بے حساب اور بے وقت کھانے پینے سے ہوتی ہیں اسی لیے شہر علم کے باب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

**خفف طعامک لتآمن اسقامک .**

ترجمہ: اپنا کھانا کم کرو تا کہ تم اپنی بیماریوں سے امن میں رہو۔'' اسی مقصد کے لئے روزہ رکھنا بھی نہایت مفید ہے۔

## حضرت شفیق بلخی کا قول:

آپ فرماتے ہیں کہ عبادت ایک حرفت و پیشہ ہے، خلوت اس کی دکان اور بھوک اس کے آلات (ہتھیار) ہیں۔

## حضرت حکیم لقمان کا قول:

روایت ہے کہ حکیم لقمان نے اپنے فرزند سے کہا جب معدہ بھر جائے تو لذتِ فکر

سو جاتی ہے۔ دانش مندی اور فراست گونگی ہو جاتی ہے اور اعضائے جسمانی عبادت سے جی چراتے ہیں۔

## روزہ کا ثواب:

روزہ رکھنے کا اجر وثواب بہت نرالا واعلیٰ ہے کہ حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا (دینے والا) ہوں۔ ایک تو یہ ظاہر ہے کہ روزہ کی حقیقت کا خدا کو ہی علم ہوتا ہے۔ دوسرے روزہ دار کے خلوص واجر کا بھی مکمل علم خالق کائنات کو ہوتا ہے اور روزہ رضائے رب کے لیے ہوتا ہے۔ فقہاء کے نزدیک مندرجہ بالا حدیث قدسی کے یہ معنیٰ بھی ہوسکتے ہیں کہ روزہ دار کا بدلہ یہ ہوگا کہ اسے اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائے گا اور یہ بہت عظیم اجر ومرتبہ ہوگا۔ اس کے علاوہ احادیث مبارکہ سے روزہ کا بہت ثواب ظاہر ہے جیسے ایک حدیث کے مطابق ایک کوا پیدا ہونے پر اڑنا شروع کرے اور ایک ہی سمت سیدھا اڑتا جائے اور اپنی موت مرے (کوے کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے) تو مرنے تک وہ جتنا فاصلہ طے کرسکتا ہے اتنی دور دوزخ سے اس شخص کو کردیا جائے گا جو ایک نفلی روزہ رکھتا ہے۔ (احمد، بیہقی)

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور کردے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

## عاشورہ کا روزہ:

۱۰ محرم کا روزہ ایک سال کے گناہ مٹاتا ہے اور اگر ۹ اور ۱۰ محرم کے دو روزے رکھے جائیں تو ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

## شش عید:

شش عید کے روزے یعنی رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اور عید الفطر کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھے تو پورا سال روزہ رکھنے کا ثواب ہے۔ (مسلم)

## ایام بیض:

ہر ماہ چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے والا ایسے ہے جیسے پورا سال روزہ رکھتا ہے۔

## بدھ، جمعرات، جمعہ:

بدھ، جمعرات، جمعہ تین روزے جو رکھتا ہے وہ دوزخ سے آزاد اور گناہوں سے پاک ہو جائے۔

## پیر:

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے میلاد کے دن یعنی پیر کے دن روزہ رکھنا سنت بھی ہے اور آقا سے محبت وعقیدت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

غرض یہ کہ روزہ کی فضیلت بے حساب ہے اگر نفلی روزہ کا اتنا بڑا انعام واجر ہے تو فرض کا کیا اندازہ ہو سکے کہ کتنا اجر ملے۔

## اہل علم ودانش کا اجماع:

علماء، حکماء، صلحاء، فقراء، شہنشاہ غرض جملہ اہل علم وعمل کا اس بات پر اتفاق ہے کہ روزہ رکھنا اور کم کھانا نہایت مفید ہے اور یہ تنقیہ دماغ، یادداشت، جسمانی صحت، روحانی عروج، لذتِ عبادت، قربِ الٰہی اور بلندیٔ درجات کا زینہ ہے، اس سے کھانا لذیذ تر ہو جاتا ہے اور غریب بھوکے ضرورت مند کی ضرورت اور مشکل کا احساس ہوتا ہے۔

## جھوٹ چھوڑنا ضروری ہے:

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

من لم يدع قول الزور والعمل لله حاجة فی ان طعامه و شرابه. (بخاری)

ترجمہ: جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص کھانا پینا چھوڑ دے۔

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ روزہ صرف بھوک پیاسے رہنے کا نام نہیں اور حدیث پاک میں جھوٹ کا ذکر خصوصاً اس لیے آیا ہے کہ یہ برائیوں کی جڑ ہے اور منافقت کی نشانی ہے اور تقویٰ کا دشمن ہے۔

**اعضاء کا روزہ:**

چونکہ روزہ پرہیز گاری کا درس ہے لہٰذا اس جسم کے تمام اعضاء بھی شامل ہونے ضروری ہیں۔ دل سے بُرے خیالات نکال دیئے جائیں اور غلط خواہشات کو ترک کر دیا جائے۔ دماغ سے نیکی کے متعلق سوچیں۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کریں۔ قرآن و حدیث اور فقہ کو سمجھیں۔ آنکھ کو ناجائز اشیاء بُرے کاموں، نامحرموں کو دیکھنے سے بچایا جائے، زبان کو فحش کلام، جھوٹ، غیبت، چغلخوری وغیرہ سے بچائے۔ کان کو حرام و ناجائز باتوں کے سننے سے محفوظ رکھے۔ پاؤں سے کسی بُرے کام یا مقام کی طرف چل کر نہ جائے، ہاتھ سے بھی کسی بُرائی کا ارتکاب نہ کرے، غرض ہر برائی سے ہاتھ کھینچ لے اور تقویٰ کو اپنے دل و دماغ اور جسم و جان میں راسخ کرے۔ رزق حلال کے ساتھ روزہ رکھے اور افطار کرے اور اکثر وقت عبادت میں گزارے۔

**غور کریں:** اللہ تعالیٰ نے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے تو غور کرنا چاہئے کہ جب روزہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خاص وقت تک حلال و پاک چیزوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو ناجائز و حرام چیزوں کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔

## روزہ کی قسمیں

روزہ کی مختلف قسمیں درجات و اہمیت کے لحاظ سے شریعت میں آئی ہیں۔

**۱) فرض روزہ:**

رمضان شریف کی ہر تاریخ کا روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہے اس کے علاوہ قسم توڑنے یا ظہار کے کفارے کے روزے اور نذر کے روزے بھی فرض ہیں۔

فرض روزہ اگر وقت پر نہ رکھا جائے تو اسے بعد میں قضا کر کے رکھنا بھی فرض ہے۔

۲)واجب روزہ:

نفلی روزہ رکھ کر اگر توڑ دیا جائے تو اس کے بدلے روزہ رکھنا واجب ہے۔

۳)سُنّت روزہ:

۹،۱۰ محرم کے روزے رکھنا ہمارے آقا علیہ السلام کی سنت ہے۔

۴)مستحب روزہ:

ہر اسلامی مہینہ کی ۱۳،۱۴،۱۵ تاریخ کو، عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے، ہفتہ کے دن پیر کے دن روزہ رکھنا اور دیگر جن دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہو ان کے علاوہ روزہ رکھنا مستحب ہے۔

۵)مکروہ:

عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ذی الحجہ کی ۱۱،۱۲،۱۳ تاریخوں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے، چاند ہونے میں شک کی وجہ سے روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے اور بغیر کھائے پئے مسلسل روزے رکھنا بھی مکروہ ہے۔

نیت اور وقت:

نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں اس کے لئے زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں اور بغیر نیت و ارادہ کے روزہ بھی نہیں ہوتا۔ زبان سے نیت کرنا مستحب ہے یہ کسی بھی زبان میں کر سکتے ہیں مگر آقا علیہ السلام سے نسبت کی وجہ سے عربی کو فضیلت حاصل ہے۔ رمضان شریف کے ادا روزے، نفلی روزے اور نذر معین (جس میں منت مانتے وقت روزہ کا دن مقرر کر لیا ہو) کے روزے ان سب کی نیت رات سے بھی کر سکتے ہیں۔ اور اگر تاخیر ہو جائے تو صبح بھی کر سکتے ہیں زوالِ آفتاب سے قبل تک لیکن قضائے رمضان یا نذر مطلق کا روزہ ہو تو صبح صادق ہونے سے پہلے یعنی رات ہی میں نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت کے

بارے میں تو وقت کی یہ تخصیص ضروری ہے مگر روزہ کے اوقات ایک ہی ہیں جو صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک ہے لہٰذا اگر رات کے کسی حصہ میں روزہ کی نیت کر لی اور صبح صادق سے قبل کچھ کھایا پیا تو روزہ درست ہی ہوگا ناقص نہ ہوگا۔

**ضروری احتیاط:**

وقت کے بارے میں احتیاط نہایت ضروری ہے کہ جب صبح صادق ہو یعنی اذان فجر کا وقت ہو جائے تو فوراً کھانا پینا روک دیں بلکہ وقت سے چند منٹ پہلے ہی احتیاطاً چھوڑ دیں بعض لوگ اذان شروع ہونے پر بھی کھاتے پیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اذان ختم ہونے تک چھوڑیں گے اس طرح روزہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح مغرب کے وقت افطار کرنے میں اتنی جلدی نہ کی جائے کہ ابھی غروب میں بھی شک ہو اس طرح روزہ ٹھیک نہیں ہوتا۔

**کفارہ اور قضاء:**

روزے کا کفارہ یہ ہے کہ رمضان کے بعد مسلسل ساٹھ روزے بغیر ناغہ کے رکھے اس میں عید اور ایام تشریق نہ آئیں اگر درمیان سے کوئی روزہ چھوٹ جائے تو پھر نئے سرے سے پورے ساٹھ روزے رکھے۔ اگر بیماری یا کمزوری کے باعث کفارہ کے روزے نہ رکھ سکے تو کسی مسکین کو ساٹھ روزے رکھوائے یا ساٹھ دن کا کھانا یا ساٹھ مساکین کو دو وقت کا پیٹ بھر کھانا دے یا ہر روز کے کھانے کے بدلے میں سوا دو سیر گندم یا آٹا یا اس کی قیمت دے۔

اگر کفارے کے ساٹھ روزے رکھنے کے دوران عورت کو حیض آ جائے تو حیض ختم ہونے پر پھر روزے رکھنے شروع کر دے اور پہلے روزے ملا کر ساٹھ پورے کرے۔

**کفارہ کس پر:**

جو شخص ادائے رمضان کا روزہ بغیر عذر شرعی کے توڑ دے اس طرح کہ اس کا افطار ظاہری بھی ہو اور حقیقی بھی۔ یعنی وہ جماع کرے یا ایسی چیز کھائے یا پئے جو اسے اچھی لگے یا اسے خوراک یا دوا کا کام دے یا عموماً کھائی جاتی ہو جیسے کوئی کھانا، سبزی، گاچنی، تھوڑا

سا نمک، دوا، اپنے بزرگ یا پیارے کا تھوک، شربت، پانی، سرکہ، دودھ، شوربہ، حقہ سگریٹ پان وغیرہ۔

## قضا کس پر:

ادائے رمضان کے علاوہ جو ایک روزہ توڑ دے اس کو اس کی قضا کرنا لازم ہے اس کے بدلہ روزہ رکھے اور ادا رمضان کے علاوہ جو ایک روزہ توڑ دے اس کو اس کی قضا کرنا لازم ہے اس کے بدلہ میں روزہ رکھے اور ادا رمضان میں اگر اس طرح روزہ ٹوٹے کہ افطار ظاہری یا حقیقی نہ ہو تو اس پر کفارہ نہیں قضاء ہے جیسے کوئی ایسی چیز کھا پی لے جو کھانے پینے کے کام نہ آتی ہو اور دوا یا غذا کا فائدہ نہ دے یا غیر عادی راستے سے دماغ یا پیٹ میں چلی جائے۔ مثلاً کوئی کنکر، عام مٹی، لوہا، دھاگہ، کثیر مقدار میں نمک وغیرہ کھانا۔ کلی کرتے وقت غلطی سے پانی کا قطرہ حلق سے اتر جائے، کان سے تیل یا دوا وغیرہ حلق میں چلی جائے، بوسہ لینے یا چھونے سے انزال ہو جائے۔ شرعی سفر یا ایسی بیماری جس کی وجہ سے موت کا خطرہ ہو یا بیماری کی شدت کا خطرہ ہو یا حیض یا نفاس کی وجہ سے روزہ نہ رکھے یا توڑ دے۔ دودھ پلانے والی یا حاملہ عورت کو روزہ کے سبب اپنی یا بچہ کی موت یا بیماری کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے اور قضا کر لے۔ قصداً منہ بھر قے کر دے۔ ان سب صورتوں میں قضا لازم ہے۔

## ان کاموں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

اگر روزہ یاد نہ ہو اور غلطی سے کچھ کھا پی لیا یا روزہ توڑنے والا کوئی کام کر لیا مگر یاد آنے پر فوراً چھوڑ دیا ہو تو اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔ اگر خود بخود قے ہو گئی چاہے منہ بھر۔ مسواک کرنا، تیل لگانا۔ سرمہ لگانا، حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، پچھنے لگوانا، مکھی، مچھر، دھواں، غبار وغیرہ خود بخود حلق میں چلا جانا، نہانا، سر کو دھونا، گیلا کپڑا بدن پر رکھنا، کان میں پانی چلا جانا، اپنا تھوک بغیر باہر نکالے نگلنا، کسی چیز کا چکھنا یا چبانا کہ اس کا ذائقہ حلق میں نہ جائے ان صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رگ کا (انٹراوینس) ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

اور انٹرسکلر لگوانے میں علماء کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا مگر لگوانا تقویٰ کے خلاف ہے لہٰذا پرہیز بہتر ہے۔

## اعترافِ حقیقت:

اس تلخ حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ عصرِ حاضر میں عالم اسلام لاتعداد مسائل سے دوچار ہے۔ عالمِ اسلام انتشار و افتراق اور بدعملی و زبوں حالی کا شکار ہے۔ ایران عراق جنگ کے علاوہ کشمیر، فلسطین اور دیگر مسلم علاقوں پر غیروں کے قبضے نے عالم اسلام کی کمر توڑ دی ہے۔ لسانی علاقائی اور طبقاتی مناقشتوں نے ذلت و رسوائی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ احترام باہمی کے فقدان، حقوق و فرائض سے اعراض اور بے شمار سیاسی، معاشرتی اور اخلاقی بداعمالیوں سے ملت اسلامیہ کی رہی سہی ساکھ بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

ان تشویشناک اور شرمناک حالات میں عالم اسلام کی اجتماعی خودکشی سے بچنے کی فوری تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ شب برأت کی مبارک ساعتوں میں خلوص و للٰہیت اور الحاح و زاری کے ساتھ ملتِ اسلامیہ کی عزت و سربلندی، مجاہدین آزادی کی کامیابی، مسلم لیگ قیادت کی صالحیت اور علمی و عملی سعادت مندی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگی جائے اور انفرادی و اجتماعی اصلاح اور فلاح کی مناجات پیش کی جائیں۔

## ایک مجرب عمل برائے قضائے حاجات:

شبِ قدر میں کسی ایک حاجت اور مقصد کے حصول کی نیت سے دو رکعت نفل اس طرح پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص تین تین بار پڑھیں۔ سلام کے بعد ایک تسبیح (یعنی ایک سو بار) درود شریف۔ اس کے بعد اَللّٰهُ الصَّمَدُ گیارہ ہزار ایک سو گیارہ بار پھر درود شریف ایک سو بار پڑھ کر دعا کریں۔ امید واثق ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں قبولیت ہوگی۔ (تذکار اعمال صالحین)

فائدہ: ماہ رمضان المبارک نواں اسلامی مہینہ ہے۔ رَمَضَان (بفتح المیم) اسے بسکون المیم

پڑھنا غلط ہے۔

رمضان المبارک اول تا آخر خصوصی فیوض و برکات کا حامل اور تمام مہینوں کا سردار ہے۔ اس مہینہ کو حضور (ﷺ) نے اپنی امت کا مہینہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے؟ تو میری امت تمنا کرتی کہ سارا سال رمضان ہو۔ ایک تحقیق کے مطابق اس کی تین تاریخ کو جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے، چھ تاریخ کو موسیٰ علیہ السلام پر تورات، تیرہ تاریخ کو عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل، اٹھارہ تاریخ کو داؤد علیہ السلام پر زبور، انیس تاریخ کو فتح مکہ مکرمہ، چوبیس تاریخ کو امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناء پر قرآن مجید نازل ہوا۔ اسی طرح ستائیسویں رات لیلۃ القدر شریف اور غزوۂ بدر واقع ہوا۔ اس مہینہ رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا کر انسان کو ستھرا اور پاکیزہ بنا دیتا ہے۔

**مسائل:**

۱) عرفِ شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رکھنا ہے۔

۲) جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ باتیں کرنا، کسی کو تکلیف دینا، وقت کے پاس کرنے کے لئے شطرنج، تاش کھیلنا یہ سب باتیں روزہ کو مکروہ کر دیتی ہیں۔ روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے۔

☆...... تندرستی طبع کے لئے تیل لگانا سرمہ و خوشبو استعمال کرنا جائز ہے۔

☆...... ایک شخص کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا۔

☆...... بھول چوک کر کھا لینے، منہ بھری قے اور احتلام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆...... سحری کے وقت مغالطہ میں کھا پی لینا کہ ابھی وقت باقی ہے مگر وقت نہیں تھا اسی طرح افطار کے وقت روزہ کھول لینا بادل کی وجہ مگر افطار کا وقت نہیں ہوا تھا دونوں صورتوں میں قضا واجب ہوگی۔

☆.....عورتوں کو حیض کی حالت میں نماز، روزہ کی ادائیگی شرعاً منع ہے۔ نمازیں معاف ہو جائیں گی مگر روزے کی قضا لازم ہوگی۔

سحری "جو روزہ رکھنے کے وقت طعام کھایا جاتا ہے" کرنا بہت ہی ثواب ہے۔ حضور (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں، سحری کھایا کرو اس میں بہت ہی برکتیں ہیں۔ اسی طرح اہل کتاب اور اہل اسلام کے درمیان "سحری کھانا" خطِ امتیاز ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ روزہ میں غلو و رہبانیت اختیار کرتے تھے مسلمانوں کو اس طریقہ سے روکا گیا۔

"افطاری" روزہ کھولنے کے وقت کچھ کھانے پینے کا نام ہے۔ حضور (ﷺ) کا فرمان ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کی دوسری دیدار خداوند قدوس کی۔ اسی طرح افطار میں جلدی کرنا بھی ضروری ہے جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری میں تاخیر نہ کرے۔

## فضائل:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے شعبان کے آخری دن میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! تمہارے پاس برکت و عظمت والا مہینہ آ رہا ہے۔ وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام کرنا (نماز پڑھنا) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسے ہے جیسے کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا۔ اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اس مہینہ میں رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔ اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کا اوّل رحمت اور اوسط مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔

## احترامِ رمضان:

ماہ رمضان المبارک لامحدود برکتوں کا خزینہ ہے۔ اس کا احترام اور روزہ داروں کا

ادب کرنا ضروری ہے۔ بازاروں، دفتروں، ہوٹلوں میں آزاد طور پر کھانا پینا اپنے مذہب کی توہین کرنا ہے اسی طرح پردے لٹکا کر کھانے پینے کی اجازت دینا ایک ایسی شدید غلطی ہے جس سے لاتعداد برائیاں جنم لیتی ہیں۔

آج اگر قانوناً ماہِ صیام میں صبح سے شام تک ہوٹل بند کیے جائیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ نظامِ حکومت میں کون سی خرابی پیدا ہو جائے گی۔ اگر ایک دینی شعار کا ارباب اقتدار صحیح احترام نہیں کرا سکتے تو ان سے مستقبل قریب میں دوسرے بنیادی و اساسی احکاماتِ شرعیہ کے نفاذ کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

## ﴿واقعات﴾

اس ماہِ مکرم میں ان گنت واقعات پھیلے ہوئے ہیں۔ مشتے نمونہ خروار کے لحاظ سے چند یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

### وفیات الشخصیات:

اس مہینہ میں جن اہم شخصیتوں نے دنیا سے کوچ فرمایا ان میں سیدنا امام عبداللہ ابن مبارک حنفی رضی اللہ عنہ کا نامِ نامی اول آتا ہے۔ بلند پایہ فقیہہ اور عظیم الدرجت محدث بقول امام نووی ''وہ امام جس کی امامت وجلالت پر ہر باب میں، جس کے ذکر سے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے، جس کی محبت سے مغفرت کی امید جا سکتی ہے۔ آپ کے ہم عصر فقہاء ومحدثین آپ کو امیر المومنین فی الحدیث کے نام سے یاد کیا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے لائق شاگرد، وقت کے ہمہ صفت موصوف علامہ عوام وخاص۔

### دلوں کا بادشاہ :

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید سرکاری دورہ پر رمصہ گیا۔ اسی دوران حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ تو بن بلائے لاکھوں انسان زیارت کے لئے جمع ہو گئے۔ ہارورن رشید کی حریم نے جو ایک محل سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی حیرت زدہ ہو

کر پوچھا کہ یہ کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا خراسان کے ایک عالمِ دین آئے ہوئے ہیں۔ وہ بے ساختہ بولی سلطنت اسی کا نام ہے۔ ہارون رشید کی حکومت بھی کوئی حکومت ہے کہ پولیس وخوشامدیوں کے بغیر ایک آدمی بھی حاضر نہیں ہوسکتا۔ اعلیٰ درجہ کے متقی، عابد، شب زندہ دار کریم النفس، خوش اخلاق، مذہب حنفی کی لامحدود نشر واشاعت کرتے ہوئے یکم رمضان المبارک ۱۸۱ھ کو بمقام ہیت انتقال فرمایا۔

## (۲) خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا

سیدۃ النساء جگر گوشۂ امام الانبیاء، بانوئے فاتح خیبر شیر خدا خاتونِ جنت سیّدہ طیبہ طاہرہ زاکیہ راضیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خدا کے محبوب کی بیٹی، حسنین کریمین کی والدہ مکرمہ۔ آپ کے فضائل ومناقب بیان کرنے میں زندگیاں تو ختم ہوسکتی ہیں مگر اوصاف شمار نہیں ہوسکتے۔ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، فاطمہ ماسوائے منصب نبوت کے اپنے والد ماجد کے بے پایاں کمالات کی مظہر اتم تھیں۔ جس مقدس شخصیت کی فقط نجات کا ذریعہ سمجھ کر چند الفاظ تحریر کیے اللہ تعالیٰ آپ کی عفت مآبی کے طفیل ہماری بہنوں، ماؤں کو وہی شرم وحیا عطا کرے تاکہ گود میں پلنے والے بچے امام المصطفین جیسی صلح پسندی اور امام الشہداء رضی اللہ عنہما کی مجاہدانہ روش سے بہرہ ور ہوسکیں۔ کائنات کی مخدومہ نسوانی عروج وارتقاء کی بانیہ جس کی عفت وعصمت توکل ورضا صبر وقناعت تواضع وانکساری پر دنیائے حق شناس آج تک وجد کر رہی ہے۔

### تاریخِ وصال فاطمہ رضی اللہ عنہا:

حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا ۳ رمضان المبارک کو مسلمان بیٹیوں کیلئے اپنی زندگی کا عظیم الشان خزینہ چھوڑتے ہوئے واصل بحق ہوئیں۔

## (۳) خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

محبوبہ محبوبِ خدا ام المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب

سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون، تاجدارِ مدینہ ﷺ کی باوفا اطاعت شعار بیوی ،مسلمانوں کی "ماں" اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جتنا رشک مجھے خدیجہ پر تھا کسی بیوی پر نہ تھا۔

## فضائل خدیجہ رضی اللہ عنہا:

ایک دن حضور (ﷺ) نے ان کا ذکر کیا تو مجھے غیرت آئی اور میں نے کہا کہ وہ بڑھیا تھیں اب اللہ نے آپ کو ان سے بہتر بیوی دی ہے۔ یہ سن کر آپ غصہ ہوئے فرطِ غضب میں موئے مبارک کھڑے ہو گئے اور فرمایا بخدا مجھے اس سے بہتر بیوی نہیں ملی۔ وہ اس وقت ایمان لائیں جب سب لوگ کافر تھے اس نے میری تصدیق کی جب سب نے جھٹلایا اس نے میری مال سے مدد کی جب دوسروں نے محروم رکھا۔ شستہ اخلاق و پاکیزہ عادات کی مالک خدیجہ دانشمندی و فراست ایمانی میں بھی یکتا تھیں۔

## تاریخ وصال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا:

بقول ابن اسحٰق اسلام کی سچی مشیر تھیں، نکاح کے بعد ۲۴ سال مختارِ کائنات (ﷺ) کی خدمت کی۔ ۱۰ رمضان المبارک کو مسلمانوں کی غمگسار ماں خدا کے محبوب کی وفادار اطاعت شعار بیوی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

## (۴) سیّدنا بوعلی قلندر رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی کی ہے۔ آپ کا نسب چند واسطوں سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سے جاملتا ہے۔ ابتدائی عمر میں تمام علوم ظاہری حاصل کر لئے اور بیس سال تک دہلی میں قطب مینار کے پاس درسِ نظامی دیتے رہے۔ اہلِ علم طبقہ میں آپ صفِ اول کے علماء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ایک روز عالم جذب وسکر میں تمام کتابیں دریا میں ڈال دیں اور آبادی کو چھوڑ کر ویرانے کو منتخب کیا۔ اعضاء شکن مجاہدے کئے بہت ایام استغراق کی کیفیت میں دریائی پانی میں کھڑے گزارے اور مچھلیاں آپ کی

پنڈلی کا تمام گوشت کھا گئیں۔ایک روز ہاتف غیب نے آواز دی، بوعلی پانی سے نکل! ہم نے تجھ سے بہت اہم کام لینے ہیں۔آپ نے عرض کی میں دریائے محبت سے خود نہیں نکلوں گا اگر نکالنا ہے تو نکال دے۔بعض تذکرہ نگاروں کے بیان کے مطابق حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے اور اپنے فیوض سے بہرہ ور فرمایا۔اسی لئے آپ کو بوعلی قلندر کہا جاتا ہے۔روحانیت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے تبلیغ اسلام میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔جتنے راجپوت مسلمان آج نظر آتے ہیں یہ سب حضرت کی نگاہ نار کے گرویدہ بن کر دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے۔

## تاریخ وصال بوعلی قلندر:

۱۷رمضان المبارک ۷۲۴ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

## ۵)صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا:

محبوبۂ محبوب کردگار ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔بچپن سے ہی آپ کے اندر ہوشمندی وروشن دماغی ایسی صفات پائی جاتی تھیں۔جب مخزن علم وحکمت منبعِ رشدوہدایت کی رفاقت میں حاضر ہوئیں تو رہی سہی کمی بھی پوری ہوگئی (ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے امام الانبیاء ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ کون عزیز ہے۔فرمایا''عائشہ''اور مردوں میں فرمایا عائشہ کے باپ صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ)

## سخاوت صدیقہ رضی اللہ عنہا:

آپ کی فیاضیاں اور سخاوتیں ضرب المثل تھیں۔ایک مرتبہ ابن زبیر نے ایک لاکھ درہم بھیجے آپ نے چند گھنٹوں میں انہیں راہ خدا میں خیرات کردیا۔

## فضائل:

باحیا، متقیہ، خدا کا خوف رکھنے والی پاکدامن بی بی صاحبہ اپنے فضائل ومناقب کی روسے ماسوائے چند صحابۂ کرام کے تمام صحابیات وصحابہ سے افضل تھیں۔امام زہری

فرماتے ہیں ''اگر تمام مردوں اور امہات المومنین کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم ان سے زیادہ ہے''۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم صحابیوں کو اگر کسی مسئلہ میں مشکل درپیش آتی تو ہم اپنی ماں عائشہ کے پاس چلے جاتے آپ فوراً اسے حل فرما دیتیں۔

غرض یہ کہ آپ تفقہ فی الدین، قوت اجتہاد و سلیقۂ تنقید، ضبط واقعات، صرف درایت، صحت فکر و اصابت رائے میں آپ کا مرتبہ بلند تھا۔ طبقہ رواۃ میں آپ تیسرے منصب پر فائز تھیں۔

## راویانِ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کل روایتیں ۵۳۷۴ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ۲۶۶۰ حدیثیں روایت کیں ان دو حضرات کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ احادیث مقدسہ روایت کر کے اپنی برتری کا سکہ بٹھا دیا۔

## تاریخ وصال عائشہ رضی اللہ عنہا:

مسلمانوں کی عفت مآب مقدس روش ماں نے ۱۷ رمضان ۵۸ھ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

## سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب خلیفہ رابع حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ الوجہہ الکریم آپ کی ذات مجمع صفات تھی۔ عشرہ مبشرہ میں شامل اور سلسلۂ مواخات میں امام الانبیاء ﷺ کے منہ بولے بھائی ہیں۔ سلاسل روحانیہ کے تاجدار، علم و فضل فصاحت و بلاغت کے شہریار، خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ جو کعبہ کے متولی ہونے کی بنا پر سارے عرب میں ممتاز شمار کیے جاتے ہیں۔ ولادت کعبہ معظمہ میں ہوئی، ابو طالب کی تنگدستی کی وجہ سے بچپن ہی سے آپ حضور (ﷺ) کی زیرِ تربیت آ گئے اور تمام جاہلانہ آلائشوں سے پاک رہے۔

## دس سالہ پہلا ننھا مسلمان:

طلوعِ اسلام کے وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔ جب امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا نے دعوتِ عام دے کر اعلان کیا ''تم میں سے کون میرا ساتھ دیتا ہے؟'' سب لوگ خاموش ہو گئے صرف ایک آواز بلند ہوئی، گو میں عمر میں چھوٹا ہوں گو مجھے آشوبِ چشم ہے اور میری ٹانگیں پتلی ہیں لیکن میں آپ کا ساتھ دوں گا۔'' یہ آواز شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تھی جس نے روسائے کفار کے اجتماع میں ہل چل مچا دی۔ یہی آپ کی بہادری و شجاعت آپ کو ماسوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں لے گئی اور میدانِ کارزار میں دلاوری وجرأت مندی کے ایسے جوہر دکھائے جو آج بھی تاریخِ اسلامی کا لازوال خزینہ ہے۔

## فضائل:

آپ کے فضائل و مناقب کا تو شمار ہی نہیں، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن مجید کی ۳۰۰ آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس قدر احادیث مبارکہ سے حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی دوسرے صحابی کی نہیں ہوئی۔ ترمذی میں حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ ہم منافق کو حضرت علی کے بغض سے پہچان لیا کرتے تھے۔ فردوس الاخبار میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ماحی السیئہ ہیں اور علی کی دشمنی اتنا زبردست گناہ ہے کہ نیکیاں اس کے گناہ نہیں مٹا سکتیں۔ مغربی اطریقہ سے لے کر سمرقند و بخارا تک کی عظیم الشان سلطنت کا حکمران خدائے قدوس کا ہر آن میں تابع فرماں سلاسل فقیہہ و روحانیہ کا مسلم سلطان شاہِ مرداں شیر یزداں عبدالرحمٰن ابن ملجم ثانی شیطاں کے بدبخت ہاتھوں سے شہید ہو کر ۲۱ رمضان المبارک کو ۴۰ھ کو وصال فرمایا۔

## لیلۃ القدر:

اس ماہ میں لیلۃ القدر سے امتِ مصطفویہ کو بہت بڑی نعمت نصیب ہوئی جو دوسری

امتوں کو ایسی فضیلت نصیب نہ ہوئی۔ ویسے تو اس ماہ کی ہر شب شبِ قدر ہے اسی لیے ہر رات اور دن کی عبادت میں کمی کوتاہی نہ کرے بالخصوص ۲۷ شب کی عبادت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔

## نوافل:

حضور سید عالم (ﷺ) کا ارشاد ہے جو کوئی ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ قدر تین مرتبہ سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ اور سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ پڑھے:

سبحن اللّٰہ والحمد لِلّٰہِ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر .

تو جو دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

☆☆☆☆☆

# دسواں اسلامی مہینہ

## شوّال المکرّم

یہ اسلامی مہینوں میں سے دسواں مہینہ ہے۔اور شوال کو اس لئے اس نام سے موسوم کرتے ہیں کہ یہ مہینہ گناہوں کو دور کرتا ہے۔ مشتق از شال یشول۔ یہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کسی شئے کو اٹھا کے لے جائے۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

شالت الناقه بذنبها.

یعنی اونٹنی نے اپنی دُم اٹھائی۔ یہ اس وقت کرتی ہے جب اسے مارا جائے۔ (روح البیان پ۱۰)

اور شرح التقویم میں ہے کہ الشول سے مشتق ہے بمعنی

الخفة من الحرارة فی العمل والخدمة.

یعنی خدمت و عمل کی حرارت کی خفت وہ اس لیے کہ انسان رمضان شریف کے روزوں میں نفس امارہ اور اس کی شہوات کے مٹانے میں لگا رہا۔ شوال کے ماہ میں ان دونوں کی سختیوں سے خفت پائی۔ اسی بناء پر اس کا نام شوال رکھا گیا۔ (روح البیان پ۱۰)

لوگ شوال کے مہینے میں شادی بیاہ کو منحوس سمجھتے ہیں یہ بھی زمانہ جاہلیت کے توہمات سے ہے۔ ان کا خیال ہے کہ کسی زمانہ میں شوال کے مہینے میں زبردست طاعون واقع ہوا۔ اس سے بہت نوجوان دولھے دلہنیں اور دوشیزائیں مر گئیں۔ اس وجہ سے جاہلیت کے لوگ شوال میں نکاح و بیاہ کو منحوس سمجھنے لگے۔ حالانکہ شرع مطہرہ نے اس کی زبردست تردید فرمائی ہے۔

فائدہ: بعض لوگ نحوست کی وجہ بتاتے ہیں کہ شوال دو عیدوں کے درمیان ہے۔ اسی لیے اس ماہ میں نکاح و بیاہ منحوس ہے یہ خیال بھی غلط ہے۔

### بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اور بیاہ شوال میں:

حضرت اُم المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور عالم (ﷺ) نے

میرے ساتھ نکاح اور پھر بیاہ شوال میں فرمایا۔ پھر دنیا جانتی ہے کہ مجھ جیسا خوشگوار معاشرہ دنیا بھر کی کسی عورت کو نصیب نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ (روح البیان پ ۱۰)

## روزے:

شرعی عید الفطر گزار کر چھ روزے رکھ لیے جائیں تو صائم الدھر حضرات کی فہرست میں شمار ہونا نصیب ہوگا اس لیے کہ رمضان المبارک انتیس دنوں کا ہو یا تیس کا پورے مہینے کا اجر و ثواب نصیب ہوتا ہے اور قرآنی فیصلہ ہر مومن کی ایک نیکی کا بدلہ دس ہے۔ اس معنیٰ پر ماہ رمضان کے تین سو روزوں کے برابر ثواب ملا۔ اب شوال کے چھ ملانے سے تین سو ساٹھ پورے ہوئے اور یہی سال کے کل دن ہیں۔ اسی لیے رمضان شریف کے بعد چھ روزے رکھنا نہ بھولیے۔

## فضائل:

حضور نبی اکرم (ﷺ) نے فرمایا جو شخص رمضان شریف کے روزے رکھ کر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے وہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا ثواب پائے گا۔ (رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ)

## مسائل:

شوال کے چھ روزوں کے متعلق فقہاء کرام علیہم الرحمتہ کا ارشاد ہے کہ یہ روزے مسلسل اور متواتر نہ رکھے جائیں بلکہ متفرق رکھے جائیں۔ یعنی ایک دن روزہ پھر افطار اور پھر روزہ یہ اس لیے کہ فرضی اور نفلی روزوں میں فرق و امتیاز ہو جائے۔ متواتر روزے رکھنے میں ایک قول کراہت کا بھی ہے لیکن مختار یہی ہے کہ اگر کوئی شخص متواتر بھی رکھ لے تو کراہت نہیں ہاں متفرق رکھنا مندوب و مستحب ہیں۔ کتب فقہ میں جہاں ان روزوں کے لیے کراہت کا لفظ آیا ہے وہاں اس بات کی تفصیل بھی درج ہے کہ یہ کراہت اصل روزوں کے لیے نہیں کیونکہ وہ تو حدیث سے ثابت ہیں۔ کراہت ان کے تسلسل و تواتر کے لیے ہے اور وہ بھی ایک غیر مختار قول ہے۔ مختار یہی ہے کہ تسلسل و تواتر میں بھی کراہت نہیں۔ چنانچہ فقہ کی مشہور

کتاب درمختار میں ہے:

**وندب تفریق صوم الستّ من شوال ولایکرہ التتابع علی المختار.**

شوال کے چھ روزوں میں تفریق (یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار) مندوب و مستحب ہے اور اگر متواتر بھی رکھ لیے جائیں تو مختار قول ہے کہ یہ بھی مکروہ نہیں۔ (درمختار صفحہ ۱۴۳)

## نوافل:

۱) نماز عید کے بعد گھر میں یا گھر کے قریب کی مسجد میں چار رکعت نفل پڑھے۔ رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ **سبح اسم ربک الاعلیٰ** دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح ایک ایک بار پھر گیارہ بار سورۃ اخلاص۔

۲) شب عید الفطر میں چوبیس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ والشمس والھٰکم التکاثر اور کافرون اور اخلاص ایک ایک بار۔ بعد فراغت پڑھے۔

**استغفر اللّٰہ ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ واللّٰہ اکبر.** تمام گناہ معاف۔

۳) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شوال کی پہلی رات یا دن کو لیکن نماز ادا کرنے کے بعد عیدگاہ چھوڑ کر گھر یا کسی مسجد میں آٹھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ و اخلاص ۲۵ بار بعد فراغت کلمہ تمجید اور استغفار پڑھے۔ تمام حاجات پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(غنیۃ الطالبین)

۴) چھٹی شوال کو چھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ طارق ایک بار بعد سلام ایک سو بار درود شریف۔

۵) شوال کے آخری عشرہ میں ہر روز فاتحہ پچاس بار پڑھے پورے قرآن مجید کا ثواب نصیب ہو اور سال بھر خطا و گناہ سرزد ہوں تو اعمال نامہ میں ثبت نہ ہوں۔ (جواہر خمسہ)

# ﴿عید کے احکام و مسائل﴾

## عید کی سُنّتیں:

غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، عمدہ لباس پہننا، عیدگاہ آنا، عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے قبل کوئی شیریں (میٹھی) چیز کھجور وغیرہ کھانا (اسی بناء پر ہمارے ملک میں سویاں مروج ہیں کہ کھانا شیریں ہو اور سنّت بھی ادا ہو جائے)

## مباحات اور مستحبات:

صدقہ کی کثرت کرنا، باہم ملنا، مبارک باد دینا، خوشی کا اظہار کرنا، مصافحہ اور معانقہ کرنا۔

شاہ ولی اللہ صاحب فتویٰ میں امام نووی کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں:

هكذا ينبغي ان يقال في المصافحة يوم العيد والمعانقة يوم العيد

اور ہدایہ میں ہے:

كذا المصافحه بل هي سنّة عقيب الصلوة كلها...... راہ میں تکبیر ......الله اكبر ،الله اكبر ،لااله الا الله والله اكبر ،الله اكبر ولله الحمد .

آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔

## نمازِ عید:

عید کی دو رکعت نماز ہر عاقل بالغ مقیم تندرست پر شہر میں واجب ہے۔ گاؤں میں عید اور جمعہ کی نمازیں جائز نہیں۔ مگر وہ بڑے گاؤں یعنی قصبے جو شرعاً شہر کا حکم رکھتے ہیں ان میں جمعہ اور عید دونوں کی نمازیں جائز ہیں۔ جمعہ اور عید دونوں کی نمازوں کی صحت اور ادا کی شرطیں ایک ہیں مگر یہ فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور عیدین میں سنت۔ دوم جمعہ میں خطبہ نماز سے قبل ہے اور یہاں نماز کے بعد۔ اگر کسی نے عید کی نماز کے بعد خطبہ نہ پڑھا۔ یا نماز سے قبل پڑھ لیا۔ دونوں صورتوں میں نماز تو ہوگئی مگر یہ شخص گنہگار رہا۔ نماز عید نماز جنازہ پر مقدم کی جائے۔

## عید کی نماز کا وقت:

عید کی نماز کا وقت آفتاب کے بقدر نیزہ بلند ہونے سے زوال تک ہے اگر نماز پڑھنے میں زوال کا وقت آ گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

## نماز عید کی ترکیب:

نیت کی میں نے اس نماز کی دو رکعت نماز عید الفطر واجب ساتھ چھ تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف اللہ اکبر! نیت کر کے زیر ناف ہاتھ باندھ لیں اور پورا سبحانک اللّٰھم یعنی ثناء پڑھ کر امام کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ اسی طرح تین تکبیریں کہیں پھر ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں امام کی قرأت کے بعد امام کے ساتھ اسی طرح تین تکبیریں کہیں اور ہر مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں۔ چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور ہاتھ نہ اٹھائیں۔ باقی حسبِ معمول عام نمازوں کی طرح پڑھیں۔

اگر عیدگاہ میں ایسے وقت پہنچے کہ امام نے تکبیروں سے فارغ ہو کر قرأت شروع کر دی تھی تو نماز میں شریک ہو جاؤ۔ اور فوراً تکبیریں کہہ لو۔ اور اگر امام کے رکوع میں جانے سے قبل تکبیریں نہ کہہ سکے تو رکوع میں تکبیریں کہہ لو مگر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ جس نے امام کو قومہ میں پایا وہ تکبیریں نہ کہے۔ اس لئے کہ رکعت اولیٰ کو مع تکبیرات قضا کرے گا۔ جب امام تشہد پڑھ چکا ہو اور ابھی اس نے سلام نہیں پھیرا ہے یا سلام پھیر دیا ہے ابھی سہو کا سجدہ نہیں کیا ہے یا سجدہ سہو کر لیا ہے۔ لیکن سلام نہیں پھیرا ہے ایسی حالت میں جو شخص پہنچا اس کو چاہیے کہ امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور سلام پھیرنے کے بعد نماز پوری کرے۔

اگر امام عید کی تکبیریں بھول جائے اور قرأت شروع کر دے تو بعد قرأت کے تکبیریں کہے یا رکوع میں کہے جب تک سر نہ اٹھایا ہو۔ اگر امام تکبیریں چھوڑ دے یا کم کر دے یا زیادہ کر دے یا غیر محل میں کہے اس پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

## صدقہ فطر:

صدقہ فطر ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے۔ جو مقدارِ نصاب کا مالک ہو بشرطیکہ یہ مقدار حاجتِ اصلیہ سے فاضل ہو، صدقہ فطر نصف صاع (آج کل کے تول سے دو سیر چھ چھٹانک دو اٹھنی بھر) یعنی تین سو پچاس اور دو اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا ایک صاع (چار سیر چھ چھٹانک دو اٹھنی بھر) یعنی تین سو پچاس اور دو اٹھنی بھر جو یا کھجور ہے۔ آٹا دینا گیہوں سے بہتر ہے اور قیمت دینا سب سے افضل۔

صدقہ فطر عید کی طلوع کے بعد واجب ہوتا ہے جو اس سے پہلے فوت ہو گیا اس پر صدقہ واجب نہیں اور جو اس سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ واجب ہوتا ہے۔ روزِ عید سے پہلے بھی صدقہ فطر کا دینا جائز ہے۔ وہ بوڑھا یا مریض جس سے روزہ ساقط ہو گیا صدقہ فطر اس پر بھی واجب ہے۔

مستحب یہ ہے کہ فطرانہ عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ فطرانہ اپنا اور اپنے چھوٹے بچے کا (جو مقدار نصاب کا مالک نہ ہو) واجب ہے۔ معتوہ اور مجنون بھی صغیر کے حکم میں ہے۔

زوجہ اور بڑی اولاد کا صدقہ انہیں کے ذمہ ہے۔ شوہر یا باپ پر نہیں۔ اور اگر انہوں نے ادا کر دیا جائز ہے۔ ایک شخص کا فطرانہ جماعت کو اور جماعت کا ایک شخص کو دینا جائز ہے۔ فطرانہ کے مصرف وہی جو زکوٰۃ کے مصرف ہیں۔

سرورِ کائنات (ﷺ) فرماتے ہیں کہ شوال المکرّم بڑی عظمت و بزرگی والا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عبادت کا بہت ثواب ہے۔

## نفل نماز:

پہلی شب ماہ شوال بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے

والے کے لئے اللہ پاک جنت کے دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے دروازے بند کردے گا۔

ایضاً: شوال کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین دفعہ سورۂ فلق تین تین دفعہ سورۂ ناس تین تین دفعہ پڑھے۔ بعد سلام کے کلمہ تمجید ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ اللہ پاک اس نماز کی برکت سے انشاءاللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

## ﴿عیدالفطر﴾

شوال کی پہلی تاریخ بعد نماز ظہر آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ سبحان اللہ۔ ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

انشاءاللہ العظیم اس نماز پڑھنے والے کی اللہ پاک ستر حاجت دنیا کی اور ستر حاجت آخرت کی قبول فرمائے گا اور اس کے لئے بیشمار دروازے اپنی رحمت کے کھول دے گا۔

**نفل روزہ:**

ماہ شوال المکرم کی دوسری تاریخ سے چھ روزے رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ فرمایا رسول اللہ (ﷺ) نے جو رکھے چھ روزے شوال کے تو دے گا اللہ پاک اسے ثواب ہزار روزہ کا اور کرے گا اس پر آگ دوزخ کی حرام اور اس کے نامۂ اعمال میں بے شمار نیکیوں کا ثواب عطاء کرے گا۔ خواہ یہ روزے برابر رکھے یا دوسری کا رکھ کر چھوڑ دیں مگر اسی ماہ تمام روزے رکھ کر پورے کرنے ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

# گیارھواں اسلامی مہینہ

## ذیقعدہ

اسلامی مہینوں کا یہ گیارھواں مہینہ ہے اسے اس نام سے اس لیے موسوم کرتے ہیں کہ قعدہ بمعنی بیٹھنا چونکہ اہل عرب اپنی خوشی حالی یا جنگ وجدال سے فارغ ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھ جاتے اسی لیے اسے ذوقعدہ کہتے تھے۔

**فائدہ: القعدہ بفتح القاف وسکون العین المھملہ.**

بمعنی بیٹھنا اور اس کے قاف کو ذوالحجہ کی حاء مکسور پڑھنا بھی جائز ہے لیکن الحجہ میں بکسر الحاء زیادہ مشہور ہے۔ (روح البیان)

احادیث مبارکہ :

۱) حدیث شریف میں ہے کہ جو اس ماہ میں ایک روزہ رکھے اسے ہر ساعت کے بدلے اللہ تعالیٰ حج مقبول اور غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۲) حدیث شریف میں ہے کہ حرام کے مہینوں میں یہ پہلا مہینہ ہے۔

۳) حدیث شریف میں ہے کہ اس ماہ کی عبادت ہزار برس کی عبادرت سے بہتر ہے۔

روزہ :

حدیث شریف میں ہے اس ماہ کے پیر کو روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

## نوافل ذیقعد

ماہِ ذیقعد کی پہلی شب بعد نمازِ عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تیئس تیئس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی عظمت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا اور حشر کے دن اس کی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔

ایضاً: ماہ ذیقعد کی ہر رات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ

کے سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہر رات عمرے کا ثواب عطاء ہوگا۔

ایضاً: ذیقعد کے مہینہ میں ہر جمعہ بعد نمازِ جمعہ چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھنی ہیں۔

اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کو انشاء اللہ تعالیٰ حج وعمرہ کا ثواب عطاء فرمائے گا۔

## نفل روزہ :

ماہ ذیقعد میں جو کوئی ایک روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو ثواب عمرے کا عطاء فرمائے گا اور اس ماہ میں پیر کے روز جو کوئی روزہ رکھے بے شمار عبادت کا ثواب ملے گا۔

## نوافل :

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس ماہ کی پہلی رات میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ ۲۳ بارہ سورۂ اخلاص۔ تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یاقوت سرخ کے بنائے گا۔ ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ایک ایسی حور بیٹھی ہوگی جس کی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار تو گویا اس نے ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا ثواب حاصل کیا۔

## جمعہ کی عبادت:

جو کوئی اس ماہ کے ہر جمعہ میں چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ، سورۃ اخلاص ۲۱ بار تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے حج وعمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

## جمعرات:

جو کوئی جمعرات کے دن ایک سو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں دس بار سورہ اخلاص بعد

فاتحہ پڑھے تو بے حساب ثواب پائے گا۔

روزے ونوافل:

حدیثِ پاک میں ذی قعدہ کے مہینہ میں روزہ رکھنے کا بڑا ثواب آیا ہے۔حدیث شریف میں وارد ہے کہ جوکوئی ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ بار سورۂ اخلاص یعنی قل ھواللہ احد پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں یاقوت سرخ کے محل بنائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو اس مہینہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین بار قُل شریف پڑھے تو اسے ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملے گا جو کوئی اس مہینہ میں ہر جمعہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھواللہ شریف ۲۱ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھنے کا حکم فرماتا ہے۔

## ﴿ماہ ذیقعد کے تاریخی واقعات﴾

اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دینے کے لئے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔اس ماہ کی پانچویں تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔اس کی چودہویں تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا اور ۱۷ تاریخ کو ان پر کدو کے درخت کا سایہ فرمایا تھا اور اسی تاریخ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام سرورِ عالم (ﷺ) پر پہلی وحی لائے تھے۔

☆☆☆☆☆

# بارھواں اسلامی مہینہ

## ذوالحجۃ الحرام

یہ اسلام کا بارھواں مہینہ ہے یہ مہینہ حج کا کہلاتا ہے۔ کیوں کہ حج جیسی مقدس عبادت اس ماہِ مبارک میں رکھی گئی ہے۔ اس مہینے کی خوبی احادیث مبارکہ میں بکثرت آئی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ماہ ذی الحجہ کو بڑی بزرگی اور فضیلت کا مہینہ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس ماہ کے دس دن بہت متبرک ہیں اور اس کی عبادت کا بہت ثواب ہے اور فرمایا کہ دس دن میں تین دن کثرت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرو۔ وہ تین یوم ترویہ یعنی آٹھ تاریخ یوم عرفہ یعنی نو تاریخ یوم نحر ذی الحجہ کی دس تاریخ ہیں۔ یہ تین دن تمام دنوں سے زیادہ مبارک ہیں اور اس کی عبادت کا بے انتہا ثواب بھی ہے۔

### نفل نماز:

ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطاء فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

**ایضاً:** پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ کوثر تین تین بار اور سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اس کے نامہ اعمال میں بے شمار نیکیاں عطاء فرما کر بے شمار برائیاں مٹا دے گا۔

**ایضاً:** ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے۔ اس نماز پڑھنے والے کے گناہ اگر ریت کے ذروں کے برابر بھی ہوں گے تب

بھی پروردگارِ عالم اپنی قدرتِ کاملہ سے اس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

ذی الحجہ کی دوسری شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار سورۂ اخلاص تین بار سورہ فلق تین بار سورۂ ناس تین بار پڑھنی ہیں ۔ بعد سلام کے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر مندرجہ ذیل دعاء پڑھیں۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَمُوْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هُوَ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَر كَبِيْراً رَبَّنَا وَجَلَا لَهٗ وَقُدْرَتَهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ o

دعا کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بارگاہِ رب العزت میں جو بھی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

ایضاً: ذی الحجہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز جمعہ چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھیں پھر بعد سلام کے دس مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط

اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر نماز کی قبولیت اور بخششِ گناہ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک اپنی قدرتِ کاملہ سے اس نماز پڑھنے والے کو اس کے گناہ معاف فرما کر داخلِ بہشت فرمائے گا۔

## وظائف :

ذی الحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر حسب ذیل کلمات ایک سو مرتبہ

پڑھیں۔

لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ.

ایضاً: ذی الحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو مرتبہ پڑھنا ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّ احِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَّ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبًا وَّلَا وَلَدًا ○

ایضاً: ذی الحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو دفعہ پڑھنے ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط

ایضاً: ذی الحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ بعد نمازِ فجر یا ظہر ایک سو مرتبہ حسب ذیل کلمات پڑھنا ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ.

ایضاً: ذی الحجہ کی پانچویں اور دسویں تاریخ کو بعد نمازِ فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات کو ایک سو دفعہ پڑھیں:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ لَمْ يَزَلْ كَرِيْمًا وَّلَا يَزَالُ رَحِيْمًا ط

حضرت رہبر عالم (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کلمات برگزیدہ عشرہ ذی الحجہ میں پڑھنے نہایت ہی مؤثر ہیں اور ان متبرک کلمات کے پڑھنے سے اول بے شمار عبادت الٰہی کا

ثواب عطاء ہوگا، دوسرے دس ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس ہزار برائیاں مٹادی جائیں گی، تیسرے بے شمار فرشتے اس کے حق میں دعائے رحمت کریں گے چوتھے اس کے عمل صالح ہوں گے، پانچویں تلاوت کلام پاک کا ثواب انشاء اللہ تعالیٰ درگاہِ رب العزت سے عطا کیا جائے گا۔

ایضاً: عشرہ ذی الحجہ میں روزانہ باوضو کسی وقت بھی سورۂ فجر کا پڑھنا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ان مبارک ایام کی حرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے سورۂ فجر کا ورد کرے گا حق تعالیٰ یوم حساب اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کے لئے اس دن کوئی خوف نہ ہوگا۔

ایضاً: ذی الحجہ کے دس دن برابر بکثرت سورۂ ضحیٰ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو انشاء اللہ تعالیٰ آتشِ دوزخ سے نجات عطاء فرمائے گا۔

## نفل شب ترویہ:

ذی الحجہ کی آٹھویں شب بعد نماز عشاء سولہ رکعت نماز آٹھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور یہ نماز واسطے مغفرت بہت افضل ہے۔

## نفل یومِ ترویہ:

ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ بعد نماز ظہر چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر ایک بار دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قریش ایک بار تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ایک بار چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نصر ایک بار پانچویں اور چھٹی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

## نفل شب عرفہ:

ذی الحجہ کی نویں شب کو بعد نماز عشاء سو رکعت نماز نفل پچاس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھنی ہے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ العظیم مغفرت فرمائے گا۔

**یومِ عرفہ :**

ذی الحجہ کی نو تاریخ نمازِ ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کا اللہ پاک اس قدر ثواب عطاء فرمائے گا کہ کوئی اس ثواب کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔

**وظائف:**

عرفہ کے روز بعد نمازِ فجر یہ دعاء چند مرتبہ پڑھے:

یَاذَخِیْرِیْ یَا ذَخِیْرَتِیْ یَامُمِدَّنِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَارِجَآئِیْ عِنْدَ مُصِیْبَتِیْ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ نَاقَتِیَ یَااُنْسِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَارَحْمَتِیْ فِی وَقْتِیْ یَادَلِیْلِیْ فِیْ حَیْرَتِیْ بِکَ التَّوْفِیْقُ.

اللہ پاک اس دعاء کے پڑھنے والے کو ہزار نیکیاں عطاء کرتا ہے اور اس کے ہزار درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت قبول فرماتا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

**احادیث مبارکہ :**

۱) روایت میں ہے جو عمل نیک بھی اس عشرہ میں کیا جائے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے۔ ان دنوں کے اعمال اور دنوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) کیا اور دنوں میں جہاد فی سبیل اللہ کے عمل کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ فرمایا نہیں مگر وہ مجاہد کہ جو خدا کی راہ میں مارا گیا اور اس کا مال بھی چھین لیا گیا۔

(بخاری شریف)

۲) جس روز ذی الحجہ کا چاند ہوا اس روز سے لے کر تیرہ ذی الحجہ کی رات تک کثرت سے تسبیح وتہلیل وغیرہ پڑھنا چاہئے۔ (بخاری شریف)

۳) روایت میں ہے کہ اس عشرے میں کثرت سے

سُبْحَانَ اللّٰہ والحمدللّٰہ ولاالٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر پڑھا کرو۔

☆☆☆☆☆

## ﴾موازنہ زیارتِ حرمین﴿

| | |
|---|---|
| حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو | کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو |
| رُکن شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت | اب مدینے کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو |
| آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں | آؤ جُودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو |
| زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے | ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو |
| دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ بے تابوں کی | ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو |
| مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد | اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو |
| خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ | قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو |
| واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا | یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو |
| اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں | آخریں بیت نبی کا بھی تجلی دیکھو |
| زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ | جلوۂ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو |
| ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ | شعلہ و طور یہاں انجمن آراء دیکھو |
| مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم | جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو |
| عرض حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج | آؤ اب داد رسی شہ طیبہ دیکھو |
| دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود | خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو |

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں  
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت  
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے  
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں  
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لئے  
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں  
دل خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا  
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

فائدہ: نویں ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس روز اپنے بندوں کو اس قدر بخشتا ہے کہ شیطان بھی ذلیل ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالنے لگتا ہے۔ عرفہ کا روزہ رکھنا مسنون ہے جو شخص اس دن کا روزہ رکھے گا تو گویا اس نے اپنے ایک سال پچھلے اور ایک سال آئندہ کے گناہ بخشوائے۔ اس مہینے کی ۱۰ تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک مسلمان سنت ابراہیمی کو پورا کرنے کے لئے جانور قربان کرتے ہیں اس لئے اس عید کو عید قربان یا عید الاضحیٰ بھی کہتے ہیں۔

## زیارۃ حرمین طیبین :

اس ماہ مقدس میں خوش نصیبوں کو زیارتِ حرم الٰہی وحرم نبوی نصیب ہوتی ہے تو امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے موازنہ کر کے سمجھایا ہے کہ ان دونوں میں تمہاری فلاح و بہبودی کا دارومدار کس میں ہے۔ پہلے مذکورہ بالا پوری نعت پڑھ لیں پھر فقیر اویسی غفرلہٗ کا اجمالی اشارہ پڑھیں۔

| نمبر شمار | کعبہ معظمہ | روضہ رسول (ﷺ) |
|---|---|---|
| ۱ | حج کی سعادت سبحان اللہ | روضہ رسول اللہ (ﷺ) سے محروم نہ رہنا کیوں کہ یہ صاحبِ روضہ (ﷺ) کعبہ کا بھی قبلہ ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲ | واقعی رکن شامی سے طواف کے وقت صرف وحشت دور ہوئی۔ | مدینہ پاک کی حاضری پر نہ صرف دارین کی وحشت دور بلکہ دائمی تسکین قلبی نصیب ہوگی جس کی ہر کسی کو تلاش ہے۔ |
| ۳ | آب زمزم سے تو صرف پیاس بجھی | مدینہ پاک میں حوضِ کوثر کے والی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جودو عطا کا دریا بہہ رہا ہے۔ |
| ۴ | میزاب رحمت سے صرف چھینٹا نصیب ہوا۔ | مدینہ پاک میں ابر رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے کہ بے حساب ہر ایک کو رحمت نصیب ہوتی ہے |
| ۵ | کعبہ میں بے تابوں کی دھوم دیکھ لی | مدینہ پاک میں عشاقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حسرت کا یہ عالم ہے کہ پہرے دار اگرچہ جالی مبارک کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے لیکن ان کا دور سے نظارے کا عجب سماں بندھا ہوا ہے۔ |
| ۶ | طوافِ کعبہ میں حجاج کعبہ کے گرد پروانہ وار گھوم رہے ہیں نہ گرمی کی پرواہ نہ سردی کا خطرہ | وہ کعبہ اسی طرح گنبدِ خضریٰ کے والی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پروانہ ہے۔ |
| ۷ | غلاف کعبہ آنکھوں پہ لگانا خوب! | گنبد خضراء کے اندر سبز پردوں کو جالیوں سے عاشقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جھانکنے کا عجیب انداز ہوتا ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۸ | کعبہ معظمہ میں تو اطاعت گزاری کے باوجود خوف خداوندی سے جگر پانی ہوا جارہا ہے۔ | مدینہ پاک کے دولہا کی رحمت وشفاعت کے تصور میں سیاہ کاری کا تصور کہاں۔ الٹا دامن کو لپٹا کر دیوانے مست ہیں کہ دامن ہاتھ لگ گیا اب غم کا ہے کا۔ |
| ۹ | کعبہ معظمہ پہلا خانہ حق ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے اسی سے ضیاء باری چمکا۔ | مدینہ طیبہ میں حبیب خدا (ﷺ) نے یہاں قدم رنجہ فرمایا تو تجلیاتِ حق کی مرکزیت کا ظہور ہوا کہ جس کی کعبہ معظمہ کی ضیاء ادنیٰ سی چمک ہے۔ |
| ۱۰ | کعبہ معظمہ میں کتنے ہی محبوبانِ خدا تشریف فرما تھے۔ | ان سب کا آقا تو مدینہ پاک میں ہی ہے۔ |
| ۱۱ | رکن یمانی تو صرف طور ایمن کا اشارہ ہی تھا۔ | مدینہ پاک تو خود طور کے جلووں کا مرکز ہے۔ |
| ۱۲ | حطیم کعبہ معظمہ ہے واقعی روحانی مزہ نصیب ہوتا ہے۔ | مدینہ پاک وہی ہے جہاں حطیم خود قربان ہونے کو ترستا ہے۔ |
| ۱۳ | کعبہ معظمہ حجاج کا کفیل ہے جب اسے عرض کیا جائے۔ | مدینہ پاک میں بے مانگے مُنہ مانگا انعام عطا ہورہا ہے۔ |
| ۱۴ | حجر اسود کے بوسے سے اتنا ہوا کہ گناہ دھل گئے اور دل کی سیاہی صاف ہوئی۔ | مدینہ پاک کی حاضری پر صرف خاکِ غبارِ مدینہ بھی شفاء لکل داء (جسمانی و روحانی) ہے۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵ | رفعتِ کعبہ معظمہ۔اللہ اللہ! | مدینہ پاک کی خاک کا یہ عالم ہے کہ اس کی بلندی و رفعت دیکھنے پر سر پہ رکھی ہوئی ٹوپی کو تھامنا پڑتا ہے یہ تو خاک ہے تو پھر شہِ لولاک (ﷺ) کے آستانہ عالیہ کا عالم کیا ہوگا۔ |
| ۱۶ | کعبہ معظمہ کی بے نیازی کا یہ حال کہ اطاعت کو الٹا خطرہ ہے کہ نا معلوم منظور ہوئی یا دھکیلی گئی۔ | مدینہ پاک میں الٹا مجرم کو گناہ سے ناز ہے کہ ۔<br>تیرے دامن میں چھپا چور انوکھا تیرا |
| ۱۷ | مکہ معظمہ میں جمعہ کی فضیلت بجا۔ | مدینہ پاک میں عید دوشنبہ یعنی محافل عید میلاد النبی (ﷺ) کی چہل پہل (کہ نجدیوں کی پابندی کے باوجود دیوانوں کی محفل سج دھج قابل دید شنید ہوتی ہے) |
| ۱۸ | ملتزم کو حجاج کا چمٹنا۔ | یہاں یہ حال ہے کہ گنبدِ خضریٰ کے اردگرد پہرے دار شب و روز نقلی چوکیدار کی طرح کھڑے ہیں لیکن عشاق ہیں کہ ہر جگہ چمٹنے کے لئے ترس رہے ہیں۔ |
| ۱۹ | مسعیٰ (صفا و مروہ) کی دوڑنے کی جگہ حاجی صاحب خوب دوڑے ہو مبارک ہو۔ | مدینہ طیبہ کی طرف عاشق کو جاتے ہوئے بھی دیکھو کہ وہ کس طرح مست الست ہو کر جارہا ہے اور پھر اسے مدینہ پاک کی گلیوں گھومتے پھرتے دیکھنا کہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہے ۔<br>نہ جنت نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا<br>مزہ جو مدینے کی گلیوں میں دیکھا |

| ۲۰ | منیٰ (مزدلفہ۔عرفات) میں حجاج کا حال کسی سے بھی مخفی نہیں۔ | مدینہ پاک میں عشاق کی حاضری پر محسوس ہوتا ہے۔ |
|---|---|---|
| ۲۱ | رضاؔ (امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ) کی نہ مانو چلو کعبہ معظمہ سے ہی سنو کیا کہہ رہا ہے۔ | میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو |

نوٹ: ان اشعار کی تشریح ودلائل فقیر اویسی غفرلہٗ نے شرح حدائق بخشش میں عرض کردی ہے۔

☆......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ان ایام سے زیادہ محبوب اور کوئی دن نہیں ہے۔ اور ان میں دس دنوں سے افضل اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دن نہیں ہے کہا گیا کہ راہ خدا میں جہاد کے دن بھی ایسے نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کے دن بھی ان جیسے نہیں مگر جس شخص نے راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کو زخمی کردیا اور خود بھی زخمی ہوا۔

☆......حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک جوان جو احادیثِ رسول اللہ (ﷺ) کو سنا کرتا تھا، جب ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو اس نے روزہ رکھ لیا۔ جب حضور ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا تجھے کس نے اس بات پر آمادہ کیا کہ تو نے روزہ رکھ لیا؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ حج وقربانی کے دن ہیں، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے، آپ نے فرمایا تیرے ہر دن کے روزہ کا اجر سو غلام آزاد کرنے کے برابر، سو اونٹوں کی قربانیوں اور راہِ خدا میں دیئے گئے سو گھوڑوں کے اجر کے برابر ہے۔ جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اونٹ کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں

سواری کے لئے ہزار گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہوگا۔ جب نویں کا دن ہوگا تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اونٹوں کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار گھوڑوں کے اجر کے برابر عطا ہوتا ہے۔

نبی اکرم (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ نویں ذی الحجہ کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر اور عاشورہ کا روزہ ایک سال کے روزہ کے برابر ہے۔

مفسرین کرام اس فرمانِ الٰہی:۔

**وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ .**

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تیس راتوں کا وعدہ دیا اور اس کو دس سے پورا کیا۔

کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ان دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنوں میں سے چار دن، مہینوں میں سے چار مہینے، عورتوں میں سے چار عورتیں پسند فرمائی ہیں۔ چار آدمی جنت میں سب سے پہلے جائیں گے اور چار آدمیوں کی جنت مشتاق ہے، دنوں میں سے پہلا جمعہ کا دن ہے، اس میں ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی بندہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی کسی نعمت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ دوسرا نویں ذی الحجہ (عرفہ) کا دن ہے، جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو جو بکھرے بال، غبار آلود چہرے لئے مال خرچ کر کے اور جسموں کو مشقت میں ڈال کر حاضر ہوئے ہیں، تم گواہ ہو جاؤ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ تیسرا قربانی کا دن ہے جب قربانی کا دن ہوتا ہے اور بندہ قربانی سے قربِ الٰہی طلب کرتا ہے تو جونہی قربانی کے خون کا پہلا خطرہ زمین پر گرتا ہے وہ بندے کے ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ چوتھا عید الفطر کا دن ہے، جب بندے ماہِ رمضان کے روزے رکھ لیتے ہیں اور عید کی نماز پڑھنے باہر نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ہر کام

کرنے والا اجرت طلب کرتا ہے، میرے بندوں نے مہینہ بھر روزے رکھے اور اب عید کے لئے آئے ہیں اور اپنا اجر طلب کر رہے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے اور پکارنے والا پکار کر کہتا ہے اے امتِ مصطفیٰ (ﷺ) تم لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔

## چار پسندیدہ مہینے:

چار پسندیدہ مہینے یہ ہیں: رجب المرجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام۔

عورتیں یہ ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، جو جہان کی عورتوں میں سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور جنتی عورتوں کی سردار فاطمہ بنت محمد (ﷺ و رضی اللہ عنہن)

سب سے سبقت لے جانے والے: ہر قوم میں سے ایک سبقت لے جانے والا ہے، عرب میں سے سبقت لے جانے والے ہمارے آقا و مولیٰ (ﷺ) ہیں، فارس سے حضرتِ سلمان، روم سے حضرتِ صہیب اور حبشہ سے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

اور وہ چار جنت جن کی مشتاق ہیں وہ ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، حضرت سلمان الفارسی، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم ہیں۔

نبی کریم (ﷺ) سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے حضرتِ ایوب علیہ السلام کے مصائب پر صبر کرنے کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور جس نے یوم عرفہ (ذی الحجہ کی نویں) کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اس دن سے زیادہ کسی دن میں بھی لوگ آگ سے آزاد نہیں ہوئے اور جس نے عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی حاجت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری

کردیتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور اس میں یہ حکمت ہے واللہ اعلم کہ یہ دن دو عیدوں کے درمیان ہے اور عیدین مومنوں کے لئے مسرت کے دن ہوتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی مسرت نہیں کہ ان لوگوں کے گناہ بخش دیئے جائیں۔

عاشوراء کا دن عیدین کے بعد ہوتا ہے لہٰذا اس کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ یومِ عاشوراء موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھا اور یومِ عرفہ حضور (ﷺ) کے لئے ہے اور آپ کی عزت وعظمت دیگر انبیاء علیہم السلام سے ارفع واعلیٰ ہے۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۲۵ھ

☆......☆......☆......☆

## عطاری پبلشرز کی نئی مطبوعات

کتاب کا نام

## شیاءً للہ کہنے کا ثبوت

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆

کتاب کا نام

## بدنگاہی کی تباہی

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆
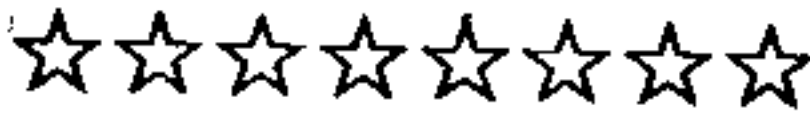
﴿ناشر﴾

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

## عطاری پبلشرز کی نئی مطبوعات

کتاب کا نام

### ایثار اور ہمدردی

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆

کتاب کا نام

### لیلۃ القدر افضل ہے یا شب ولادت

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ناشر﴾

**عطاری پبلشرز** مدینۃ المرشد (کراچی)

شب ولادت
نکاح علی و فاطمہ
ایثار و ہمدردی کے فضائل
کھجور کی تحقیق و اقسام